مثنوی جناب کامل فن ناسخ استاد اہل سخن

نور پھیلا ہی جسکی مضمون کا

سنہ ۱۲۶۵ ہجری

نام جسکا نظم سراج ہوا

نظم ہی ترجمہ حدیث نور کا

یعنی جو کچھ امام مبین نی کہا

باتیں اوسکی جو ہیں بہت مطبوع کی محمد حسین نی مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی سزاوار حمد ذات خدا
قابل شکر ہی صفات خدا

کلک ہی نطق کیا کہوں توحید
دنگ ہی عقل کیا کروں تحمید

مرتفع ہی یہ بام عز و جلال
نارسا ہی کمند وہم و خیال

عقل اول یہان ہوئی مبہوت
کیون نہ ہو نفس ناطقہ کو سکوت

شہد اللہ لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا الٰہ الا ہو

عجز ادراک انبیائی کیا
ما عرفناک مصطفی نی کہا

اور کس کو کہوں کہ عارف ہے
کون اب عارف معارف ہے

بس یہی گفتگوی صادق ہے
کہ وہی خالق اور رازق ہے

کیا بنائی ہین آسمان و زمین
مہر و ماہ و ستارہ و پروین

میوہ دار اوسنی کردی اشجار
رنگ پہولوں کے ہین ہزار ہزار

گل و خار ایک شاخ سی نکلے
نیک و بد ایک شاخ سی نکلے

ہی جہان گنج زر وہین اژدر
ہین نہنگوں کی متصل گوہر

اہل کی ساتھ ہین نااہل
تھی محمد جہان مین بوجہل

نور ظلمت سی ہوگیا ممتاز
سحر سی ہی یہ رتبہ اعجاز

سالکوں کو ہی سبل راہ صنم
دیر گویا ہی رہنمای حرم

یون ہین معلوم ہوتی ہی ہر چیز
ضد سی مفہوم ہوتی ہی ہر چیز

کرو تمیز آدم و جن مین
کرو تمیز رات مین دن مین

خلقت خوب عین حکمت ہے
خلق معیوب عین حکمت ہے

آگ ہر چیز کو جلاتی ہے
پر شب و روز کام آتی ہی

کو جلانی کی خو نہین بہتر
سو جگہ ہی یہ بالیقین بہتر

جو نہ ہو آگ تو کہان ہو چراغ
گرم کیونکر ہون آب شیر و چاغ

یون ہین ہر چیز سمجھ ہی خوب
اپنی اپنی جگہ ہی ہر شی خوب

جو ہوئی یہ کافر غدار | منکر ذات واحد دادار
جی ہی دور نجاست نکل جاتا | آتش اشتہا میں جل جاتا

رونق ایمان کی ہی کفر جان | ہوئی ناقوس سے بلند اذان
عین حکمت ہی جو ہی فعل حکیم | صانع و خالق و سمیع و علیم

دل میں گذرا نہیں وہ جان گیا | خود بخود کب دل او سکون مان گیا
دیدہ دل کی سامنی ہی وہی | حق و باطل کی سامنی ہی وہی

منہ کری جس طرف دل آگاہ | نہیں شبہہ فَثَمَّ وَجْہُ اللہ
ہر طرف قدرتیں نمایاں ہیں | ہر طرف صنعتیں نمایاں ہیں

ذات ہو دیکھنا تو دیکھ صفات | تو صفات خدا میں دیکھ لی ذات
ہی کدھر جستجوی ذات خدا | عین ذات خدا صفات خدا

نعت خیر البشر حبیب اللہ

احمد مجتبی رسول خدا | سید انبیا قبول خدا

صاحب سیف و صاحب اعجاز | انبیا کی جنود میں ممتاز
جب نہ تھی کوئی چیز تھی احمد | با وقار و تمیز تھی احمد

ان سی پیدا ہوئی ہیں صبح و مسا | جنت و نار و عرش و ارض و سما
نور کی یہ ہیں خاک کا آدم | میرا مولا کجا کجا آدم

خلق جس آن انس و جن کو کیا | نائب اپنا خدا نی ان کو کیا
جب کہ ڈالی بنای ارض و فلک | جابی مزدور تھا گروہ ملک

حق نی میر عمارت ان کو کیا | خلق پھر امارت ان کو کیا
ہیں ابد اور ازل کی یہ مالک | یہی باقی ہیں اور سب ہالک

السنی تا صاحب زبان ہیں ایک | چودہوں بے شک او کمان ہیں ایک
تھی یہ پوشاک تا بعرش گئے | دیکھی افلاک تا بعرش گئے

تھی سوار براق عرش سیر | ساتھ جبریل صورت چاکر
اہل سنت کی جو کتب ہیں صحیح | اوس میں ہوتا ہی مستفاد صریح

آگی آگی بلال با نعلین | عرش پر دیتی تھی صدا نعلین
حبذا عزت رسول کریم | نہ کریں غبطہ کیوں جناب کلیم

رجعت شمس اور شق قمر | بخدا تھا کمال سہل اون پر
تھی یہ فرمان روا شمس و قمر | ہوئی ان سی بنا شمس و قمر

یہ نہ ہوتی تو کچھ نہ ہوتا خلق | چھوڑتی کب عدم کا پردا خلق
ان پہ آدم کو فوق خاک نہیں | کالبد بھی بنا ہی بعد کہیں

جبکہ خیر البشر ہوئی پیدا | کوئی ہرگز نہ تھا سوای خدا
سب ہوئی انکی سامنی پیدا | سب کیی ان کی نام نی پیدا

حبذا نام پادشاہ امم | ہوئی مقبول توبہ آدم
کلمی میں نہو جو ان کا نام | نہ ہو مقبول حضرت علام

منقبت ہی امام اول سے

قاطع باب قلعہ خیبر | قاتل عمرو و مرحب و عنتر

ولی اولیا بہ نص جلی | بعد کے ولی علی وصلے
گوہر معدن ابی طالب | اختر روشن ابی طالب

در اعظم سمای یقین | کشف شرح ماجرای یقین
مرتضی خضر کا ہی راہنما | کر دیا جس نے موکل دریا

پاتی ہیں درد لا دوا اس سے | پائی ایوب نی شفا اس سے
ہی علی فخر آل ابراہیم | خلف بی مثال ابراہیم

ہی بیان محمد ابن سنان

یون مفضل سی اوسی اپنا سنا — کہ مفضل نی یہ بیان کیا
مسجد پاک مصطفی مین تہا — محو مین ہستی خدا مین تہا
کیا فضائل دی خدائی سہی — کیا شمائل دی خدائی اسی
جن جن اسرار پہ یہی مشرف — کوئی آفاق مین نہین واقف
متحیر مین اس خیال مین تہا — کہ وہان آیا ابن ابی العوجا
آکی نزدیک وہ شقی بیٹہا — پاس ایک اوسکا معتقد بیٹہا
صاحب اس قبر کا معظم تہا — دور آفاق مین مکرم تہا
معتقد نی کہا کہ تہا یہ حکیم — ہوگیا مدعی امر عظیم
ہوگیا اہل عقل پر غالب — فہم عالم کو کردیا غائب
ہین اگرچہ عرب فصیح و بلیغ — پر ہوئی دنگ سب فصیح و بلیغ
فوج فوج آئی اوسکی امت مین — نرہا شک ذرا نبوت مین
ہر موذن پکارتا ہی یہی — ہر کوئی نعرہ مارتا ہی یہی
یونہین کہتی ہین پانچ وقت اذان — ہی اقامت مین بہی یہی عنوان
سنکی حال ابن ابی العوجا — اپنی شاگرد سی کہنی لگا
اس جگہ میری عقل ہی حیران — تہا عجب شعور یہ انسان
دونون اسمین کرکی پر تقریر — بولی وہ منکران رب قدیر
نہین حاجت یہان مدبر کی — نہین حاجت یہان مقدر کی
نہین حادث یہ ہی جہان قدیم — ہین نہ افلاک آسمان قدیم
کفر جب یہ سنا مفضل نی — رنج مین سر دہنا مفضل نی
دیکہکر سوی ابن ابی العوجا — دیکہکر ردی ابن ابی العوجا

ہی جو راوی محمد ابن سنان — ہی روایت صحیح سی وہ بیان
ہوئی یاور جو مہر طالع سعد — ایکدن مین نماز عصر کی بعد
متفکر مین دل مین تہا اوسدم — کہ ہین کیا رتبہ شفیع امم
شرف اسکو جو ہی کسیکو نہین — اس سی نسبت کسی نبی کو نہین
دی جو حق نی مرتبی اسکو — ملی ہین انبیا مین وہ کسکو
تہا رئیس ملاحدہ و لعین — دین سی تہا علاحدہ و لعین
جانب قبر پاک اشارہ کیا — اپنی اوس معتقد سی کہنی لگا
منزلت اوسکی دمبدم تہی دوچند — سلطنت اسکی دمبدم تہی دوچند
بہر اثبات ادعای بزرگ — لایا پہی ہم وہ معجزات سترک
جتنی بینا تہی ہوگئی حیران — جتنی دانا تہی ہوگئی نادان
ہوگئی اوسکی دین مین داخل — جتنی عاقل تہی ہوگئی جاہل
جیسا جزو اذان ہی نام خدا — داخل اپنا ہی نام اوسنی کیا
پوہنچی اسکی جہان جہان دعوت — پوہنچی اسکی جہان جہان حجت
نام اوسکا ہو تازہ تا ہر دم — عز و شان پہیری نہ ہو کم
حال روشن ہی سب محمد کا — بس نہ لی نام اب محمد کا
کر محمد کی اصل کا مذکور — کہ یہ اوس حیلہ سی ہوا مشہور
یعنی یہ کارخانہ عالم — نہین محتاج صانع اعلم
دیکہو جس چیز کو مع دنیا — آپسی آپ ہوگئی پیدا
یونہین سمجہو دوام خلقت کا — محض بہتان ہی قیامت کا
جوش ایمان سی ضبط ہو سکا — کفر و ایمان مین ربط ہو نہ سکا
صاف اوس منکر خدا سی کہا — گفتگو ہیچ کر رہا ہی کیا

اوس خدا کا بھی ہی کیون انکار جیسی پیدا کیا ہی بی تکرار
یا تو صلب پدر مین تہا ساکن رحم مادر مین یا ہوا ساکن
ہین تری ذات مین دلائل حق ہین ہر اک بات مین دلائل حق
تو ہی شاہد ہی قدرت حق کا تو ہی شاہد ہی حکمت حق کا
سنکی بولا ابن ابی العوجا متکلم اگر ہی تو تو بتا
ہی اگر تابع امام زمان حضرت جعفر مطاع جہان
بارہا مین کیا ہون نے دام کبھی مجکو نہ دی کوئی دشنام
صاحب علم و عقل ہی لاریب نہین قہر و غضب کا اونمین عیب
جو مین لاتا ہون حجت و برہان دل سی سنتا ہی وہ امام زمان
لیکن اک بات مین وہ کرتی ہین رد تو نکم ہوتی ہین ملحد و مرتد
اونکی اصحاب ہین ہے تو ہی اگر تجھی شایستہ گفتگو ہین کر
یعنی تہا وہ لعین دشمن دین منکر صانع سپہر برین
ہی کلام مفضل طاہر ہین کیا نزد حضرت جعفر
اس قدر کیون شکستہ خاطر ہے تیری چہری سی رنج ظاہر ہے
ہین لئے اون ملحدون کا ذکر کیا سن کی حضرت نی یہ جواب دیا
مومنون کو ہوسکی تا عبرت ملحدونکو ہوسکی تا حیرت
لطف خلق درندگان جہان باعث آفرین مرغان
خلق اشجار میوہ دار و بقول غیر ماکول سبزہ ماکول
اپنی گہر مین مفضل اوٹھکی گیا رات بہر انتظار صبح رہا

ہی مترجم کی معذرت کا بیان

ترجمی کا جو قصد کرتا ہون تو خدا سی کمال ڈرتا ہون

دی ہی کیا خوب صنع رب وہیب کیا خوش اسلوب صنع رب عجیب
تجکو مضغی سی کر دیا انسان کبھی بچہ کبھی ہوا تو جوان
تو ہی خود شاہد وجود خدا دیکہ اپنی ہی ہین شہود خدا
سب براہین تجہین ہین واضح آشکارا و واضح و لائح
یا اوسی طور کی کرون تمہید نہین تو ہی عبث ہی گفت و شنید
خود وہ کرتی نہین جدل ہم سی شک کرتا ہی کس لئی تو ہمسی
میری باتین اگر وہ سنتی ہین کبھی مجکو نہین کیا غمگین
ہی رزین و متین وہ زیرک مثل اوسکا کوئی نہین بیشک
جانتا ہون وہی کہا قائل شاد کرتا ہون جو جواب بنا دل
کچہ نہین سوجہتا جواب اونکا دی سکی کوئی کیا جواب اونکو
جہل ملحد تو ہو گیا معلوم پر مفضل بہت ہوئی مغموم

ہی مفضل کی عرض پیش امام

نظر آیا جو مین بہت مغموم شفقت سی یہ بولی وہ معصوم
رنج کا کچہ سبب بتا مجکو حال گذرا جو وہ سنا مجکو
ہم کرین کی بیان تجھسی یہان حکمت حضرت خدائی جہان
خلق عالم مین جو منافع ہین شبہہ باطلہ کی دافع ہین
حشرات زمین و حیوانات سبب خلقت درخت و نبات
ای مفضل نہ ہو تو دل مین اداس صبح آجا تو ہمارے پاس
صبح صادق کا ہو گیا جو ظہور پیش صادق گیا وہ مرد غیور
عرض ہی مومنان والا سے اہل انصاف و اہل تقوی سے
یعنی بیجا نہ ہو کہین تفسیر نہ ہون محشر مین ہو دستگیر

ہین کہاں اور یہ کلام کہان — رند مشرب کہاں امام کہان
عرض کرتا ہون ہون خدا کی حضور — ای کریم رحیم رب غفور
ہو مری جہل سے ہزار خطا — پر ہوون تجہی امیدوار عطا

ہے مفضل کی اب یہاں تقریر

جا کی خدمت مین ایستادہ ہوا — شوق دل مین جو تہا زیادہ ہوا
مجکو حجری مین یاد فرمایا — قرب دی دی کی شاد فرمایا
پہلے حضرت نے کی یہ مجہسی بات — آج تجکو دراز ہو گئے رات
کی مفضل نے عرض مولا سے — کیا چہپی کچہ امام والا سے
اب ہی گویا طلوع صبح امید — نظر آتی ہین مجکو دو خورشید
صبح اوسکا طلوع شام غروب — نہین حضرت کا لا کلام غروب
یہ ضیا اوسی آپ سی پائی — یہ صفا اوسی آپ سی پائی
ایک ہین ایک چاردہ معصوم — نیک ہین نیک چاردہ معصوم
کارپرداز ہو خدا کی تہین — محرم راز ہو خدا کے تہین
بولی حضرت سن اے مفضل آج — کچہ نہ تہا جب سی ہی ہمارا راج
بی نہایت وجود ہے اوسکا — بی بدایت وجود ہی اوسکا
پر ہمین جس طرح سکہایا ہی — جو طریقہ ہمین بتایا ہے
سب بتائی معانی ارفع — ہمکو کونین کا کیا مرجع
کر دیا شاہد اپنی وحدت کا — کر دیا حاکم اپنی حکمت کا
تا قیامت سب اعتقاد کرین — اپنی ایمان کو زیادہ کرین
ہی یہاں سے حدیث کا حاصل — مستفید اب ہون عالم و جاہل
فہم کا ہی قصور جاہل ہے — عقل سے ہی بعید غافل ہے

مجکو معصوم سی کہاں نسبت — فسق میرا کہاں کہاں عصمت
کو حدیثا ہی آگی دہرتا ہون — پر یہین حاصل بیان کرتا ہون
بخشو عفو بہر روح رسول — پہر بسبطین و مرتضی و بتول
فضل خالق ہوا مری شامل — بعد رخصت کے مین ہوا داخل
پاس تہا ایک حجرہ اطہر — اوس مین جا بیٹہی حضرت جعفر
ہو دی مانند ابر گوہر بار — لب معجز بیان سے گفتار
صبح کا اشتیاق تہا تجکو — رات کا ہونا شاق تہا تجکو
جب نظر آئی صبح کی آثار — بخت ہی میری ہو گئی بیدار
ایک یہ آسمان کا خورشید — آپکا چہرہ دوسرا خورشید
ہی جو گردش مین نیر تابان — ہی یہ حضرت ہی کا ملا گردان
خلق مین بات جدا ہین آپ — مصطفی سی کہاں جدا ہین آپ
تم نہو تو کچہ نہوتا خلق — کی حقیقت مین ہتی پیدا خلق

ہے یہ ارشاد حضرت جعفر

چیز کچہ پیشتر خدا سی نہ تہی — وہی باقی ہی اور سب فانی
ہی وہی مستحق حمد و ثنا — بس ہی شکر و سپاس اوسکا روا
علم جو ہین علوم مین اعلی — اونکا مخصوص ہمکو حق نے کیا
علم اپنا خدا نے ہمکو دیا — ساری خلقت سے برگزیدہ کیا
کی مفضل نے عرض اے معصوم — آپ فرمائین ہین کرون مرقوم

ترجمہ کا یہاں سی ہی آغاز

ہی یہ ارشاد امام صادق کا — ہر نشان وجود خالق کا
حکمت حق سی ہی خلق عالم مین — حکمت حق ہے خلق آدم مین

اس میں اغراض اور ہیں اسباب ۔ جانتے ہیں اسے اولوا الالباب
عقل کوتاہ رکھتے ہیں کفار ۔ ہے یہ باعث جو کرتے ہیں انکار
جہل سے کہتے ہیں نشست صفات ۔ نہیں خالق برای موجودات
ہوتی جاتی ہے خود بخود خلقت ۔ نہیں تدبیر و صنعت و حکمت
کرے لعنت خدا مدام ان پر ۔ حق تو ظاہر ہے جانتے ہیں مگر

بے مثال اس مثال کو دیکھو

اوس میں خوبی ہو اور استحکام ۔ فرش گسترده ہو نفیس تمام
چاہیے آدمی کو جو جو چیز ۔ وہ قرینے سے جابجا ہو نیز
نہ وہ دیکھیں گے قصر کی صورت ۔ نہ نظر آئے گی کوئی نعمت
ہوگی جس جس کے اونہیں حاجت ۔ پاس ہوگی نہ دیکھیں گے صورت
کشف کچھ بھی نہوگا اون پر حال ۔ بلکہ ہونگے وہ خشمناک کمال
جس طرف جائیں گے تو ٹھوکر کھینچے ۔ پھر طعنہ زبان کھولیں گے
حسن تقدیر کی جو منکر ہیں ۔ حسن تدبیر کی جو منکر ہیں
نہ کھلا جہل سے یہ بھید اونہیں ۔ فائدے کیا ہیں خلق اشیا میں
کرتے ہیں سیر عالم امکان ۔ پر ہیں نادان و بیخود و حیران
بیشتر دیکھتے ہیں چیزوں کو ۔ نہیں تمییز ہی تمیزوں کو
تخطیہ بے شعور کرتے ہیں ۔ اور ثابت قصور کرتے ہیں
جیسے اصحاب مانی نقاش ۔ دین سے پھر گئے ہو گمراہ و باشر
تارک بندگی خالق ہیں ۔ سب کے کافر ہیں سب فاسق ہیں
اپنی پہچان دی خدا نے جنہیں ۔ ہیں ہدایت سے دین خالص میں
شامل ہوں صنعت حق میں ۔ متفکر ہوں قدرت حق میں

ہیں بحکم خلق کوہ و صحرا ہیں ۔ ہیں بحکم خلق دشت و دریا ہیں
ہے جو صنعت بصارت ان کو نصیب ۔ کرتے ہیں یہ عناد سے تکذیب
کہ رہے ہیں مدبر عالم ۔ نہیں کوئی مدبر عالم
جو صفت کر رہے ہیں سفہا ۔ ہے خدا اوس سے ارفع و اعلا
یہ گرفتار ہیں ضلالت میں ۔ مبتلا ہیں یہ اپنی حیرت میں
حال انکا ہے ایسی اندھوں کا ۔ کہ وہ داخل ہوں درمیان سرا
سب ہوں ماکول و مشروب ۔ اور اسباب ہوں لباس کے خوب
اندھوں کا اوس مکان میں ہو گذار ۔ متردد ہوں بیچ وہ بسیار
ظرف عمدہ نظر نہ آئیں گے ۔ ٹھوکریں جابجا وہ کھائیں گے
کچھ نہ سمجھیں گے وہ کہ یہ کیا ہے ۔ کیا سبب ہے یہاں جو رکھا ہے
طور کاشانہ کو کہیں گے برا ۔ صاحب خانہ کو کہیں گے برا
منکران خدا جو ہیں جہال ۔ ہے انکا بعینہ یہ حال
اونکی فہموں کا ہے تمام قصور ۔ اونکی فہموں کا ہے تمام قصور
ہیں جو اسباب اسکے اور علل ۔ نہیں آگاہ جہل سے اہل
خلقت حسن کیوں ہے کیا جانیں ۔ کیا وہ مشکل نظام پہچانیں
نہیں آگاہ اوسکی حکمت سے ۔ نہیں آگاہ وجہ خلقت سے

ہے مثال تواضع مالنے

اوسکی اشباہ ہیں جو اہل ضلال ۔ اونکی دل میں یہی ہے خیال محال
اونکو لازم ہے جو کہ مومن ہیں ۔ صنعت باری کے جو موقن ہیں
دی ہے اللہ نے جنہیں توفیق ۔ جو ہوئے سالک رہ تحقیق
کیا ہیں تدبیر خلق عالم میں ۔ کیوں خدا نے کیا ہے خلق انہیں

ہین براہین ساطع و قاطع
بہر عالم ضرور ہی صانع

متضع رہین حضور خدا
کہ نہ جاتی یہ نعمت عظمے

دال ہی آیۂ کلام مجید
کہ دنیا نا ہی خدا ہی حمید

کافر نعمت ان مین تہی اکثر
سخت سیر اعدا سب ہی اون پر

اب سنو حال مانی نقاش
عیب سب پر ہین اوس خبیث کی فاش

رکہتی ہین جو کہ کبر و ترسا دین
اونکی تہا بین بین اوسکا دین

خلق عالم مین تہا کلام عجیب
اوسکی دو اصلون سے ہوئی ترکیب

خیر عالم ہی نور سی پیدا
شر ہی ظلمت سی قول ہی اوسکا

خلقت اونکی عبث سمجہتا تہا
مدعی حکمت خدا کا تہا

یعنی جس سی کہ ہو بہی رنج عظیم
نہین کرتیکا خلق اوسکو حکیم

اب یہ فرماتی ہین امام ہشم
شاہ شمسین و خسرو انجم

دیکہنا شان صانع عالم
ہی یہ برہان صانع عالم

جمع اجزا اکبی تمام و کمال
سب مرتب ہوئی نہی فضل

عالم آتی نظر نفیس محل
جس محل مین نہ ہو مقام خلل

رات کو تارونکا چراغان ہے
دن کو پہر آفتاب تابان ہے

یہ ذخیری ہین بہر مخلوقات
ہی بہری ہین بہر مخلوقات

ہین جو انسان ہی انجمن نہاد
اونکو بخشا یہ خانہ آباد

یہ جو حیوان مختلف ہین یہان
ہین برای مصالح انسان

ہی عیان حق کی حکمت و تقدیر
ہین نمایان مصالح و تدبیر

بعض سی بعض کو کیا مربوط
ربط آپس کا کردیا مضبوط

ایک کو ایک سی تعلق ہے
ایک پر ایک کو تفوق ہے

چاہیی بارہا کرین تحمید
کہ ملی انکو نعمت توحید

بلکہ یہ موہبت زیادہ ہو
دولت معرفت زیادہ ہو

شکر بندی اگر کرینگی ادا
نعمتین اور اونہین سوا دینگا

ہی مفصل یہ حال مانی کا

عہد شاپور اردشیر مین تہا
اوسنی پیدا کیا تہا دین نیا

تہا جو اقرار حضرت عیسی
کیا انکار حضرت موسی

ایک ہی نور ایک ہی ظلمت
اوسنی عالم کی یہ ہوئی صورت

جا نور جسقدر کہ ہین موذی
ہی یہ تاثیر ان مین ظلمت کی

اور سنیی عقیدہ کافر
حمق سی جہل کرتا تہا ظاہر

وجہ نظم جہان مین ہی ارشاد

ای مفضل مقام عبرت ہی
آشکارا خدا کی حکمت ہی

واہ کیا کیا نظام عالم ہی
کسقدر نظام عالم ہے

دیکہی جو فکر سی تامل سے
سوچی جو دہیان سی بالتفصیل کبہی

سقف خانہ ہی آسمان بلند
تو زمین اوسمین فرش کی مانند

یہ جواہر جو ساری ہین بہا
ہین تلال و جبال مین یکجا

جو ہی چیز سافل و عالی
مصلحت سی نہین ہی وہ خالی

ہین نباتات بہر نفع بشر
کام آتی ہین اپنی موقع پر

ہی یہ برہان انتظام امور
نہ سمجہی تو ہی سمجہ کا قصور

ایک خالق تمام مخلوقات
خاص سی تا بعام مخلوقات

ایک کا ایک کو کیا محتاج
کہ نہ ہو احتیاج یا محتاج

خلقت آدمی مین فرمایا

سنو ارشاد حضرت صبا دوغ
قرة العین مصحف ناطق

فہم والون کو جاے عبرت ہے
ہر فہیم آشنای عبرت ہی

پروہ خالق سی فیض پاتا ہی
بہوکہ بین خون حیض پاتا ہی

یہ غذا اوسکو ہوتی ہی حاصل
اپنی خلقت بین تا کہ ہو کامل

نہ پڑی صدمہ ہوا و سپر
نہ ہو کچہ گرم و سردی ہی ضرر

دردزہ تب کہین ہو حاملہ کو
قصد صنع جنین ہو حاملہ کو

وہی خون کثیف تہا جو غذا
کری شیر لطیف لطف خدا

فائدہ مند تہا جو شرب لبن
ہوا موجود بہر قوت تن

متولد جو ہوتی ہین بچے
یاد رہتا ہی حال رحم کسی

ہوتی ہین طالب غذای اول
دودہ کا مان سے کرتی ہین سوال

جب تلک اطفال کی ہین نرم اعضا
اور باریک باطن امعا

جبکہ ہوتا ہی وہ نشو و نما
خوب ہو جاتی ہین درست قوا

کہ ہون اعضا قوی تمام اوسکی
ہو بدن مین صلابت و احکام

نرم ہو جای جسمین سخت غذا
اوسکا آسان ہو نگل جانا

پس اگر مرد ہین تو نکلیں کے بال
کہ ہی ڈاڑہی سی حسن وجہ کمال

کہ نکلتی ہین حد طفلی سے
نہین ہین شبیہ رنڈی سی

جس مین باقی رہی نظارۂ حسن
کہ انہین چاہیی طراوت حسن

کہ رہی قائم انکی نسل مدام
رہی یہ نوع تا بہ روز قیام

ای مفضل مقام عبرت ہی
حق تعالی کی کیا ہی حکمت ہے

کیسی احوال مختلف کیا کیا
تب ہوا بچہ بشر پیدا

رحم مین خون حیض اگر نہ ملی
غنچہ آرزو کبہی نہ کہلے

ای مفضل کرون بیان سبھی عیان
صورت حال خلقت انسان

ظلمات ثلثہ مین ہی جنین
شکم و رحم و بچہ دان ہین

پردہ اتنا کہ ناگوار نہ ہو
بہوکہ سی ہی ضعیف و [illegible]

بدن اوسکا ہو سخت و مستحکم
پوست ہو خوب گوشت پر محکم

اوسکی آنکہین جو ہین میان حجاب
روشنی دیکہکر نہ ہون بیتاب

متولد ہو وہ جنین اوس دم
ضیق سی دیکہی وسعت عالم

سرخ سی ہو سفید دم مین لہو
ہو وہ خوش تنگ عیش سی شہو

ہوتی جس وقت جو غذا درکار
پاتین بچی وہی زہی دادار

اضطراب زبان دکہاتی ہین
ہونٹہ بہی وہ نہون ہلاتی جاتی ہین

چہاتیان دونون مشک کی چک ہین
یہ مہیا برای کودک ہین

کب غذای غلیظ کی ہی تاب
دودہ رکہتا ہی خرم و شاداب

پاتی ہین طاقت غذای ثقیل
ہوتی ہی حاجت غذای ثقیل

آس و دندان تیز پاتی ہین
جو غذا پاتی ہین چباتی ہین

ہوتی ہی وہ مدت ہو حاصل
ہوتی ہین خوب بالغ و عاقل

ہی محاسن علامت مرد کے
موجب جاہ و عزت مرد کے

رنڈیان ہوتین صاف تن جسکا
کہ نہین بال کچہ انہین درکا

میل مردون کو انکی جانب ہو
شوہر ایک ایک کا مصاحب ہو

حال پیدایش جنین سن لی

کیا ہی صناع ہی حکیم قدیر
کیا ہی تدبیر اور کیا تقدیر

بی مدبر نہین ہی یہ ممکن
بی مقدر نہین ہی یہ ممکن

خشک بی آب جنین کو کیا
سو کہ کر ہو جنین صورت کا

ہوہان کو جو دردزہ کا اثر / نکلی کیونکہ جنین پھر باہر
ہوگی پیدا اگر وہ دودہ بنا ہے / ہوگی ہی ایک آن میں مرجاے
سب غذای شدید ہی وہ زبان / کہاتین اطفال ہو سکے ہے کہان
دودہ ہے کی رہی غذا جو مدام / جسم اطفال میں نہ ہو احکام
پرورش ہے نہان کو فرصت ہو / ایک بچی کی صرف خدمت ہو
ایک مان اور ہون کئے اطفال / خیران سب کے لی یہ بات محال
نہ ہو وقر و صلابت مردان / نہ ہو قدر و جہابت مردان
بعد ازین بولی حضرت جعفر / قرۃ العین حبیب صفدر
جسد انسان کو جو حاجت ہو / اوس سے انسان کے کفالت ہو
متکفل وہی مصالح کا / شخص طالح کا شخص صالح کا
بات یہ پیش عقل ہی باطل / اسکا قائل جو ہی وہی جاہل
ہی اسی سی صلاح حال امور / نہیں نہ ہو اختلال امور
اوس سے پھر بولی جعفر صادق / نور چشمان محب صادق
نظر آئی اوسی جہان عجیب / ہون زمین اور آسمان عجیب
ہوش اوڑین دیکھکر پرندون کو / خوف ہو دیکھکر چرندون کو
کوئی عاقل جو قید ہو جائی / ہو کی قید اور شہر میں جا ئے
دم بدم دل کو ہو فزون وحشت / کری غمگین ہر ایک کی صورت
دیکھتا تہا وطن میں جو دن رات / وہی اوس سے دوچار ہون آفات
کسی عاقل کو کوئی کرین تعلیم / کری تاثیر دیر میں تفہیم
طفل تعلیم جبکہ پائی نہ ہو / جلد عاقل سی سیکہ جائی ہنر
لوگ کا ذہن ہی اوسکو لیکی چلین / اور اوسکو لپیٹین کپڑون میں

زندہ در گور وہ رحم میں ہے / قید خانی سی بڑے رنج سہی
نا ملایم غذا اگر کہاتے / جا میں اصلاح رحم دیکہ پاتے
حلق سے جا میں معدہ میں ہے بحال / زندگانی کی شکل ہو اشکال
نہ ہون اعمال شاقہ زنہار / بالیقین زیست بہر ہین بیکار
اور اولاد ہو اگر پیدا / پالنی میں ہو عذر مان کا بجا
ہون پشیں و بروت مرد اگر / شبہہ طفل و زن ہی او پر

ہی یہ حال کفالت انسان

ای مفضل بہلا ہی کون ایسا / ہو نگہبان جو حال انسان کا
ہان مگر ذات خالق معبود / جسنے معدوم کو کیا موجود
ہی یہ سب جو ہوئی نسق و نظام / سب تو تدبیر سی خالق ہو مدام
صاحب عقل کی یہی تقریر / نہیں نسق و نظام بی تدبیر

اور یہ ہین دلائل حضرت

بطن مادر سی جو کوئی لڑکا / متولد ہو عاقل و دانا
دیکھی اوس دیدہ کائنات انسان / کیون نہ ہو جائی دیکھکر حیران
اور بہی حکمتیں ہین اسکے سوا / حکمتیں لا تعد و لا تحصی
ہو مقرر وہ شستہ و حیران / کہی دل میں کہ آگیا ہون کہان
کو کہ اوسکی وطن کے ہون انسان / سب ہی اوسکی وطن کے گی حیوان
پر کوئی چیز ہی نہ خوش آئے / دیکھنی سی وہ خوب گہبرائے

اور ارشاد ہی یہ حضرت کا

متولد جو ہو کوئے دانا / منزلون کا نہ چل سکی رستا
لیکی جہولی میں ہی سلاتین اوسے / اور کپڑا کوئی اوڑہاتین اوسے

که رہا پیٹ میں یہ اک مدت / ہی بدن میں رطوبت و رقت
بچی ہین جو ادا مین ہو شیرین / کبھی عاقل ہین ہو یقین نہین
حرکات ایسی عاقلون مین کہان / بھولی بات ایسی عاقلون مین کہان
عہد طفلی مین ہے جو ذہن ضعیف / معرفت ناقص اور رہے سخیف
پر نہین خوب معرفت حاصل / رہتی ہین جب و رشتے عاقل
عقل پاتی ہین جیسے روز بروز / سمجھ آتی ہی ویسی روز بروز
عقل ہوتی ہے رہنمون ہر دم / معرفت ہوتی ہی فزون ہر دم
یون ہین آخر موافق تقدیر / کرتی ہین سب معاش کے تدبیر
تب مکلف ہی ہر کوئی انسان / امر طاعت ہی اور نہی عصیان
پرورش کا مزا ہوے زائل / پھر ماں باپ کی ہو لاطائل
نہ ہو اولاد والدین مین ربط / نہ ہو اولاد پر کسی کا ضبط
تربیت کا جو واسطہ نہ رہا / کام بچی کو باپ مان نے کیا
کرین حکم نکاح سے وہ گریز / نہ کرین مان نہ باپ کچھ پرہیز
دیکھتی صاف عورت مادر / که ہوا یہ حرم عاقل پر
دیکھو تدبیر ایزد متعال / عین حکمت ہے گریہ اطفال
وہ رطوبت جو اپنا زور کرے / کچھ تعجب نہین جو کور کرے
اس سے دیتا ہی خالق دادار / صحت تن سلامت ابصار
کرتی ہین مادر و پدر تدبیر / که کرتی گریہ طفل صغیر
یہ جو ملحد ہین منکر تقدیر / کر رہی ہین مذمت تدبیر
کچھ بھی سوچین جو دل مین اظلم / کرین اقرار صانع عالم

ہو تو لد اگر کوئی عاقل / کم ہو نا باپ کا فریفتہ دل
پیارے ہوتی ہی بچون کی حرکات / دلربا ہی ہر ایک بھولی بات
اسلیے طفل ہوتی ہین نادان / که کرین غافلانہ دید جہان
دیکھتی ہین تمام دنیا کو / دیکھتی ہین تمام اشیا کو
نہین آتی اوسکی عقل کی قائل / سمجھین اسباب کو جو ہین عاقل
تھوڑی تھوڑی سمجھتی ہین چیز / رفتہ رفتہ وہ کرتی ہین تمیز
امتزاد سے ہوتی ہی الفت / ہوتی ہین حال مختلف عادت
دیکھ کر سکو کرتی ہین غیرت / ساتھ ہی سہو ساتھ ہی غفلت
طفل پیدا جو ہو فہیم و قوی / کرین مان باپ پرورش کسکی
حق جو مان باپ سے ہون عاقل / حکمتین ہین جو اس مین عاقل ہون
ہون ولادت کی ہوتی ہی اطفال / جھنگلے مان باپ سے پریشان حال
نہ لگا مان باپ سے که ہین پرداخت / نہ ہو مان باپ کی کسی کو شفاعت
بعد تو با عقل طفل اگر پیدا / ہنا قبیح و شنیع عادت سے
سو جدائی بشر کو رکھا باز / یہ ہین سو کام ہین جسے پنہان راز
سر اطفال مین رطوبت سے / باعث درد و رنج و علت ہے
طفل ہوتی ہین سوزنی پر بال / سب رطوبت وہ ہوتی ہی زائل
منقطع رونے سے ہوئی اطفال / پر نہین مادر و پدر کو خیال
یو نہین ہر امر مین مصالح ہین / جو که بینا ہین انکو واضح ہین
کہ یہ اکا حکمت حق ہین / منکر اسمد کی یہ احمق ہین
سمجھین خلقت نہین ہے بی تقدیر / ہی تمام اسمین حکمت و تدبیر
کی مفضل نے عرض اے مولا / حال دیکھا ہی بعض لوگون کا

نقص اعضا مین ہی سوال اسکا

کہ کوئی عضو ہوگیا بیکار | ہوئی اوس عضو جانی سی لاچار

ہی جواب امام جن و بشر

پند و تادیب بہر انسان ہے | یہ سزای گناہ و عصیان ہے
جس طرح بادشاہ دنیا مین | کری تادیب تا گنہ نہ کرین
یہ رعیت پسند کرتی ہے | وصف تہدید و پند کرتی ہی
کہ سبکو مبتلا کری جو خدا | ہی یہ لازم کرین وہ شکر ادا
کہ پس مرگ اوسی ثواب ملے | اجر طاعات با صواب ملی

ہی کلام مفضل دیندار

مرکی بالفرض ہو اگر زندہ | طالب ابتلا ہو وہ بندہ
کہ پس مرگ اجر پائی دوچند | آگی سی ہو وہ چند دل خرسند
عضو کوئی ہی جہت طاق کوئی | کیا ہی حکمت حکیم مطلق کی
جو تصور کری سر دیگر | ہی سبب ہے جو ہو وہ گردن پر
ہین جو اس ایک سر مین دو کرنین | دوسری سر کی احتیاج نہین
ایک سر ہو جو مائل گفتار | دوسرا سر ضرور ہو بیکار
ہو اگر اور ایک کی تقریر | دوسری کی ہو دوسری تقریر
فہم مین اختلال ہو جائی | درک کا اور حال ہو جائی
کہ اگر ایک ہاتھ شل ہو جای | کار انسان مین بھی خلل ہو جائے
جو تکلف سی بھی کری کوئی کام | ہو نہ بہتر ہین وہ کام تمام
یعنی سب ہین بہم ممد و معین | جسکو ہی عقل اوسکو شبہہ نہین
ای مفضل یہان ہی فکر ضرور | دیکھنا حکمت خدای غفور
حنجرہ آدمی کا ٹونٹی سے | جس سی باہر صدا نکلتی ہے

کیون یہ ہوتا ہی اسکا کیا باعث | کیا ہی اس اختلال کا باعث
کی امام انام نی تقریر | یہ بھی ہی حکمت خدای قدیر
کرین ذکر گناہ ہو سنی نفرت | دیکھنی والون کو ہوتا عبرت
جو کوئی دیکھی اوسکو ہو تہدید | سب کو ہو دہشت عذاب شدید
رای سلطان کی کرتی ہی تصویب | بد نہین جانی ہین تادیب
کری سوی خدای پاک رجوع | رہی دل سی خشوع اور خضوع
پائی ایسی ثواب روز حساب | ہون فراموش چار دکی عذاب
جا بجای ہو مو بصدق و یقین | ہی بیان امام ہادی دین
پھر بلا ہی کو اختیار کری | رنج و آفت کا انتظار کری
ای مفضل ذرا تفکر کر | دیکھ تقدیر خالق اکبر
ایک پیدا کیا سر انسان | ایک ہی ہی بجا سر انسان
نہین ممکن عبث ہو فعل حکیم | خدا حکمت سمیع علیم
ہی ہوئی جو دو سر انسان | قبح ہوتا کمال اسمین عیان
ہو جو دونون سرونسی ایک کلام | ہو عبث ایک عیب کا ہی مقام
سننی والون کو ہو بڑی مشکل | سامعہ ہو کدھر کدھر مائل
جفت پیدا کئی ہین دست بشر | تا ہو دونون سی مدد و نصرت
جتنی بنتا ہین اور بہین بیکار | نہ ہو کام ایک ہاتھ سی تنہا
شاق ہر کام ہر کسی پر ہو | دونون ہاتھون کی کب برابر ہو

اور ہین یہ دلائل شافی

کیا صدای و سخن مین حکمت ہے | کیا ہی قدرت ہے کیا صنعت ہے
یہ زبان اور یہ لب و دندان | چند آلات ہین پی انسان

کہ یہ ہین مخرج حروف و صدا ۔ ہو نجوبی ظہور نغمون کا
خوب کب نکلی سین بے دندان ۔ مخرج فا بغیر لب ہون کہان
صوت نامی حلق انسان ہے ۔ شش بلا شک شبیہ انبان ہے
اور شش کو پکڑتی ہین عضلات ۔ مثل انگشت پڑتی ہین عضلات
دیکہنا قدرت بصیر و سمیع ۔ ان مین ٹہہری حروف کی تقطیع
شش سے اگر جو نکلی ان سے صدا ۔ ہون سب الحان مختلف پیدا
ہر کوئی خوب تا سمجہ جائے ۔ ذہن مین سننے والونکی آئے
وہ جو تشبیہ صنع انسان ہے ۔ تو یہ تشبیہ صنع رحمان ہے
اتنے اعضا مین جو منافع ہین ۔ کر چکا تجکو خوب آگہ مین
حنجرہ اس لئے ہوا پیدا ۔ تا کہ پوہنچائے تا بہ شش ہوا
ہے ہیاہے ورود دم شش بہ ۔ باد زن شش سے ہے قلب شہہ

حکمت خلقت زبان ہے یہ

اس سے ہے مختلف مزونکی تمیز ۔ اس سے پاتے ہین لذت ہر چیز
کوئی اچہی ہے کوئی زشت و زبون ۔ مزے سب چیزونکی ہین گونا گون
جو نہ ہو یہ تو کچہ نہ ہو معلوم ۔ نہ ہو کوئی مزا کبہی مفہوم
اس سے احکام بہر دندان ہے ۔ قوت تام بہر دندان ہے
اے مفضل مقام عبرت ہے ۔ کیا ہی اللہ کی یہ قدرت ہے
ہونٹون سے کہینچ لیتے ہین پانی ۔ زندگی تازہ کرتی ہین اپنی
صدمۂ آب سے ہو مجروح ۔ نہ بدن پائے کوئی رنج نہ رنج
عضو انسان جو ہین وہ ہین اوزار ۔ ہے ہر اک مثل تیشہ نجار
کبہی تو کہودتے ہین سقف و زمین ۔ کبہی آتا ہے کام اور کہین

کر پڑین دانت آدمی کی اگر ۔ پھر ادا حرف خوب ہین کیونکر
جو زبان شکر ان ہو جاے ۔ خلل حرف راعیان ہو جاے
کہ ہوا اس مین ہوتی ہے داخل ۔ جاتی ہین اسے جو ہین عاقل
تا کہ انبان شش سے جاتی ہوا ۔ حلق و دندان و لب تک آتی ہوا
ہین یہ آلات مثل انگشتان ۔ مستوا تر جو نامے پر ہون روان
یہ محل ہین پئے خروج صدا ۔ نامی انبان جو ہین نے انکو کہا
ہوتی ادوات صوت سے تشبیہ ۔ پر خوش آتی ہے جبکی تشبیہ
کہ مقدم ہے صنعت رحمان ۔ اس سے نکلی ہے صنعت انسان
نفع یہ صنعت کلام کی ہین ۔ اس سوا اور بہی یہ کام کی ہین
پوہنچی خارج سے تا بہ شش جو ریح ۔ قلب انسان کو اس سے ہو تفریح
نہ چلے جو نسیم دم اکدم ۔ آدمی کا نکل ہی جائے دم
کی حذائی جو یہ زبان عطا ۔ ہے بلا شک عطیہ عظمی
کوئی کڑوی ہے کوئی ہے میٹہی ۔ نمکین کوئی کوئی کہٹ میٹہی
سب مزو سے زبان واقف ہے ۔ انہین اسرار کی یہ کاشف ہے
اور بہی ہوتی ہین زبان سے کام ۔ ہے مدد وقت بلع آب و طعام

ہین مصالح وجود دندان کے

دانت گر پڑتے ہین کسی کی اگر ۔ ہو نشہ ملتی ہین جو کی سست اگر
کہ نہ ہو بند حلق مین پانی ۔ پوہنچے وہ معدے تک با سانی
منہ ہے در ہونٹ ہونٹ ہین دو دست ۔ بند ہوتی ہین کہلتی ہین جہت پٹ
کبہی لکڑی کی کام آتا ہے ۔ کبہی مٹی کی کام آتا ہے

حکمت خلقت دماغ ہے یہ

دیکھی تو اپنی مغز سر کو اگر | ہو عجب حال منکشف تجھ پر
نہیں کر سکتی عارضی مخل | نہیں ہو سکتا اسی سی ہی خلل
منتشر ہو دماغ کہیں | کل ہو عقل کا چراغ کہیں
تا نہ پہنچا سکی بیچ اوس کی ضرر | پیچ کر رکھی ہی ہڈی یا کہیں
سوچ تو کون یہ محافظ ہے | جز خدا اور کون حافظ ہی
جسنی یہ مغز سر کا پاس کیا | اور یہ منبع حواس کیا

صفت حلق چشم کی دیکھو

مثل پردہ خدائی انکا | رسن و حلقہ سی اوسی باندھا
چاہیں جسدم یہ پردہ انکا ڈال دیں | چاہیں جسدم وہ اٹھا دیں اک پل میں

ہی بیان دلائل حلق

گوشت اوس میں کیا ہی پیدا | پیرہن وہ کہ ہی بانہ جوشن
حلق میں دو بنائے ہیں سوراخ | متناسب تنگ ہیں نہ فراخ
نام اس کو بنی کا ہی حلقوم | ہیں جو با علم او نکو ہی معلوم
دوسرا ہی پی لقمہ و غذا | نام مشہور ہی اسی کا مرا
ایک حلقوم کا بنا سرپوش | کوئی جاندار جب کرے ہی نوش
طرف شش غذا اگر جائی | آدمی اس الم سی مر جائی
رات دن ہی یہ سرپوش جنبان | کبھی سستی ہو ممکن اس سے کہاں
دل اگر ... حرارت ہے | آدمی مستحق ہلاکت ہو
کس کے صنعت سے راہ غائط و بول | کیا خدا نے بنایا انکا ڈول
بند جب چاہیں تب کریں انکو | چاہیں جسوقت کھولدیں انکو
ہی قباحت اگر نہ ہوتی یہ بات | رہتی جاری ہمیشہ فضلات

کتنی ہی جھیلو نہیں پھٹتا ہے | صدموں سے امن میں رہتا ہے
خود سی کم نہیں ہے کاسہ سر | صدمہ پہنچے اگر کوئی سر پر
بال سر پر جو ہوتے ہیں پیدا | سر کو وہ پوستین ہی گویا
بارش برف میں اگر ہیں حجاب | دھوپ میں ہیں یہ ہوتی ہیں حجاب
وہ خدا جسنے یہ کیا پیدا | وہ خدا جو کرے کا تا پیدا
ہی سب اجزای تن کا حفظ ضرور | پر قیامت ہے مغز سر کا فتور
ای مفضل تو دیکھ رحمت رب | پلک چشم پر خیال کر اب
رسن و حلقہ ہی یہ کسکا نام | شفر کہا ہی سب نے جسکا نام
دیدہ و مردم ایک غار میں ہے | مژہ و پردہ سی حصار میں ہے
ای مفضل ذرا تو سوچ یہاں | کسی سینے میں دل کیا پنہاں
پوست سی استخوان پہلو پہ | کہ کسی صدمہ سی پہنچی ضرر
ایک سی ہی خروج حرف و نفس | یہی دو کام اس سے ہوتی ہیں بس
ہی یہ سوراخ متصل شش سے | کہ ہوا پانی خوب دل شش سے
متصل معدے ہی وہ اس سے بنا | اس سی جاتی ہی تا بمعدہ غذا
ای سرپوش پہ ہے نکلے کام | کہ شش میں نہ جائی یا طعام
کردیا شش کو باد دہن دل کا | تا شگفتہ رہی چمن دل کا
حرکت ایک سی ہی آٹھ پہر | فرصت اس سے کبھی نہیں دم بھر

بول و غائط کی فائدوں کا بیان

دیکھ سبیر یہ ہوں جلیسی بند | ہی ان منفذوں کی ایسی بند
دونوں منفذ ہوں تا بخوبی وقع | بار خاطر ہوا اگر تبہ رفع
رکھتی انسان اپنا منہ جو کھلا | پھر تو عیش آدمی کو مشکل تھا

سچ تو یہ کب ہی قدرت لسان — کر سکی شکر نعمت یزدان
جتنی ہیں نعمت خدا معلوم — کہیں ان سے سوا ہیں نا معلوم

خلقت معدہ کی فوائد ہیں

نعمتیں ہیں خدا کی نا محدود — معدہ دیکھو کہ نہیں معدود
عصبانی کیا ہی معدہ کو — تا غذا ہضم میں نہ دیر ہو
ہو غذای غلیظ بھی تحلیل — تا نہ ہو سوء ہضم سی تعلیل
نرم و نازک کیا جگر کو نے — سب ظاہر کی ہر کسی نے
ہی نرمی و نازکی سی ہوا — قابل خالص لطیف غذا
دوسرا ہضم تا غذا پاسکے — ہضم معدہ سی ہی سوا پائی
غیر خداوند قادر متعال — دوسری سی یہ حکمتیں ہیں محال

خلقت مغز کا بیان ہی حال

ہی مفصل تو دیکھ حکمت مغز — کیا مضبوط ہڈیوں میں ہے مغز
خون سیال کو نہیں بند کیا — جیسی برتن میں طور پایا کیا
تا بدن سے نہ جا سکے باہر — نہ ہو جا بجا ہر نہ جای اور دہر

صنعت راہ گوش کا ہی بیان

ہی جو پیچیدہ درمیانہ گوش — کیا ہی حکمت ہے اس میں ای باہوش
پردہ گوش تک جو پہنچی صدا — یعنی جو ہی مقام سامعہ کا
نہ لگی زور سے ہوا کی صدا — نہ ہو آسیب صدمہ ہای صدا
نہوں تا پردہ ہای گوش صحیح — رہیں سالم ہمیشہ اور صحیح

گوشت ران کی دیکھی حکمت

نجم ران و نشستگاہ میں ہے — کیا ہی تدبیر خالق ہر شے
تا نہ ہو بیٹھنا کبھی دشوار — تا نہ دی سختی زمین آزار
کوئی بیمار جیسے ہو لاغر — نرم جب تک بچھا نہ ہو بستر
پہنچی اوسکو زمین سخت سے رنج — پای پھر سے رنج سخت سی رنج

صنعت پیدائش نر و مادہ

کرنے پیدا کیے نر و مادہ — کہ تناسل کو ہوں وہ آمادہ
کرنے دی سب کو رغبت اولاد — کس نے بخشی محبت اولاد
اوسنی آلات نسل سب کو دی — کار کن جس نے اپنی خلق کیے
اوسنی محتاج سب کو خلق کیا — جو سبب ہے رفع حاجت کا
خاص کس نے کیا ہی سچ یہ بات — آدمی کو میان حیوانات
مگر اوسنی کہ جس نے دی تکلیف — پھر پاداش یہ ہوئی تکلیف
سب کو کرنے عمل کی دی طاقت — سب پر اتمام جس نے کی حجت
متکفل امور کا سب کے — آدمی کو کیا ہی سوچ اسی
مگر اوسنی کہ جس کے نعمت کا — نہ کبھی ہو سکے کا شکر ادا

حکمت خلقت دل مخلوق

ہی مفصل ہیں دل کی اوصاف — نہیں کچھ ان میں اختلاف و خلاف
ایک اک دل میں ہیں کئی سوراخ — تو محاذی ہیں شش میں سوراخ
کہ یہ شش بادزن ہی دل کی لیے — سینہ اس سے چمن ہی دل کی لیے
دونوں سوراخ یہ برابر ہیں — نہ زیادہ یہ ہیں نہ کمتر ہیں
جو مقابل نہ ہوں یہ چھید تو پھر — پہنچی دل تک نہ پھر نسیم نفس
بند دم پھر ہو یہ نسیم اگر — تو بلا شبہ ہو ہلاک بشر
صاحب عقل و صاحب تمییز — نہ کریں کے کسی طرح تجویز

معدہ
خون
دل

ناخن و مو اگر بڑھاتی ہم
تب نہ کشتی کا رنج اوٹھاتی ہم

کٹتی کا رنج اگر کوئی سہتا
ناخن و موسی کیا لہو بہتا

نظم عرض مفضل در بیدار

کہ مدام ایک حال پر رہتی
ہوتی محفوظ اتنی ٹہ بہی سے

آدمی جانتی نہیں اکثر
کہ کریں شکر خالق اکبر

ناخن و مو جو بڑہتی ہین اکثر
رنج وا وجاع ہوتی ہین باہر

اس لیے آدمی ہوئی مامور
کرین ہفتی مین حلق اون ضرور

ناخن و مو بڑہین بشتاب
درد جسم بشر کی ہون نایاب

محتبس ہون مواد اعضا مین
ہون مقر فساد اعضا مین

نہ اوگا ایک بال حکمت سے
نہین واقف خیال حکمت سے

بلکہ انسان کور ہو جاتی
ساری حیوان کور ہو جاتی

کہانی مین بہی ہین خلل ہوتا
صاف یہ کام بی محل ہوتا

ہوتی دشوار بعض کام انکو
بال دیتی ضرر مدام انکو

مرد و زن کو نہ ملتی کچہ لذت
تہی یہ صورت منافی حکمت

ساری اعضا مین انکی ہین بال
پر یہ اعضا ہین صاف کر لی خیال

ای مفضل ذرا تدبر کر
حکمت اللہ مین تفکر کر

تہی جو اصحاب مانی ملعون
منکر صنع قادر بیچون

پردہ جہال عیب کیا کرتی
حکمت حق مین ریب کیا کرتی

کہتی اللہ نی عبث پیدا
کچہ نہ تہی انکی احتیاج ذرا

جس طرح نکلی مانی سی سبزا
اس طرح بال یہ ہوئی پیدا

جو مکلف ہین با تمیز ہیان
صاحب ہوش و صاحب ایمان

ناخن و مو جو خوب بڑہ جاتی
اور رنج اس سبب سے ہم پاتی

ناخن اسواسطی جڑی بکمشت
کہ رہی وسی حفظ سر انگشت

کی مفضل نی عرض مولا سی
موی و ناخن نہ کیون ہوئی ایسی

بولی حضرت کہ اسمین حکمت ہی
عین اللہ کی یہ رحمت ہی

رنج ہوتی ہین جمع اعضا مین
جمع ہوتی ہین رنج اعضا مین

ناخن و مو جو قطع ہوتی ہین
درد و آزار دفع ہوتی ہین

نورہ لگوائین تاکہ دور ہون بال
اور ناخن کٹائین کہ ہون خوشحال

ہوا گر دیر انکی کٹنی مین
ہو خلل علتونکی کہٹنی مین

نہ تہی جس جس مقام حاجت سے
بلکہ تہی بیکان قباحت ہو

ہوتی پیدا جو بال آنکہو پر
کیا ہی ہوتا وبال آنکہو پر

بال ہوتی دہان حیوان مین
یا نکلتی زبان حیوان مین

یہ کف دست مین اگر ہوتی
عاجز احساس سے بشر ہوتی

بال وی ذکر مین اوگتی اگر
لطف ملتا جماع مین کیونکر

نہین یہ امر خاص بہر بشر
جانور پر بہی کر تو غور نظر

جہل او باش مانی نقاش

نہین ہرگز خطا و سقم و غلط
ہین عیان حکمت و صواب فقط

چاہتی تہی کہ شک و ریب کرین
کوئی ثابت خطا و عیب کرین

پیشتر کہتی تہی وہ اہل دغل
موی پشت و زہار و زیر بغل

یہ نہین جانتی حماقت سی
بلکہ یہ نکلی ہین رطوبت سی

اور بہی ہین منافع دینی
دیکہی جو پاتی چشم حق بینی

دور کرتی ہین جبکہ موئی ہا
پاتی ہین وہ ثواب بی تکرار

جبکہ اسمین وہ ہوتی ہین مصروف | اور اشغال ہوتی ہین موقوف

یعنی وہ شغلی کہ جن سی ہین یہان | ہون سراسر مفاسد و طغیان

آدمی جبکہ ہوتی ہین بیکار | بیشتر کرتی ہین بے کردار

نیک افعال رکھتی ہین محفوظ | نیک اشغال رکھتی ہین محفوظ

نہین ہوتا تکبر اور غرور | نہین ہوتی مفاسد اور شرور

ہی بیان ذکر نفع آب دہان

کرتا ہون بیان آب دہان | کہ منافع ہین کیسی اسمین عیان

کیا ہی خالق کی آبیاری ہی | چشمۂ آب منہ مین جاری ہی

دہن و کام کیون نہون شاداب | رہی جاری جو ایسا چشمۂ آب

ہی اسی سی طراوت دندان | معدہ مین ہے غذا اسی سی روان

تر و تازہ اسی سے ہی زہرہ | زہرہ آدمی کو ہی بہرہ

سوکھ جاتی جو زہرۂ انسان | تن انسان ہو بس وہ بیجان

شکم فلاسفہ سے ذم

شکم جو ہین بڑی جہال | اور یہ فلسفی بد افعال

ضعفاء العقول ہوتی ہین | مفتری و فضول ہوتی ہین

نیک و بد مین نہین ہے اونکو تمیز | پیش اہل تمیز ہین ناچیز

یون وہ کہتی ہین پیٹ لوگون کا | ہو اذ جبتا اگر بسان قبا

چاہتا جب طبیب اگر تا | خوب سا دیکھکر دوا کرتا

ڈال کر ہاتھ خوب کرتا غور | ہوتی تشخیص رنج کی فی الفور

حق نی رکھا شکم جو رکھی بند | وضع آلی نہین ہوتی پسند

ملی کوئی طبیب جب پورا | خوب دیکھی بغور قارورا

نبض دیکھی پتا ہی سوکھی | حال پوچھا کری مریضون سے

تب کہین ہو مرض اوسی معلوم | ہو مرض کا سبب وہی مفہوم

بلکہ اسپر ہی اشتباہ رہی | حال بیمار کا تباہ رہی

مرکز مرض ہی اشتباہ طبیب | ورد پنہان ہی کیا گناہ طبیب

اب بیان جواب شبہہ کی

کرون اس شبہہ کا جواب بیان | مبتلی ہون سبکی تا انسان

سہل ایسا علاج اگر ہوتا | بیخطر مرکسی بشر ہوتا

ہوتی معذور تندرستی پر | ہوتی مغرور اپنی بستر پر

ہوتی مصدر فساد و طغیان کی | ہوتی منشا خطا و عصیان کی

اور بھی اسمین اک قباحت تھی | سخت انسان کو اذیت تھی

آتی باہر رطوبت شکمی | جلد پر آشکار ہوتی تبھی

جس جگہ بیٹھتا تھی آتی | لطف ملبوس مین کمی آتی

باہر آتا مواد پنہان کا | ہوتا مانع ستر انسان کا

اور تھا اک فساد اسمین کمال | جانتا ہی یہی جس مین کمال

کبد و قلب و معدہ ہی خال | جلتی ہوتی ہین ای خجستہ خصال

ہی غریزی حرارت اسکا سبب | بس اسی سی یہ کام ہوتی ہین سب

جوف انسان مین وہ حرارت ہی | محتبس ہی خدا کی قدرت سی

شکم خلق مین اگر سوراخ | ہوتی اس سے فراخ فراخ

کہ نکل جاتی او سمین سی طبیب | مفسدی اسمین ہی عجیب عجیب

ہوتی سردی ہوا کی جب داخل | اوس حرارت کی ہوتی شامل

رہتی احشاء ہی جوف سی باہر | عمل احشا کی ہوتی سب باطل

جسم خاکی ہلاک ہو جاتا جامۂ روح چاک ہو جاتا

ایسی حکمت سی خلق کی پیدا کہ جگہ دخل کی نہ چھوڑی ذرا

ای مفضل کر اپنی دل میں خیال رکہی ہین آدمی مین کیا افعال

خلق انکی لیی مسخر کہ ہین سن لین یہ بات جو مشکک ہین

ماندگی ہوتی ہی محرک خواب نیند سی جسم کو ہی راحت و تاب

کوئی بی اشتہا اگر کہا لے بی تامل ہلاک ہو جاوے

کیا عجب خلقت طبیعت ہی کہ طبیعت کو سبکی رغبت ہی

قوتین چار آدمی میں ہین چار ونکی نام ہی بتاؤن ہین

تیسری قوت ان مین ہاضمی کی قوت دافعہ سمجہ چوتہی

ہاسکہ ہونکا بیان طعام کہ طبیعت کی ہون سب اس سے کام

اور اسکو پہیلاتی ہی سب اعضا مین طاقتین لاتی ہی سب اعضا مین

کیا ہی چار ون قوا کی ہی تقدیر کیا ہی حکمت خدا قدیر

قوت اسکہ نہ پاتی بشر تو غذا رہتی معدہ مین کیونکر

ہوتی خالص غذا جدا کیونکر ہوتی جزو بدن غذا کیونکر

قوت دافعہ اگر خالق نہ بناتا تو ہوتی ہم سب دن

پیٹ فضلون سے سبکی بہر جاتی جتنی جاندار ہین یہ مر جاتی

کیا ہی صنعت کیا ہی تقدیر کیا کرون وصف تنگ ہی تقریر

ای مفضل بیان ہو وہ مثال جسکی سننی سی ہو بہت خوشحال

سب مقوم ہین سب بدن ہین جو مصالح ہین سب و باہر ہین

قبض بہی ضبط ہی سے انکا کام سبکو پونہچاتی ہین حصص مدام

بادشاہی وہی خدا قدیر جسکی جاری ہی سب اسی تقدیر

حکمت حق مین جسکو آیا شک سری پا تک وہ جہل ہی لاشک

اور ارشاد امام کا سن لے

خورد و خواب و جماع کرتی ہین دن یونہین زندگی کی بہرتی ہین

بہوکہ ہوتی ہی مقتضی طعام باعث زندگی بدن کا قوام

ہی محرک جماع کی شہوت ہی یہ ابقای نسل کی صورت

یہی حالت ہی اور باقی کی ہی یہ حکمت خدای باقی کی

اب بیان قوای اربعہ ہی

قوت جاذبہ ہی اول اگر دوسرا ماسکہ ہی باور کر

جاذبہ جو کری قبول غذا تا کہ معدہ کو ہو وصول غذا

ہاضمی کا ہی کام طبخ غذا کرتی ہی خالص غذا کو جدا

دافعہ دفع کرتی ہی فضلات اس سے ہی جسم آدمی کو ثبات

قوت جاذبہ نہ ہوتی اگر کہانا کس طرح کہاتی نوع بشر

قوت ہاضمہ سوا اصلا نہین ممکن تہی وضع طبخ غذا

جب غذا ہی نہ ہوتی جزو بدن جان ہوتی نصیب تا عرصن

دفع ہوتی غذا کی کب فضلات پیٹ مین جمع ہوتی سب فضلات

دیکہ تو قدرت قدیر کریم دیکہ تو حکمت حکیم علیم

اسکی فرمائی اس طرح تمثیل

ہی ہر اک جسم مثل خانۂ شاہ جمع اوسمین ہین جا دمان سپاہ

ملتی ہی سب جسم کو یا محتاج ملتی ہی سب خدم کو یا محتاج

رکہتی ہین گہر ہی لطافت سے پاک رکہتی گہر کثافت سی

خانۂ شاہ ہی بدن گویا جتنی اس مین ہین چار قوا

راست مین ہی کہا قوا کا حال — یہ حقیقت مین تہا قوا کا حال
ہین طبیعت کی اور بہی اغراض — کہ وہ سب ہین مشخص امراض
اسطرح اب کیا ہی ہم نی بیان — کہ سنین غور سی اگر انسان
چشم دل تہی جو ای کوری دور — آن ہین ہو غشا ہی کو رہی دور
اسکو دیکہی تو دور ہون شبہی — پردہ چشم انکہ سی اوٹہی
قدرت کردگار کو دیکہین — صنعت کردگار کو دیکہین

ہی قوای نفوس کی صنعت

صنعت قواے نفوس

ایک کا انمین ہی مفکرہ نام — فکر کرنا ہی بس اسی کا کام
خوب سا اپنی دل مین غور تو کر — قوت حافظہ نہوتی اگر
رہتی پہر لذت حیات کہان — اور لطف معاملات کہان
حال و داد و ستد رہتا یاد — خوب ہوتا معاملون مین فساد
کیا کسی سی کہا نہ رہتا یاد — کیا کسی نی کہا نہ رہتا یاد
کرتی سو بار راہ سی جو عبور — یاد بہی حافظہ نہ رہتی ضرور
کرتی کو ذکر و بحث طالب علم — سہو سی پر نہوتی صاحب علم
تجربون سی یہ منقطع ہوتی — سارے کام اسنی منقطع ہوتی
ہو کسی کو جو اس قدر نسیان — ایسی کو کہی کس طرح انسان
جسکی ہو جائین یہ قوا سب فوت — کہی اوسکی حیات کو پہر موت
چاہیی غور اب کرین انسان — حافظی سی ہی خوب نسیان
مشتفی نہ ہون اذیت سی — مبتلی نہ ہون مصیبت سی
جس قدر رہین یہ نعمت دنیا — متمتع نہ اسنی ہون اصلا
کوئی دشمن کسی کا ہو جو اگر — ہی نہ ذان فکر و غم مین اگر

جو طبیبون کی ہی کتابون مین — او بہی کہی ہی کیا تہا کام مین
مرض تن کی کرتی ہین یہ دوا — کہ علیلون کو ہو حصول شفا
مرض شک و شبہہ دل سی یہ دور — اس مرض سی کہی ہون نہ نجور
وہ یہ دل مین جو ہوای سبل — راست بینی مین پڑ گیا ہی خلل
پہر تو چشم یقین وا دعا سی — ہون نہ ناظر وجود سبحان کی
ای مفضل ہوا جو لطف خدا — سب قوای بدن کا حال سنا
یونہین جی کی کہی قوای نفوس — کہ ضرورت یہ ہی برای نفوس
وا ہمہ عاقلہ ہی حافظہ ہی — اور بہی کچہ ہین ای خجستہ پی
آدمی خستہ حال ہو جاتا — کامون مین اختلال ہو جاتا
بہول جاتا ہر ایک کہکر بات — سہو ہو جاتی یاد رہکر بات
یہ نہ یاد آتا آدمی کو کبہی — کسی کی نیکی اور کسی بدی
نفع کس چیز سی ملا اکثر — اور کس چیز سی اوٹہایا ضرر
کرتی جو ساری عمر حاصل علم — بہول جاتی تمام عاقل علم
کوئی دین انکو یاد کیا رہتا — کسی سی اعتقاد کیا رہتا
دہر مین جو کہ دیکہتین چیزین — اونسی عبرت کبہی نہ ہوتی انہین
ایک قوت کا یہ کیا ہی بیان — ہین بغیر اسکی کسقدر نقصان

حکمت آفرینش نسیان

نہ ہو نسیان آدمی کو اگر — چین آلام سی نہ ہو دم بہر
حسرتین دل سی کسطرح ہون دفع — کیسی ہی باہم ہون سلوک کیا رفع
یعنی پونہچی ہی جسقدر آفات — دور دل سی نہ ہو کبہی فرات
ہی یہ سمجہی نہ ہوگا غافل اگر — ہو گا اکدن ضرور قاتل اگر

یا کسی کا ہو اور کوئی عدو — فکر اوس سی دور ہو مُضر
حفظ و شان کو کر دیا ہی جمع — صاف ضدین کو کیا ہی جمع
کچھ تفکر کری تو ظاہر ہو — کچھ تدبر کری تو ماہر ہو
اس سی ثابت وجود خالق ہے — اس سی ثابت وجود رازق ہے
نہ تعدد کہ ہی گمان مجھ بین — رحمتا زدی ہی ہین ما بین
جو عقیدے کہ کہتی ہین لیئیم — برتر اوس سے ذات پاک کریم
جیسی جسم بشر مین ہین ضدین — دونون در کار ہین ہے حکمت عین
بس یہ نہین عالم کبیر مین ہے — جمع اضداد کی ضرورت ہے
وہ نہین جانتی جو جاہل ہین — وہ نہین مانتی جو غافل ہین
ای مفصل ذرا نگاہ تو کر — کیا ہی احسان خالق اکبر
حق نی انسان کو جو دی ہی حیا — سبب اس شی کا ہوئی ہی حیا
کب یہ اکرام ضیف کرتی ادا — کہ سب اکرام کا سبب ہی حیا
شرع کی کام جیسی ہین اکثر — کرتی ہین شرم کی سبب سے بشر
صلۂ رحم و شنی کب ہوتا — کب بزرگون کا کچھ ادب ہوتا
غضب کرتی امانتین اکثر — ترک کرتی عبادتین اکثر
کہ ہمیشہ رہی صلاح انکی — ہو رفاہ اور ہو فلاح انکی
ای مفصل تو اب تفکر کر — دیکھ نعمت ہی کیا ہی نطق بشر
ہوتی ہین جو نتائج افکار — انکو کرتی ہین نطق سی اظہار
قوت ناطقہ نہ ہوتی اگر — ہوتی مانند جانور کی بشر
نہ سمجھتا کسی کی دل کی کوئی — خوب نعمت عطا سخن کی ہوئی
ای مفصل تو پھر تامل کر — خوب سی سنکر کر تعقل کر

دیکھنا صفت حکیم قدیم — دیکھنا قدرت علیم کریم
مصلحت ہی ہر ایک مین ہین — وصف اوسکی کہون نہین ممکن
جمع اضداد مین مصالح ہین — وہ سمجھتی ہین جو کہ صالح ہین
اس سے ثابت ہی وحدت قہار — اس سے ثابت ہی وحدت غفار
وہ خدا کی ہوئی ہین قائل — جو حقیقت سی اسکی ہین غافل

حکمت آفرینش شر و خیر

جمع خالق نی کی ہین حکمت سے — کی ہی صنعت تمام قدرت سے
بعض کا خیر نام بعض کا شر — ہین مواقع مین خیر دونون مگر

ترجیح انسان بہ نسبت حیوان

جان سب قسم کی ہی حیوان — سب سے اعلی جو ہی ہین انسان
آدمی کو اگر نہ ملتی حیا — کب کوئی کرتا وعدی اپنی وفا
حسن کا ارتکاب کرتا کون — قبح سی اجتناب کرتا کون
بعض وہ ہین اگر نہ ہوتی حیا — حق مادر پدر نہ کرتی ادا
کب یہ کرتی نگاہ پر احسان — اپنی ہرگز نہ چھوٹتی عصیان
جو بشر کو مفید ہی خصلت — وہی خالق نی انکو دی خصلت

صنعت نطق آدمی کا بیان

دل انسان مین جو گذرتا ہی — تو زبان سی بیان کرتا ہے
اور مافی الضمیر لوگون کا — جان لیتی ہین نطق سی شنوا
ایسی دل کی کوئی کہہ سکتا — یا وہ مانند جانور بکتا

ذکر ہی صنعت کتابت کا

کیا ہی ہین فائدی کتابت مین — شک نہین حق کی ہر عنایت مین

حکمت حیا

جانتی ہین جتنے اسلاف / بس کتابت ہی سی تمام اخلاف

سب کتابت سے ہی بقای علوم / ہین اسی سی سب ثنای علوم

یہ کتابت نہ ہوتی جو موجود / ہوتی اخبار ازمنہ مفقود

مندرس سب علوم ہوجاتے / ہین جو آداب کسکو پہر آتے

کار دنیا تباہ ہوجاتے / کار عقبی تباہ ہوجاتی

کوئی جاہل جو یہ کرے تقریر / کی ہی خالق نی خلق کیلئے تحریر

کی ہین آپس مین بس یہی جاری / ہوگئی ہین وہ ذہنون مین ساری

جس طرح مختلف امم ہین تمام / یوہین ان سبکی مختلف ہین کلام

عربی فارسی و سریانی / اور رومی ہی اور عبرانی

ہے جواب امام رہبر دین

آدمی نہین ہی کچہ تدبیر / کہ کیا کرتی ہین یہ سب تحریر

جونکہ تا زبان وہ گویا / ذہن مدرک نہ بند ونکو دیتا

کہتی ہین دل کا حال کہہ دیتے / مثل حیوان تمام چلاتے

اصل ہی فطرت حکیم قدیر / خلق پر ہی یہ فضل رب بصیر

پاتی کا شکر و حمد کا وہ ثواب / نظر آتی کی وسکو راہ صواب

نہین محتاج شکر و طاعت کا / نہین محتاج کچہ عبادت کا

متفکر ہوای مفضل اب / دیدۂ دل سی دیکہ حکمت رب

ایک وہ علم جو کہ دینی ہی / جس سی اصلاح دین یقینی ہی

حق تعالی نی علم جو دیا / وسکی لائق نہ آدمی کو کیا

علم وہ جس مین دین کی ہی صلاح / جس سے ہوتی ہی اہل دین کے فلاح

ہین دلائل کہ ہی خدا موجود / ہین تو ہر کہ ہی خدا کا وجود

پھر اہل زمان استقبال / ہی یونہین جہالت اجہال

تا نہ ہوون سب معاملات خراب / لکہتی سی ہین درست ساری حساب

بہیجتی کیونکر اپنی کہر مین خبر / کہر سی جاتی کسی طرف جو بشر

سب حکایات محو ہوجاتین / سب روایات محو ہوجاتین

ہے یہ مذکور شبہہ حمقا

اصطلاحون کو کچہ قرار دیا / ہی یہ ایجاد مردم دانا

ہی یہ باہم خلاف کا باعث / یہی ہی اختلاف کا باعث

یونہین باہم جدا ہین تحریرین / ہین جدا جیسی سب کی تقریرین

وضع سبکے جدا ہی باجدا / خط جدا سبکے ہین لغات جدا

استفادہ کرین تمام انام / با صواب اب سنو جواب امام

سب یہ نعمت ہی حق تعالی کی / سب یہ صنعت ہی حق تعالی کی

ایسی ہی ہوتی لا الکلام بشر / جیسی ہین اور جانور اکثر

کسطرح قصد کرتی لکہنی کا / جو بشر کو نہ اونکا بیان دیتا

وہی مورد ہی رحمت حق کا / جو کہ شاکر ہی نعمت حق کا

بی گمان بے نیاز ہی خالق / کری کفران جو وہ ہو فاسق

خلقت علم و دین و دنیا ہے

حق تعالی نی آدمی کو دیا / علم جسکا بشر کو لازم تہا

وہ ہی انسان کو خدا نی دیا / دوسرا علم جو ہی دنیا کا

اسکی اصلاح علم حکمت سے / مصلحت ہی اور حکمت سے

جس مین بندون کی مصلحت ہی وہ / حق تعالی کی معرفت ہی وہ

جو کہ عاقل ہین سب وہ ماہر ہین / خلق اشیا مین سب یہ ظاہر ہین

ہی دلالت وجود صانع پر | ہی دلالت وجود مبدع پر
دال خالق کی ہی عدالت پر | دال مالک کی ہی عنایت پر
معدلت اسمقام پر ہی یہی | کہ کرین والدین سی نیکی
کوئی مسکین اگر ہو یا ہو فقیر | یا کوئی اور ہو غریب و حقیر
ہو وہ مسلم کہ نا مسلمان ہو | چاہیی یہ کہ زیر احسان ہو

ذکر علم صلاح دنیا ہی

ہین وہ کشت و نخیل اور اعناب | چاہیی پہر انتفاع دواب

حکمت خلق ادویہ ہی بیان

کہ کرین لوگ اس سی استشفا | ہو مریضونکو حکم حق سی شفا
علم کشتی ہی اور غواصی | کہ مشقت یہ ہی بہت خاصی
اور ہین ساری صنعتونکی علوم | نہین بہان وہ سبکو ہین معلوم
الغرض جس مین ہی بشر کی صلاح | جس سی کونین مین ہی سبکی فلاح
پر بشر کو خدا ہوا مانع | ایسی علمون سی جو نہون نافع
علم وہ علم غیب ہی لاریب | کہ خدا ہی فقط ہی عالم غیب
بس ہین یہ نہین امور مخفی بہی | جز خدا ساری خلق سی مخفی
یہ نہین ہین علم درمیان بحار | علم عالم ہی سبکو ہی دشوار
قلب انسان و رحم نسوان کا | کوئی کیا جانی حال غیر خدا
بعض کرتی ہین دعوی باطل | ہین کہ علم غیب سی جاہل

ہی بیان علوم حد بشر

جتنی ساری ہی امور دین ہر | اور سب ہون امور دنیا سہت
دخل انکی سوا کیا ممنوع | دخل بیجا جو تہا کیا ممنوع

ہی دلیل اوسکی علم و قوت | ہی دلیل اوسکی لطف و حکمت
اور واجب ہی معرفت سبکو | یعنی لازم ہی معدلت سبکو
کچہ اگر جسکی پاس امانت ہو | ہی یہ لازم نہ کچہ خیانت ہو
چاہیی کچہ رعایت اوسکی ضرور | چاہیی کچہ مروت اوسسی ضرور
نیکیان جیسی ہین موالف سی | چاہیی نیکیان مخالف سی
جو کہ علم صلاح دنیا ہی | جسکی باعث فلاح پیدا ہی
کرین آراستہ چہ و کاریز | جس سی سرسبز ہو ہر اک فالیز
علم ہی ریشہ و گیاہ کا بہی | یعنی نا ثیران مین ہی کیسی
بعد ازین علم ہی معادن کا | جو ہر ایک ایک ہی سفیدان کا
عالم صید اگر کما ہی ہون | صید بہر وحش و طیر و ماہی ہون
باعث طول ہی بیان اونکا | مرتکب ہی ہر ایک ای دانا
علم وہ آدمی کو حق نی دیی | علم وہ ہر کسی کو حق نی دیی
نہین شایان طاقت بشری | نہین ہرگز لیاقت بشری
جس قدر ہین امور آیندہ | اونسی واقف ہو کس طرح بندہ
علم بالای آسمان بہی نہین | نہین رہتا ہی علم زیر زمین
کوئی کیا جانی کیا ہی عالم مین | اور کیا ہو رہا ہی عالم مین
اور جو کچہ ہی خلق سی محجوب | دخل اسمین نہین بشر کو خوب
جہوٹی جہوٹی جو کہتی ہین اخبار | کرتی ہین جاہل کو صاف اظہار
کر مفصل بیان بغور نظر | دیکہ تقدیر خالق اکبر
وہی اللہ نی دی ہین علوم | جو کہ دانا ہین انکو ہی معلوم
ناہون انسان اپنی قدر شناس | کرین ہی خدا کی حمد و سپاس

علم بھی ہی بشر کو جہل بھی ہی — امر دشوار بھی ہی سہل بھی ہی
دونوں میں مصلحت ہی خالق کی — دونوں میں مصلحت ہی رازق کی
دیکھو تو کیا ہی قدرت حنان — مدت عمر سب سے ہی پنہان
ناگوار احیات ہو جاۓ — تلخ ہر ایک بات ہو جاۓ
جس طرح ہو فنا کسی کا مال — یا قریب فنا ہو گیا ہو حال
خوف ہر دم فنای مال کا ہو — رنج آٹھوں پہر مآل کا ہو
کیسہ خالی اگر ہو زر سی تو ہو — رنج ایسا نہیں ہی لوگوں کو
مال ہوتا ہی جو کسی کا فنا — سر صد ہی پہر ہی ملنی کا
ہو کسی پر اگر یہ کشف راز — یعنی پائی ہی کتنی عمر دراز
نہ ڈری ہی ارتکاب عصیان سی — ہی خطر ہو عذاب یزدان سی
یہ طریقہ نہیں خدا کو قبول — کہ یہ ہی پیشہ ظلوم جہول
ہو جو بالفرض تیرا کوئی غلام — کری اک سال بھر تری وہ کام
پڑھتی اوس سی بھلا تو کیا ہو — دیر کیا غصہ سال کا ہوگا
اس جگہ تو کہی یہ بات اگر — برسوں تک کرتی ہیں گناہ بشر
سن لی اسکا ہی با صواب جواب — کہ تشفی ہو تیری دل کو شتاب
آدمی اس سی بر نہیں آتا — تاب اسکی بشر نہیں لاتا
گو کہ ہوتی ہی زشتی کردار — لیکن اس امر میں ہی ناچار
عفو کرتا ہی اس لیی اللہ — بخش دیتا ہی اوسکی بار گناہ
آخر عمر توبہ کر لوں گا — حق کو گویا فریب دیوںگا
توبہ کر لوں گا پہلی مرنی سی — کون غافل ہی توبہ کرنی سی
اوس سی کاہی کو ہوں گی ترک گناہ — ہو گا کب تائب اوسکا قلب سیاہ

جمع ضدین کو خدا نی کیا — ہو جو درکار رہنا وہ سکو دیا

سبب اخفای مدت عمر

عمر ہوتی کسی کی جو کوتاہ — اور ہوتا وہ حال سی آگاہ
عمر کی یاد رہتی کوتاہی — ہوتی قرب اجل سی آگاہی
رات دن غم ہو تنگدستی کا — دہیان ہر دم ہو تنگدستی کا
ہی کہیں زیست مال سی بہتر — مفلسی سی سوا ہی جان کا ڈر
ہو بہی نقد جان سی کیسہ تہی — یہ ہی دشوار بہر مرد و زن
جب یقین فنای زیست ہوا — وہم عمر و حیات ہی بیجا
محو دنیا کی لذتوں میں ہو — صرف ہر دم جہالتوں میں ہو
کہی دل میں جو پیری میں ہونگا — سب گناہوں سی توبہ کر لوں گا

ہی مثال مناسب تقریر

پھر کسی روز یا تماشے ماہ — کری وہ کام تیری خاطر خواہ

اور ارشاد سن لی حضرت کا

وقت آخر جو توبہ کرتی ہیں — پاک جرموں سی ہو کی مرتی ہیں
خواہش نفس و کثرت شہوت — آدمی پر جو کرتی ہی شدت
ارتکاب گناہ ہوتا ہی — نامہ اوسکا سیاہ ہوتا ہی
اسکو ہوتا ہی اجتناب گناہ — نفس کرتا ہی ارتکاب گناہ
پر جو کرتا ہی جرم پر اصرار — اور کرتا ہی منہ سی اقرار
آج تو میں موافق شہوات — خوب دنیا کی پاتا ہوں لذات
بعد ازیں توبہ وہ کریگی کری — ہو کی پاکیزہ وہ مری نہ مری
خاص ہنگام شیب و اضمحلال — توبہ و ترک جرم ہوں محال

کس طرح ہوتی انبیا ممتاز
ایک آتا نظر نشیب و فراز

ہوتی بنیاد سب وہ فضول
ہوتی نزدیک عقل نامعقول

منتفع راستی سی ہون اکثر
محترز ہون مضرتون سے بشر

خلق اشیا کی فائدونکا بیان

کی ہین بہر مصالح انسان
خلق اللہ نی میان جہان

لکڑی کی کشتیان بناتی ہین
اور کیا کیا بیان بناتی ہین

مس و آہن کی بنتی ہین برتن
اور کام آتی ہین مس و آہن

ہین برای غذا تمام اناج
ہی پی ہستی انام اناج

بوی خوش ہی برای لذت ہے
جو دوا ہے برای صحت ہی

رنج کی خاطر ہی خلق خاطر
ریت کا ہی نہین پہ بستر

نہین محصور لطفہای خدا
کہ یہ ہین لاتعد و لاتحصی

ذکر اشیای خورد و نوش یہ ہے

خلق اسواسطے کی ہین اناج
کہ جو ہی وہ اسکا ہی محتاج

پنبہ و پشم پوشش بشری
اسمین لازم ہی کوشش بشری

کہی پیدا درخت خالق نے
کہی موجود میوی رازق نے

گہاس ایک ایک تا اسی ہی ہوا
تا مرض مین بشر بنای دوا

یونہین چیزین خدا نی کین پیدا
مصلحت کی لیی ہوئین پیدا

جو کہ ہی تحت قدرت انسان
وہ ہی موقوف صنعت انسان

دل لگی ہی ضرور بندی کو
تا نہو کچہ غرور بندی کو

رہی گا دری امور محال
کہ ہی اونکا حصول خواب و خیال

نعمت آب و نان کا ہی مذکور

ہوئی جہوٹی اگر تمام بشر
نہ نظر آتا راستی کا اثر

پس مقرر کیا خدانی یہی
راستی ہو جو آدمی سبہی

بیشتر ہوتی ہین وہ جہوٹہ کلام
کہ نہو جن پہ اعتماد تمام

ای مفضل تفکر ان مین کر
تجکو اشیا جو آتی ہین نظر

خاک بہر بنا ہوئی پیدا
کام آتا ہی سو جگہ لوہا

چکیان پتہرون کی بنتی ہین
اور چیزین بہت سی اسکی ہین

سیم و زر ہی معاملونکی لیی
ہین جواہر کہ خلق جمع کری

میوہ بہر تفکہ و لذت
گوشت کہانیکو ہی کہ ہو طاقت

چارپای ہین بوجہ اوٹہانیکو
اور لیکر سوار جانیکو

لکڑیان بہر آتش افروزی
پاتین سب ذبیحات تا روزی

ہین دلائل وجود خالق پہ
ہین دلائل وجود رازق پہ

ای مفضل مقام عبرت ہی
کیا ہی اللہ کی یہ صنعت ہے

دی ہی تکلیف آسیا و خمیر
پخت نان کی بنائی تہی تدبیر

کہ اسی تو ہین کاتی کو دہنین
پہر پوشاک و رخت بہتا بنین

کی ہی تکلیف تربیت سبکو
کی ہی تعلیم مصلحت سبکو

جن کو پیدا کیا خدا نی طبیب
پہر امراض وہ کرین ترتیب

جو نہین تحت قدرت بشری
متکفل ہی وہ کار رب غنی

شغل انسان کو یہ بنائی عمل
کہ نہو لطف زندگی مین خلل

کہ رہیگا اگر بشر بیکار
کریگا دل مین بیہدہ افکار

ہوئی بالفرض وہ حصول اگر
اوس مین خیر بشر نہین خیر شر

ای مفضل سر معاش بشر
آب و نان ہی کہ اس جگہ تو نظر

کیا ہی تدبیر کی ہی خالق نے / کیا ہی تقدیر کی ہی ازل نے
طلب آب بہر غسل و وضو / کپڑے دہونی کو احتیاج ہو
اس لیے کی ہی پانی کی کثرت / کہ نہ دے رنج پانی کی قلت
اگر اسمین بشر ہو مشغول / ارتکاب امور ہو باطل
سونپ دیتی ہین پہ معلم کو / کہ کہین کہیل مین فساد نہ ہو
یہ نہین ہے شغل ہو اگر انسان / بیکمان ہون اوسے بہت نقصان
اے نصیحت ہے جای عبرت ہے / یہ نصیحت برای عبرت ہے
جو مسرت ہین اوسکو نشو ونما / ہو فراغت ہین اوسکو نشو ونما

کہانی سی ہی زیادہ حاجت آب / ہو کہ سی پیاس کہانا ہی غذا آب
چار پایون کو پانی پی کا / کہیت ہوتی ہین پانی سیتی طیار
ہر دو ہین یہ ہی حکم رب جلیل / حرکت سی بشر کرین تحصیل
غور سی دیکہ حالت اطفال / فہم و درک اونکو ہی ہنوز محال
لہو و بازی ہین ہیدہ ہو آپ / ہون گرفتار رنج ہین ان باپ
ہر لائل ہوا ہی ثابت ہون / منتصر ہون آپ غیر ہی ہون
ہو جو کوئی رفاہ و نعمت مین / حسن افعال و نیک حالت مین
حال کیا ہو فساد و طغیان کا / مفسدہ ہو ہزار عنوان کا
جانور ہوتی ہین سب شبیہ بہم / کب بشر ہوتی ہین شبیہ بہم
جمع انسان ہون کرور اگر / متشابہ نہ ایکدگر ہون مگر
اسمین حکمت ہی حقتعالی کی / اس مین صنعت ہی حقتعالی کی
تاکہ باہم معاملات کرین / جس طرحکا ہو جسسی بات کرین
ایک سی ایک ہی مشابہ اگر / اس نشابہ سی کچہ نہین ہی ضرر
خلق کو ہون معاملی دشوار / شبہہ داد وستد مین ہونا چار
ایک سی ارتکاب عصیان ہو / دوسری پر سزا کا سامان ہو

ہی بیان تغایر انسان

جانور ایک قسم کی ہون ہزار / امتیاز او نہین ہی بہت دشوار
ہی جدا سبکی صورت و سیرت / ہی جدا سبکی خصلت و طینت
رکہتی ہین جملہ صفات ہنر / جس سی پہچانی بشر کو بشر
ہین وحوش و طیور اس سی بری / نہین انکو یہ احتیاج ذری
پر خلاف انکی ہین بنی آدم / ہون جو باہم شبیہ و توام
ایک کا دینا دوسری کو دی / اور سی لینا اور سی مانگی
لطف پروردگار ہی یہ فقط / حکمت کردگار ہی یہ فقط
نقش دیوار اگر نظر آئے / تو ہی دہیان مین بشر لائے
کوئی منکر جو ہو مصور کا / کرے گا تو ضرور استہزا
کیون ہوا ہی تو منکر خالق / جسنے پیدا کئی ہین یہ ناطق
اے مفضل ذرا تو غور سی دیکہ / خوب انشو رونکی طور سی دیکہ
بڑہ چکی جسقدر کہ بڑہنا تہا / نہین بنہا بڑہ تی حد سی سوا

سن لی فرمائی ہین مثال امام

کسی نقاش نی بنایا ہے / اپنی صنعت کا دہب دکہایا ہے
اپنی دل مین تو سوچ اے ہشیار / نہین نقاش کا بہی انکار

بعد حد انعدام نشو ونما

جسم جاندار با وجود غذا / نہین کرتی ہمیشہ نشو ونما
یعنی جاندار ونکی جو ہین اقسام / ہین سب ہو نہین ہمیشہ اعلام

انکی عرض اور طول کی حد ہی | کہ تھو انکی شکل کی کوئی ہے

تھکنا انسان کا مشقت سے

راہ چلنے میں جانوروں سے نہ باد | ہوتی ہیں ماندی ساری آدم زاد
جس میں ہی احتیاج لوگوں کو | کفن و رخت اور جو کچھ ہو

رنج و بیماری سے بنی آدم

پھر فواحش نہ چھٹ سکیں زنہار | ارتکاب گنہ ہو لیل و نہار
درد ہوتا ہی آدمی کو اگر | سوی حق ہوتی ہی رجوع بشر
صدقہ مفلسوں کو دیتا ہی | نام ہر دم خدا کا لیتا ہے
ہو تردد کمال امیروں کو | ہو نہایت ملال امیروں کو
کس طرح کرتی لڑکوں کو تعلیم | جو نہ ہوتا مرض کا غم و بیم
ہوتی کیا بندہ و کنیز مطیع | قدر آقاؤں کی نہ ہوتی رفیع
ایک سے ہوتی بندہ و آقا | مار کی خوف سے یہ فرق ہوا

ذکر ہی مانی و ملاحدہ کا

ہی جو مردود ابن ابی العوجا | کافر حکمت عظیم خدا
نہ زیادہ نہ جیتی جو جاندار | باقی نسلیں نہ رہتیں پھر زنہار

ہی بیان اس جلسہ مفضل کا

تھا وہ وقت زوال وقت نماز | اوٹھی اس دم امام بندہ نواز
پھر مفضل سے یوں کیا ارشاد | جو کہا ہی بیان رکھیو یاد
کہ میں آیا ہوں خوشدل و خوشحال | کی بہت حمد خالق متعال
ہو گئی ختم مجلس اول | کروں شکر خدای عز و جل
حق تعالی اسی کرے مقبول | از برای خدا و آل رسول

اور اگر ہو ہمیشہ لیل و نہار | فوت ہونا ہو پھر مصالح کا
ساری جاندار روئیں تن انسان | ماندی ہو جاتی ہیں بہت حیوان
صنعتیں ہیں بلطف ایشاں دشوار | کہ ہو محنت عظیم ہی درکار
قیمت مال و رخت صانع پائے | سب کا احوال منتظم ہو جائے
نہ ہو انسان کو جو درد و الم | منتظر آتی کچھ اور ہی عالم
نہ تواضع کریں برای خدا | نہ کسی پر ہوں مہربان ذرا
عافیت مانگتا ہی عافی سے | صحتیں مانگتا ہی شافی سے
جو نہ ہوں رنج ضرب سے بیتاب | کس طرح اہل جرم کو ہو عتاب
دزد و رہزن کمال ہوں بیباک | کہ نہیں صدمہ الم سے باک
چور جسدم نہ ہوتی کچھ معلوم | رہزن و دزد ہوتی کب محکوم
کسی کو ہوتی کب تمیز اتنی | کون بی بی ہی کون لونڈی ہی
ہیں براہین خالق اکبر | حجج قاطعہ ملاحدہ پر
نقش بر آب مانی نقاش | منکر آفتاب تھا خفاش
کہتی ہیں سب عبث ہی خلقت درد | خلق کو ہوتی ہی اذیت درد
جو کیا ہی خدا نی حکمت سے | کیا ہی صنعت ہی کیا ہی قدرت سے
کی مفضل نے یوں حدیث تمام | جبکہ پہنچا بیان کلام تمام
تا کریں ظہر کی نماز ادا | کریں سجدہ نماز پیش خدا
صبحدم آئیو تو میرے پاس | پھر کروں گا بیان بعد سپاس
شاد واں سے کی بسر وہ رات | کہ ملی تھی امام سے لغات
یہ بعینہ نہیں خلاصہ ہی | ترجمی کا طریق خاصہ ہی
تا قیامت علیہم الصلوٰۃ | با تحیت علیہم الصلوٰۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اب سنو مجلس دوم کا حال

بعد حمد خدای فی الانعام
بعد نعت رسول خیر انام

اب کرون مجلس دوم ہی شروع
سوی اللہ دل ہوا ہی رجوع

یون مفصل ہوا ہی گوہربار
ہوئی ظاہر جو صبح کے آثار

مین ہوا عازم در مولا
دیکہون تا روی انور مولا

ہوا داخل مین بعد استیذان
پا گیا حکم بیٹہنی کا وہان

تہا یہ فرمان امام صادق کا
کہ مین ہون جانشین خالق کا

جو مدبر ہی دور گردون کا
جو مقدر ہی طور گردون کا

قرن کی بعد قرن لاتا ہی
تو یہ نوازمنہ دکہاتا ہے

کہ سزا دی گناہگارون کو
کری سوا سیاہ کارونکو

نیک کارونکو دیوی وہ ثواب
کہ چلین وہ ہمیشہ راہ صواب

یہی ہی مقتضا عدالت کا
مومنون پر یہی جوش رحمت کا

سارے نام اوسکی ہین لطیف و بزرگ
نعمتین اوسکی ہین عجیب و سترگ

وہ کسی پر ستم نہین کرتا
غیر عدل و کرم نہین کرتا

خود ستمگر ہین اپنی ذاتون پر
مبتلای بلا ہین آپ بشر

ہی یہ فرمان حق تعالی کا
ہی یہ فرقان حق تعالی کا

ذرہ نیکی کریگا جو کوئی
دیکہ لیگا وہ اوسی نیکوئی

جس سی ہوگی بقدر ذرہ بدی
دیکہی گا وہ بدی ضرور اوسنی

اکثر آیات مین ہی یہی مضمون
اکثر آیات اس سی ہین مشحون

اس سبب کہا پیمبر نے
نائب کردگار اکبر نے

یہی اعمال جو تمہاری ہین
یہی افعال جو تمہاری ہین

حشر کی دن بندی کے جسم صفت
کرین گی عود تمثال رطل وف

پہر کوئی آن حضرت جعفر
رہی جسکی حمیدہ سمر ہو کر

پہر یہ کہنی لگی او ثنا کی نظر
نور چشمان احمد و حیدر

جتنی خلقت ہی وتاک و حیران
مثل کوران ہی مثل مستان

ستردہ ہیں فرط طغیان میں
محو ہیں اقتدائے شیطان میں

گو کہ ظاہر میں ہیں سب بینا
چشم باطن سے ہیں مگر نابینا

خاک انکو نظر نہیں آتا
دیکھتے ہیں نہیں یقین ذرا

باتیں ہر چند کرتی ہیں جہال
کلمہ حق میں ہیں لیکن لال

کچھ سمجھتے نہیں یہ نامعقول
حق سے ہیں بے یقین یہ نامعقول

شنوا گو کہ یہ سراسر ہیں
سخن حق کے سننے میں کر ہیں

آئے دنیا میں وہ پسند انکو
خوش نہیں آتے وعظ و پند انکو

جانتے ہیں کہ ہیں ہدایت پر
ہیں مگر واقعی ضلالت پر

بھاگتے ہیں سب حماقت سے
صاحب دانش و کیاست سے

جو یہاں صاحب ضلالت ہیں
جو یہاں صاحب بطالت ہیں

وہ جہاں چرتے ہیں چرتے ہیں
مرگ ناگہ سے کب یہ ڈرتے ہیں

کچھ نہیں دہشت سزائے عمل
سعی کرتے نہیں برائے عمل

وائے انکی یہ کیا شقاوت ہے
کیا حماقت ہے کیا سفاہت ہے

کن بلاؤں میں مبتلا ہونگے
کن مصائب میں اشقیا ہونگے

ایسے دن جس میں کوئی یار نہیں
کسی کا کوئی غمگسار نہیں

مگر اسکے ابھی ہیں یاد و ریا
جو ہو مرحوم قادر غفار

جب مفضل نے سنے یہ وعظ سے
آنسو آنکھوں سے ہوگئے جاری

بولے حضرت کہ تو نہ ڈر زنہار
تجکو اندوہ سے کیا سروکار

حق کیا اختیار با اخلاص
مجلس سخنی ہوا ہے خلاص

رہبر و پیشوا کو پہچانا
پائی تو نے نجات اے دانا

پھر یہ بولے امام نیک صفات
اب میں کرتا ہوں ذکر حیوانات

حکمتیں تا عجیب ظاہر ہوں
صنعتیں تا غریب ظاہر ہوں

جسم حیوان کی سختی و نرمی

سن چکا ہے تو پہلے جلسے نکات
ویسے ہی صنع خلق حیوانات

جسم حیوان کی دیکھ تو ترکیب
دی ہے خالق نے کیا اسی ترتیب

نہیں مانند سنگ سخت بدن
کہ جھکتی کبھی کمر سخت بدن

سخت ہوتی تو ہوتے کیا اعمال
یعنی انسان کام تھا محال

نرم ہوتی اگر بہت حیوان
اوٹھ کھڑا ہونا پھر نہ تھا آسان

ہوتی حیوان اس رشاقہ میں
رہتی نالان امور شاقہ میں

پس بظاہر بدن ملائم ہے
گوشت سے یعنی تن ملائم ہے

پیچیں ہڈیاں بنائیں سخت
ہڈیاں وہ بدن میں جس سے کر سخت

ہڈیاں باندھی ہیں رگ و پی سے
کہ بہم متصل ہر ایک رہے

نہ ہو پیچیدہ استخوان میں فرق
نہیں جس طرح جسم جائے فرق

منڈھ دیا پوست ایسے تن پر
کہ رہے حفظ جسم دفع ضرر

کیا ہی فرماتی ہیں مثال حباب

ہے شبیہہ اسکی صاف و پیکر
کہ بناتی ہیں چوب سے کہتر

اور کپڑے لپیٹتی ہیں اوسی
لکڑیاں باندھتی ہیں سیدھی

گوند کا لیپ کرتی ہیں اوسپر
صنعت اپنی دکھاتی ہیں بشر

پس ہیں مانند استخواں چوبیں
کپڑے مانند گوشت ہیں وہیں

رسیاں ہیں عروق اور اعصاب
گوند کا لیپ پوست ہے اے شتاب

اپنے دل میں تو سوچ اے ہنرمند
جانور زندہ اور جسم بند

خلق عالم میں ہو جو بے صانع
خلق عالم میں ہو جو بے بدیع

جائز البتہ امر یہ ہو گا
کہ وہ بیجان خود ہو پیدا

جبکہ بیجان کا بھی ہو صانع
کیون نہ جاندار کا ہو پھر مبدع

حال جسم دواب فرمایا

مثل انسان ہین انکے سب اندام
پوست و استخوان و گوشت تمام

کور و کر ہوتی یہ دواب اگر
منتفع کیونکر انسی ہوتی بشر

ذہن جو فہم جو بشر کو دیا
کب خدائی وہ جانور کو دیا

جب کوئی چاہی لادی اونپر بوجھ
کون اوٹھاتا ہی اونسی پھر بوجھ

صورت اعتراض اہل شک

عقل ہوتی ہی اونکو او شعور
تابع حکم رہتی ہین وہ ضرور

ہی جواب امام ہادی دین

آدمی ایسی ہوتی ہین کمتر
متحمل مگر نہین اکثر

کبھی ہوتی ہین آسیا گردان
کبھی ہوتی ہین زیر بار گران

متحمل جو ہو بشر کوسے
کری محنت قبول اگر کوئی

جس جگہ ایک اونٹ ہو درکار
ایک خچر سکانی جو سرکا

تب کہین ہو تحمل انسی تو ہو
کیا مضر تکی بات ہی دیکھو

دور اون سی ہو نعمت عظمیٰ
نازل ان پر خدا نے جنکو کیا

ہی یہ ذکر ثلثہ حیوانات

یہ جو ہین تین قسم کی حیوان
چارپائی پرندی اور انسان

صاحب عقل آدمی کو کیا
تکلی کام انسی تا صانع کا

دو ملی آدمی کو اسکی ہاتھ
او انگلیان بھی قوی ہین اونکی ساتھ

اور جو جانور شکاری ہے
اوسکی قسمت مین گوشت خواری ہے

عقل ہرگز نہ یہ کری تجویز
کہ بنا بی تعبیر ہو کوئی چیز

ہی تعجب اگر کہی انسان
خود بخود خلق ہو گئی انسان

کر تفکر میان جسم دواب
کر تدبر میان جسم دواب

شنوائی ہی اور بینائی
کام لی اونسی تاکہ ہر کوئی

لی نہ سکتے کوئی بھی انسی کام
رہتی حیران سب خواص و عوام

کہ ہمیشہ مطیع انسان ہون
تابع حکم و زیر فرمان ہون

چپ ہین بوجھ لادین جتنی
متحمل ہین امر شاقہ کے

کوئی شاید اگر کری کلام
ہوتی ہین بعض صاحبونکی غلام

امر شاق اونکو پیش آتی ہین
متحمل ہین سب وہ تہاتی ہین

ہی یہ معجز نما جواب امام
جس سی تسکین پائی قلب انام

چارپائی جو کام کرتی ہین
خاص کیا کب وہ عام کرتی ہین

کام جو جانور سی ہوتی ہین
کب وہ نوع بشر سی ہوتی ہین

رہین مسدود اوسکی کام تمام
چاہی برباد اہتمام تمام

چاہی اسکی بدلی اک انبوہ
آدمی جمع ہون گروہ گروہ

چارپایون کی کام مین بشر
بشریت کی کامون مین ہو ضرر

اضطراب اور تنگدستی ہو
تنگ بیشک معاش انکی ہو

ای مفضل یہ جای فکرت ہی
دیکھ کیا کیا خدا کی قدرت ہے

اتمین جو کچھ جسی مناسب تھا
اپنی الطاف سی خدا نی دیا

ہی وہ نجاری اور بنائی
زرگری اور بھی ہی پیشہ وری

چاہین جو چیز ہاتہ مین لےلین
رہین مشغول اپنی صنعت مین

ہاتہ اوسکی بہت بنائی ہوی
کیی مضبوط چنگ و ناخن ہے

کہ کری اور جانور کو شکار | یعنی ہی گوشت کہانی کو درکار
ایسی چنگل کو کیا بشر کرتی | ناخنون کا گلا بشر کرتے

جانور جو کہ گہاس چرتی ہین | کہانی کو وہ شکار کرتی ہین
نہ بشر سی ہی وہ نہین صنعت کار | نہ درندون سا کرتی ہین وہ شکار

اس لیی سم انہین کیی ہین عطا | کہ چراگاہ مین یہ پائین غذا
مذہبی ایذا نہ مین ناہموار | نہ لی قطع راہ مین آزار

کوئی دیکہی جو انکی غور سی سم | کف پاکی ہی ہین طور سی سم
منطبق تا زمین سے ہو جائین | کہ سواری و بار کی کام آئین

دیکہنا حکمت خدای قدیر | دیکہنا صنعت خدای قدیر
ہین شکاری درندے جو حیوان | دیی انکو شکار کی سامان

دیی انکو سلاح بہر شکار | کی ہی انکی صلاح بہر شکار
ہی وہ منقار و چنگل محکم | تا نہو کار صید مین انہین غم

ہین علف خوار جتنی حیوانات | نہین انکو ملی ہین یہ آلات
کہ نہی انکو انکی کچہ حاجت | گوشت کی کہانی کی نہین عادت

یہ درندی ہی سم اگر پاتے | کس طرح صید انکو ہاتہ آتی
ناخن و پنجہ ایسی ہین درکار | تا کہ اس حربی سی کرین شکار

چیزون مین جسکو جسکی حاجت تہی | حق تعالی نی اوسکو چیز وہ دی
تا کہ سبکی رہی بقا و صلاح | تا کہ سبکی رہی رفاہ و فلاح

کر نظر اب تو چارپایون پہ | کہ ولادت کی بعد یہ کیونکر
دوڑتی پہرتی ہین پی مادر | چین پاتی نہین بے مادر

گود مین لینی کی نہین محتاج | تربیت ماں کری نہین محتاج
آدمی زاد ہین جو بی طاقت | دونون چیزونکی رکہتی ہین حاجت

تربیت کا ہی آدمی کو علم | نہین حیوان مین کسی کو علم
اونگلیان آدمی نی پائین ہین | ساتہ انکی ہتہیلیان بہی ہین

اپنی اولاد یہ سنبہالتی ہین | ایک مدت تک انکو پالتی ہین
جانور تو سب اس سی ہین محروم | نہین پوشیدہ سبکو ہی معلوم

کیون نہ ہو انکی بچونکو طاقت | کیون نہ ہو انکو چلنی کی قدرت
نی مربی و نی پرستاری | ہوتی شایان گرم رفتاری

تا کہ ضائع نہ ہون یہ مخلوقات | رہی تا روز مرگ انکو ثبات
نی مربی صلاح ہی انکی | نی مربی فلاح ہی انکی

دیکہ دراج و کبک و تیہو اب | صنع اللہ تا ہو ظاہر سب
تخم سی جب نکلتی ہین باہر | ہوتی ہین قادر اپنی چلنی پر

خاک سی دانی چگکی کہاتی ہین | عیش کرتی ہین خاک اڑاتی ہین

حال ہی بچہ کبوتر کا

طرف بچہ کبوتر دیکہ | جان فشانی و حال مادر دیکہ
بچی کو اوڑنی کی نہین طاقت | دوڑنی پر بہی کچہ نہین قدرت

اسلیی ماں ہراتی ہی انکو | چنگی دانی کہلاتی ہی انکو
نہ ہو جب تک کہ طاقت پرواز | ہین ماں باپ بچی کی دمساز

اس لیی بچی انکو ہوتی ہین بہم | کہ نہ ماں باپ کو بہت ہو الم
مرغیان اور مرغیونکی مثال | جانور ہین بہت سی کسکی خیال

ملتی ہین بچی بہت سی ان کو | کب مشقت ہی بچون سی انکو
بچی انڈی سی باہر آتی ہین | آپ چن چن کی دانی کہاتی ہین

اور صنائع نہ ہوں کبھی بیچ — جتنی ہوتی ہیں عضو اتنی ہوں ایچ

ہی یہ مذکور پای حیوانات

تا کہ رفتار میں ہو آسانی — طاقت اگر ہووی ہووی حیرانی
پاؤں کتنی جو اور ہیں باقی — ہی اوٹھانی کا قصد وہ کی ہی
دوسری پر ہی اعتماد انکو — تا کہ گر پڑنی کا فساد نہ ہو
رکھتی ہیں وہ زمین پر قائم — ہیں توقف میں بی خطر قائم
دو اوٹھانی جو ایک جانب سے — بی تامل زمین پہ وہ کری

انقیاد دواب کا ہی بیان

کیسا رہتا ہی آسیا گرداں — اور اوٹھاتا ہی کیسی بار گراں
کری گردن کشی جو اوسکی لیے — ہنر اہیں کی کتنی مرد قوی
ہوتی ہیں کاہی ہل اگرچہ قوی — پر اطاعت بجا ہی مالک کی
جتنی اسپ نجیب ہیں عربی — تاب لاتی ہیں تیغ و نیزہ کی

گلہ گوسپند کا ہی ذکر

یہ پراگندہ سب جمع ہو جائیں — کس طرح جمع ہو کی گھر آئیں
جانور جس قدر مسخر ہیں — آدمی سی کہیں قوی تر ہیں
صاحب عقل و فہم اگر ہوتی — کب اطاعت میں جانور ہوتی
سب نی ہی یہ متفق ہو کر — ہوتی آمادہ بہر رنج بشر
ببر و شیر و پلنگ و گرگ کہاں — اور یہ ضعف جثہ انسان
سب کی سب خائف ہیں انسان سی — اس لیے ساکن بیابان ہیں
ڈر سی پوشیدہ رہتی ہیں دن کو — رات روزی کی فکر ہی انکو
کبھی پہنچا نہیں بشر سی ضرر — دلوں میں تو بہی ہی بشر سی خطر

ہی سزاوار جسکی جو نعمت — وہ اوسی ملتی ہی زہی حکمت
گر نظر سوی پای حیوانات — جفت آتے ہیں پای حیوانات
جانور جو بہر کو جاتا ہی — پاؤں اپنی کئی اوٹھاتا ہی
جتنی حیوان ہیں دو پائی یہاں — ایک اوٹھاتی ہیں صورت انسان
چار پائی جو جانور ہیں یہاں — دو اوٹھاتی ہیں تا ہو جلد رواں
ایک اوٹھاتا ہی پاؤں آگی کا — ایک اوٹھاتا ہی پاؤں پیچھی کا
جیسی دو پاؤں کی ہوا کرتی — ایک پائی سی نہ ٹھہر سکتی
ای مفضل دراز گوش کو دیکھ — حکمت حق عجیب جس کو دیکھ
گھوڑی کو ہی معاف یہ محنت — نہیں بوجھ اوٹھانی کی محنت
تابع طفل کیوں وہ ہوتا ہی — ہی بڑا اونٹ یا کہ ہوتا ہی
ہل چلاتی ہیں بوجھ اوٹھاتی ہیں — اور بہی کتنی کام آتی ہیں
اپنی مالک کا ساتھ دیتی ہیں — اپنی سر پر بلائیں لیتی ہیں
گلہ گوسپند دیکھ ذرا — کہ چراتا ہی سب کو اک لڑکا
آدمی ایک گوسپند بہت — جمع کرتی ہیں ہو کے زند بہت
نہیں ہم بہرہ عقل سی آگاہ — اسلئی ہیں مطیع خاطر خواہ
ان درندوں کو فہم اگر ہوتا — اسی عاجز دل بشر ہوتا
سعی آدم کا کرتی استیصال — مارتی شاخ و بیخ و نہال
دیکھنا حکمت حکیم علیم — آدمی کی ہی سب کو دہشت و بیم
منزلوں دور جیسی ہیں تو ہیں — ور نہ نزدیک بہی نہیں آتی ہیں
یاد رکھ دی کبھی اونٹ کی طاقت — ڈر سی اس کی ہوی ہی یہ حالت
عین حکمت ہی جو ہمیں کی — کہ کسی جانور کو عقل نہ دی

خوف انسان کا دیا انکو / گول و نادان بنا دیا ان کو
نوع سگ میں دیا نشان وفا / کہ کرے وہ حمایت آقا
رات بھر پاسبان خانہ رہے / چور کا خوف تا ذرا نہ رہے
آپ چوروں سے مارا جاتا ہے / مال آقا کا بچاتا ہے
کسی صورت جدا نہیں ہوتا / غیر کا آشنا نہیں ہوتا

صنع خلق دہان چشم دواب

چہرے پہ اسلئے نہیں انکھیں / کہ سزاوار نہیں یہاں انکھیں
کہ ہو دیوار و سنگ راہ سے امن / گو و تالاب و قعر چاہ سے امن
کہ اوٹھا لیں نہیں سے ہر چیز / اور کھا لیں نہیں سے ہر چیز
کیا ہی خوب انکو انگلیاں دیں نہیں / کیا اچھی ہتھیلیاں دیں نہیں
یہ جو اچھا نہ تھا برائے دواب / منہ تلے شق کیا برائے دواب
کلھپری اسلئے ہی چوڑی / تا کہ نزدیک ہو منہ دوڑے
اے مفضل مقام عبرت ہے / دم حیوان میں کیا ہی حکمت ہے
اور موہائے دم سے یہ ہی نفع / چرک ادبار میں جو ہوتی ہے جمع
یہ جو باندہا دزن ہے دم / جب یہ ہلتی ہے ہوتی ہیں سب کم
دست و پا انکے رنج سہتے ہیں / بار سیکر اوٹھائے رہتے ہیں
اور اسمیں بہت منافع ہیں / سارے فعل حکیم نافع ہیں
کہیں دلدل میں جو پہنس جاتے ہیں / دم کو کہینچیں تو پھر نکل آتے ہیں
موئے دم کام اکثر آتی ہیں / لوگ چیزیں بہت بناتے ہیں
پھر سطح بنائی پشت دواب / دیکہلی صنعت رب الارباب
کہ لتب سے وہ چار ہوں راکب / ہے یہ حکمت سوار ہوں راکب

نہیں سب کو تنگ کرجاتی / کودتی کہیں آگے پھر جاتی
رہے ہر دم محافظت میں صرف / کرے آقا کے کارہاے شگرف
کیا ہی آقا کو پیار کرتا ہے / جان ادب سے نثار کرتا ہے
رنج اوٹھاتا ہے فاقے کرتا ہے / یو نہیں زندگی بسر کرتا ہے
کسنے کتے کو یہ سکہائے خصال / جز خداوند ایزد متعال
اے مفضل تو دیکھ سوئے دواب / فکر کر درمیان روئے دواب
راہ چلنے میں پیش پا دیکھے / چہرے کے سامنے ہی کیا دیکھے
اس لیے نیچے ہے شق دہن / مثل انسان نہیں وہ ذقن
آدمی زاد کی یہ ہے تعظیم / آدمی زاد کی یہ ہی تکریم
کہ تناول کریں طعام اپنے / اور جو چاہیں کریں کام اپنے
گھاس دانتوں سے توڑلیں آسان / نوش اوس گھاس کو کریں آسان

سبب خلقت دم حیوان

پہلے تو انکو ستر عورت ہے / بدلی کپڑے کی یہ عنایت ہے
مگس و پشہ رنج دیتے ہیں / دم سے دم انکی کاٹ لیتے ہیں
فائدہ اور تیسرا یہی ہے / واہ کیا حکمت الہی ہے
دم کو دیتے ہیں ہر طرف حرکت / پاتے ہیں اس سبب سے راحت
جب پڑے کام تب ہو معلوم / کوئی سوچے تو تب یہ ہو معلوم
اور بھی دم میں کچھ منافع ہیں / سب دلائل خدا کے ساطع ہیں

سطح پشت دواب کا ہے حال

اوفتادہ ہوں یا کہ استادہ / ہیں برائے رکوب آمادہ
فرج مادہ بنائی ہے پس پشت / جا بجا اوس سے پائی ہے پشت

اس مین حکمت یہی تھی پہچانے — جفت ہو اس سے جب آ ملنے
ہوی باہم مقاربت مشکل — نر کو ہوتی مجامعت مشکل

دیکھو خرطوم پیل کی صنعت

بہید صنعت کی آشکار دکہے — لطف تدبیر حق تعالی دیکہ
گہاس ایسی ہاتہ سی وہ لیتا ہی — پیٹ مین اپنی ڈال دیتا ہے
وہ جو گردن سی ہوگیا محروم — اوسکی بدلی ہی بخشش خرطوم
کس سے پایا عطیہ خرطوم — غیر رزاق قادر قیوم
بیش انسان عاقل کامل — ہی کلام ملاحدہ باطل
ای مفضل اگر کہی کوئی — خلقت پیل جب بنائی گئی
تجکو دیتے ہین سب جواب اسکا — سن جواب آگی باصواب اسکا
بوجہ یہ ڈالتی جو گردن پر — ہوتی گردن شکستہ سر تا سر
سونڈ اوسکو بجای گردن دے — کہ اوٹہا یا کری غذا اپنے
دیکہ اب صنعت خدای جہان — دیکہ اب قدرت خدای جہان
نر جو وقت مقاربت پہاندے — تو نہ دشوار ہو جماع اوسے
ای مفضل یہ جای عبرت ہے — خلقت اسکی یہ ای عبرت ہے
اکل و شرب و جماع کی اسباب — نہین ہوتی کسی طرح بہی خراب

صنع خلق زرافہ کا ہی بیان

اسکی اعضا نظر جو آتی ہین — مختلف دابون کی پاتی ہین
کہتی ہین یون مترجم ذی شان — باقر مجلسی وحید زمان
کرکی اشتر سی وصل گاو پلنگ — نام لیتی ہین صاحب فرہنگ
سمع کی نام سی وہ ہی مشہور — لکہی ہی سین مہملہ مکسور

وہ اگر شکل فرجہای زبان — انتہائی شکم مین ہوتی عیان
پینٹہ پر کس طرح لٹا تا نر — عقل انسان کہانسی لاتا نر
ای مفضل ذرا تامل کر — سوی خرطوم پیل کر تو نظر
کب عبث ہاتہی کی بنائی سونڈ — ہاتہ کی بدلی وسی پائی سونڈ
کہ نہ پایا یہ سونڈ اگر ہاتہے — نہ اوٹہانا زمین سی کچہ ہے
جتنا چاہی کری بلند اسے — اور اس سے اوٹہالی جو چاہے
نہین حکمت سی اتفاقیہ — نہین صنعت یہ اتفاقیہ

سن سوال مشککین کا جواب

بخشا خالق زمین و زمن — لائق جثہ اوسکو بہی گردن
ہی سر فیل کوہسار گران — ہی ہر اک گوش فیل بار گران
بوجہ اوٹہتا کب ایسا گردن سے — اس لیے سر ملا دیا تن سے
کام گردن سے جو نکلتا ہے — سونڈ سی سب وہی مہیا ہے
فرج ہتہنی کی ہی جو زیر شکم — اسکی حکمت کرین بیان باہم

اور سن حال صنع خلقت زرافہ

دیکہ یہ قدرت رب ارباب — ہاتہی پیدا ہو خلاف دواب
بی تکلف اوسی میسر ہین — جس طرح چاہیی ہیں
کر ذرا خلقت زراف مین غور — دیکہ اعضا کی اختلاف کا طور
گہوڑی کا سر ہی اونٹ کی گردن — گای کی کہر ہین شیر کا ہی بدن
لغت فارسی مین اسکا نام — لکہتی ہین اسطرح خواص و عوام
یون لغت کے کتاب مین ہے لکہا — گرگ و کفتار سی جو ہو پیدا
میم ساکن ہی عین مہملہ ہی — اسکی خلقت مقام و تولد ہے

سانپ کی طرح زیست کرتا ہی / کب یہ اپنی اجل سی مرتا ہی
دوڑتی ہین ہی بند صورت باد / اور جُتتی ہین بیس گز سی زیاد
پھر کہا اوس مطیع خالق نی / صادق القول امام صادق نی
ہوئے ہین جفت ایک مادہ سے / کتنی صورت کی کتنی چوپایے
کہتی ہین اس طرح سبب اسکا / مختلف چارپایہ صحرا
پہاندتی ہین سب ایک مادہ پہ / ایک مادہ ہی اور کتنی نر
تب تو ایک ایک عضو بھی اسکا / ہی اونہین کی مشابہ اعضا
صنعت حق سی وہ نہین آگاہ / قدرت حق سی وہ نہین آگاہ
جفت کیا بلکہ اختلاط نہین / فرس و مادہ شتر سی کہین
ہان اگر ہون مشابہ خلقت / جفت ہونی کی اونکی ہی صورت
گھوڑی پر جب دراز گوش چڑہا / استران دونون سے ہوا پیدا
ایسی حیوان اگر نکلتا ہے / انہین کی شکل پر نکلتا ہے
بلکہ مجموع تن مین وہ بچہ / اونہین دونونکی شکل کا ہوگا
دم مین مثل اوسکا ہی گوش مین ہے / برزخ اسپ و دراز گوش مین ہے
اس سی حال زراف ہے پیدا / کبھی حیوانون سی نہین نکلا
تا دلالت کری وہ لوگون کو / قدرت کاملہ سے دیکھو
یہ بھی جانین کہ خالق اس کا / ایک ہی چاہی جو کری پیدا
جو دکھاتی وہ نادر قدرت کا / مستغرق ہون ایک کی اعضا
ہی مشیت وہان ارادت مین / عجز اوسکو نہین ہی قدرت مین
منشا و مولد اوسکا صحرا ہے / سب چراگاہ بھی مہیا ہی
مثل بہشت وہ حبش پاتا ہے / ثمر و برگ و بار پاتا ہے

ہاون سے جب زمین دور رہے / پونہچی پرواز مرغ سی پہلی

غلط عام کا بیان یہ ہے

فرقۂ اک جاہلون کا کہی ایسا / کہتی ہین سمع یون ہوا پیدا
حمل سبکی مقاربت سی ہا / ایسا حیوان یون ہوا پیدا
چشمی پرا کی جمع ہوتی ہین / پیاسی کہبر کی جمع ہوتی ہین
جفت ہوتی ہین جب وہ نا معدود / ہوتا ہی ایسی جانور کا وجود
قائل اس بات کی ہین غفلت سے / ہین یہ بیہودہ گو جہالت سے
یعنی حیوانون مین کوئی اصلا / جفت ناجنس سی نہین ہوتا
اونٹ ہوتا نہین ہے گاوی سی جفت / کب ہوا شیر نیل گای سی جفت
دیکھ جیسی دراز گوش کا نر / پہاند پڑتا ہی کہوڑی پر گہتر
گرگ کفتار پر اگر پہاندا / سمع اون دونونسی ہوا پیدا
نہین مثل زراف پر اصلا / کئی حیوانون کی کئی اعضا
تن و پیکر مین جس طرح استر / دم و سم گوش و سر مین ہی تا سر
بولتی ہین جو ہی شبیہ فرس / ہی صدای دراز گوش و فرس
بلکہ خلقت مین ہی عجائب ایسے / قدرت خالق عجائب ایسے
کون تم سی میری قدرت سے / کون باہر ہی میری قدرت سے
چاہی عضو دواب نا معدود / ایک حیوان مین کری موجود
جسکو چاہی بڑہائی خلقت مین / جسکو چاہی گھٹائی فطرت مین
خلقت سمع مین وہ راحتی ان / سن لی وجہ درازی گردن
یعنی گردن اگر نہ وہ پاتا / کیا درخت بلند سی کہاتا

حکمت خلق شطر نبوز ہے

ای مفضل ذرا تامل کر / تکیه بی انتہا تامل کر

سر و رو دست و سینه میمون / مثل اعضا کی کتنی عضو درون

درک و فہم اوسکو دی حق نی / ہی اشاری ہین اپنی مالک کی

اس طرح کی جو اوسکی خلقت ہی / اس مین خلاق کی یہ حکمت ہی

اپنی خلقت مین پہر کری تمیز / دیکہلی صنعت خدای عزیز

ساری حیوانوں سی کیا ممتاز / دابونسی یہ ہو کیا ممتاز

طور حیوانوں کی طرح ہوتی / اور حیوانوں کی طرح ہوتی

عقل سی کام حمد کا لیلی / جلد انجام حمد کا لیلے

انہیں چیزوں سی وہ ہوا ممتاز / آدمی سی انہوں کیا ممتاز

دم و موی بدن کی ساتھ خدا / عقل و نطق آدمی کی ہی دیتا

آدمی مدرک حقایق ہی / نطق پایا ہی اس سے فائق ہی

اور دیکہ ای مفضل دیندار / لطف خلاق عالم اسرار

پشم سی بال سی چہپایا بدن / ریخ جاڑی کا تا نہ پای بدن

کتنی دیکہا شگافته سم ہین / کتنی اک ناشگافته سم ہین

اونگلیاں اور انہیں ناخن ملی / پنبه و پشم کاتی جس سی

تب تو خالق نی کسوت حیوان / کی ہی ہمزاد خلقت حیوان

نہ ہو حاجت لباس کی انہیں / فکر تبدیل رخت ہی کرین

ہوشمندی او نہیں عطا کی ہی / خود پسند او نہیں عطا کی کیا

اس طرح کی دی جو شغل نہین / اس مین کچھ ہین کتنی مصلحتین

جو ہین ممنوع جو مضر عباد / نہ ہون اون سب سے اس طرح کی نہ

کرمیان ہون کہ کوئی کار اہم / دودرزن سی کرین لباس بدم

دیکہ تدبیر خلقت میمون / مثل انسان ہی صورت میمون

مثل اعضای آدمی ہین سب / خوب دیکہو تو ویسی ہی ہین سب

آدمی کا مقلد حرکت / مثل انسان ہی خلقت و خصلت

دیکہکر اوسکو آدمی سمجہی / کہ یہ پیدا ہوا ہی آپ سی

عقل ہی دی حکیم صانع نی / نطق بخشا قدیم صانع نی

جو نہ کرتا جدا انہیں گویا / پاتی فقدان نفس ناطقه کا

چاہیی اسکو دیکہکر انسان / کری انعام حق کا شکر بیان

باوجود دیکہ جسم میمون مین / کچہ سوا آدمی سی ہین چیزین

لی دم اوسکو اور موی بدن / جس سی پوشیده ہی سب اوسکا تن

نوع انسان مین ہوتا وہ شامل / نوع انسان مین ہوتا وہ داخل

حکمت خلق موی و سم کا بیان

دیکہ تشریف موی حیوانات / چشم رحمت ہی سوی حیوانات

بال جاڑو نہین تن کی حافظ ہین / اور آفات سی محافظ ہین

سم ہین بہر حفاظت کف پا / حافظ خار و کسوت کف پا

بنتی یہ کس طرح لباس انہا / نعل کی کفش کی ہی حاجت کیا

جبین جب تک ہی لباس ہی / انکی آرام کا اساس ہی

آدمی کو تو اوسنی ہین عطا / انگلیاں لنبی اور دست دیا

کہ بنائین لباس و رخت بدن / نہیں خلقت کی ساتھ کسوت تن

مصلحت پہلی ہی سی ای عاقل / فسق و لہو و لعب سی ہون غافل

دوسری مصلحت ہو آگاہ / دیدہ غور سی کر اسکو نگاہ

ہو جدا انکی نہ سر [illegible] / پہنیں پوشاک تا نہ ہون شاکی

اونکوان صورتو نہین راحت ہے — رحت ہو جز وین قباحت ہی
کفش ہو موزہ ہو کہ عمامہ — پاپجامہ وہ پہنین یا جامہ
کہو نہین تجہسی مصلحت جو ہتی — اس مین رکہی معاش خلقت ہے
کتنی اک کاتتی ہین جلتی ہین — کہین درزی لباس سیلتی ہین
کفشگر کفش پا بناتی ہین — موزہ ساز اپنا فن دکہاتی ہین
یونہین تحصیل مال کرتی ہین — صرف قوت عیال کرتی ہین
کون اونکی بنای موزہ و کفش — پاؤن ہین سم بجای موزہ و کفش
فکر کر اپنی مفضل خوش ذات — دیکہ اس خلقت عجیب کی بات
جب ہے اوقت موت کا معلوم — ہوتی ہین آدمی سی نامعلوم
اور اگر یہ نہین تو پہر ہی کہان — میتہ چارپایہ و مرغان
اور انکی سوا بہت حیوان — کسی کی میتہ کا نہین ہے نشان
کہیں انسان ہے جو انکو سوا — جہوٹ اس بات مین نہین اصلا
ہرنونکی باکثرت تو گسفندونکی غول — پہرتی ہین دشت دشت ڈانوان ڈول
شیر و گرگ و پلنگ یا کفتار — سب ہی ایسی کئی کرور ہزار
ایک شمہ سنا درندونکا — تہوڑا سا حال سن پرندونکا
انکا میتا نظر نہین آتا — انکا جیفا نظر نہین آتا
جتنی ہین کوہ و دشت مین حیوان — باقی ہین اپنی موتکی جو زیان
وہ کنارہ اگر نکر جائین — مردون سی سطح دشت بہر جائین
دفن اموات پر نظر کر تو — اس نئی بات پر نظر کر تو
دفن سی کب یہ خلق محرم تہی — اون دنون ابتدای عالم تہی
مارکر خاک مین چہپا ڈالا — یونہین قابیل نی بہی [illegible]

تیسری مصلحت بہی تو سن لے — پہنین جب رنگ رنگ کی کپڑی
انکی تبدیل کا خیال کرین — خواہش زینت و جمال کرین
کہین تو روئی دہنتی دہنتی ہین — کہین کپڑی جولاہی بنتی ہین
شالین بنتی ہین شالباف اکثر — کہین چہپی ہی چہینٹ [illegible]
مول لیتی ہین لوگ ان سب سے — منتفع ہوتی ہین سب اس ڈہب سے
دیکہ حیوانون نے یہ پای لباس — پر و مو انکو ہین بجای لباس

حال اموات ومرگ جانوران

حق تعالی نی چارپایون کو — دی ہی و نازل سی ایسی [illegible]
آدمی اپنی مردونکو جیسے — دفن کرتی ہین خاک کی نیچی
نہ درندونکی مردی ملتی ہین — نہ گزندونکی مردی ملتی ہین
اور یہ بہی نہین کہ تہی تہوڑی — نظر آدمی سی جا کی سی چہپی
نہین دیکہا ہی تو نی صحرا مین — نہین دیکہا جبال دنیا مین
کاو کوہی کہین بز وحشی — اور اصناف وحش کی گنتی
زیر و پہنای ارض کی حشرات — اور بالای ارض کی حشرات
زاغ بط قرقرا کبوتر قاز — تر ہی شکرہ باشہ بہری باز
گر اس طرح پاتی ہین میتا — کسی صیاد نی شکار کیا
جای پنہان مین جاکی چہپتی ہین — موت کا وقت پاکی چہپتی ہین
متعفن ہو بو سے بد ہے ہوا — آدمی ہون مریض آفت وبا
دیکہ تو قدرت خدای جلیل — جبکہ قابیل سی مرا ہابیل
حکم خالق سی مرغ آئی دو — ایک نی مار ڈالا دوسری کو
حق تعالی نی کسطرح یہ بات — کی ہی مجبول طبع حیوانات

اس لیے ہے یہ خوبی حیوانات
لوہی منبتہ سے خلق پائی نجات

اے مفضل تو چشم دل سے دیکھ
قدرت ایزدی کی نقشے دیکھ

رہ عقل و صلاح ظاہر کے
راہ لطف و فلاح ظاہر کی

وہ تفکر سے کچھ نہیں آگاہ
وہ تدبر سے کچھ نہیں آگاہ

خلق پر جتنی اوسکی حکمت ہے
یہ علی قدر قابلیت ہے

رنج و فرط عطش وہ سہتی ہیں
پانی پینے سے باز رہتی ہیں

لقمہ اژدہا ہی خاک نہ ہوں
کہیں اوس زہر سے ہلاک نہ ہوں

اور پانی ذرا نہیں پیتے
پیاس میں بیٹھے رہتے ہیں جیتے

دیکھ تو اوس حکیم کی قدرت
جسنے دی ہے بہیم کو عادت

کوئی شرب آب مرتا ہے
خوف اوسکی ضرر سے کرتا ہے

ہو مضر کی جو اسقدر خواہش
نہ کریں وہ کبھی غم کاوش

حال روباہ کا بیان ہے

جسکو طعمہ اوسے نہیں ملتا
یون چھپاتی ہے وہ مکر اپنا

جب پرندے اودہر گذرتی ہیں
مردہ اوسکو خیال کرتی ہیں

تب وہ روباہ جست بھرتی ہے
اون پرندونکو صید کرتی ہے

لطف سے اوسکو یہ نصیب کیا
صید کرنیکا زور اوسے نہ دیا

یعنی روباہ کی توانائی
مثل شیر و پلنگ کب پائی

دی ہے از روئے اوسکو دانائی
عوض طاقت و توانائی

حال دلفین کا بیان ہے

ہے بحار عرب کا وہ حیوان
عقل مین ہے غضب کا شیطان

ایک مچھلی ہلاک کرتا ہے
پیٹ مچھلی کا چاک کرتا ہے

حال عقل بہائم دنیا

رکھی کیا زیرکی بہائم مین
جانتی ہین وہ اپنی مصلحتین

اپنی انعام و لطف شامل سے
پرورش سے عطا کی کامل سے

اوسکا مخلوق کوئی نا رہے
بے نصیب اوسکی خوان نعمت سے

جس طرح نوع وحش مین گیندے
سانپ کو کہاکے ہوتی ہین پیاسی

کہ مبادا وہ زہر پانی سے
پہیل کر اونکی جسم مین چہنکے

چشمہ آب کی کنارے پر
بیٹھی فریاد کرتی ہین اکثر

چیختی ہین گوزن تشنہ جو
پیاس مین چین کب ہے اونکو

پیاس ایسی ہوا اور صبر کرے
جانور اختیار جبر کرے

آدمی مین تمیز کامل ہے
رتبہ عقل اوسکو حاصل ہے

سو طرح کا اگر ہو خوف ضرر
نہ رکے اپنی خواہشون سے بشر

حال روباہ تجھسے کہتا ہون
صنع اسد تجھسے کہتا ہون

مردے کیطرح لیٹ جاتی ہے
سانس سے پیٹ وہ پہولاتی ہے

طمع اکل گوشت سے اکثر
بیٹھ جاتی ہین اوسکے جسے پر

جس غذا ہی اوسے پرورش ہے
کیا محتاج اور عقل نہ دی

بس وہ مشغول اس شکار کی ہے
طبع مجبول اس شکار کی ہے

طاقت ایسی کہان ملی ہے اوسے
صید پر مثل شیر زور کرے

مکر و صبر و سکوت کرتی ہے
یون نہین تحصیل قوت کرتی ہے

کرون تجھسے حکایت دلفین
دیکھ کید و فطانت دلفین

اوسکو پانی مین جب ہے منظور
کہانی کی واسطے شکار طیور

اوسکو کرتا ہے وہ آب عیان
نیچے مچھلی کی ہوتا ہے پنہان

ہی خدا سی بکرا وہنیں الہام | کرتی ہین اپنی مصلحت کی کام

اس جگہ ہی بیان شیر مگس

دوسرا بہی بتادون اسکا نام | کہ ہی شیر مگس بان عام
دیکہ لیتا ہی جب کوئی مکہی | آکی اوسکی قریب بیٹہ گئی
اور رہتا نہیں ہی جز بدہ جو | تاکہ وہ مطمئن ہو غافل ہو
جب پہونچتا ہی اوس جگہ جا کے | کہ اوسی ایک جست مین پا لی
زور سی اوسمین کاڑتا ہی قدم | کہ نہ پاوی نجات ہو بیدم
تب وسی پارہ پارہ کرتا ہی | صید سی اپنا پیٹ بہرتا ہی
اور سن حال عنکبوت ذرا | کہر جو تنتی ہی جال ہی گویا
جالی مین مکہی کو جو پاتی ہی | آپ نزدیک اوسکی جاتی ہی
نقل اسطرح کرتا ہی عالم | چرغ و سگ کی شکار کا عالم
یوہنین سب فکر کار کرتی ہین | سب درندی شکار کرتی ہین
کس طرح اوس حکیم مطلق نی | حیلہ صید اونکو سکہلائی
آدمی ہو جو ساری عمر خراب | نکری یون شکار کی اسباب
کب امور معظمہ کی مثال | ہی امور محقرہ سی محال
احتقار اونکو ہوئی مشتبہ جو | نہین سمجہی جاتی کہ تو
ہی کلام مترجم مرحوم | ہی کلام مجید مین مرقوم
فہم کیا ہی مشابہت جیسے | پشہ سی یا ضعیف سپہ سی
پہر یہ اوس رہنمائی فرمایا | کر مفصل تامل اس مین ذرا
جسم اونکا سبک کیا پیدا | اونکا جثہ سبک کیا پیدا
اور حیوان چار پائی ہین | پاؤن وہ طائرون نے پائی ہین

یہ فقط اوسکا لطف کامل ہی | یہ فقط رحمت اوسکی شامل ہی
دیکہ اس جانور کو غور سی تو | ایسے کہتی ہین اسکو اہل عرب
دیکہ قدرت کہ حق تعالی نی | کیا دیا حیلہ معاش اوسی
تہوڑی دیر اوسکو دیتا ہی مہلت | آپ بنتا ہی مردی کی صورت
حرکت پہر وہ کرتا ہی پہلو | تا کسی طرح وہ نہ ہو ہشیار
کہات وہ پاکی جست کرتا ہی | صید کا بند و بست کرتا ہی
تہامی رہتا ہی اپنی صید کو چہلکت | جب اوسی پاگیا ضعیف و سست

ہوتا ہی حال عنکبوت بیان

ہی شکار مگس کا حال ایسا | کہ چہپاتی ہی سب بدن اپنا
وسیدم اوسکو کاٹ کہاتی ہے | زندگانی کی چاٹ کہاتی ہے
جس طرح عنکبوت و شیر مگس | جال تنتی ہین کرکی ضبط نفس
ان ضعیفونکا حال کر تو نظر | کڑی مین لیتی ہین تامل کر
اور تحصیل رزق ان سب کا | انہیں حیلونمین ان سبہونکو ملا
اور اون چیزونکو حقیر نہ کہن | جنسی عبرت تجہی ہوئی ممکن
کیونکہ اکثر مثال دیتی ہین | جب معانی نفیس لیتی ہین

اب مترجم نی یون بیان کیا

شرم کرتا نہین خدا ہی قدیر | اوس مثل سی جو ہو ضعیف و حقیر

حکمت خلق طائران ہوا

دیکہ جسم پرندگان ہوا | خلقت و طبع طائران ہوا
خلقت اونکی ہدور دو ہم | لطف پرواز تا نہو برہم
پانچ پانچ اونگلیان ہین اور کہو | چار چار اونگلیان ہین اونکی جو

دفع سرگین و بول کی خاطر
جیسی آب بخار چیری کو
دی اونکو خدا نی خلعت یہ
جب مقرر ہوا کہ جو کچھ کہا کے
دانہ یا گوشت جو اوٹھاتا ہی
کٹ چبا کر غذا وہ کھاتا ہی
بیج ثابت براز سے نکلے
ہی مقرر کہ انڈے دیتی ہین یا
اور جیوانو نکی طرح سے بچے
تو انہین بار حمل ہو دشوار
پہر تامل کر ایسی مرغون مین
بعض اونمین جو دیتی ہین انڈے
انڈے کہتی ہین بچی بالونکی
تا کشادہ ہو چینہ دان اونکا
تا غذا سی ہو تربیت پالی
پہر نکالو غذا وہ پوٹے سی
بچون سی کہا ہی فائدا اونکو
کام مان باپ کا یہ کرتی ہین
طبع طائر کو کرتی ہی مجبول
ہی خدای علیم کا یہ لطف
عقل محجوبی ہین پر پہیلانی مین

ایک سوراخ کر دیا ظاہر
صورت سینہ و سفینہ ہو
خلعت ایسی کہ ٹہیک ہین پہن
گوشت یا دانہ نگلی کچھ نہ چبا کے
ثابت اوسکی کلی مین جاتا ہی
اوس حرارت سے پہر پچتا ہی
نہ چبائی تو کیا ہو ہضم اوسے
انڈے اپنی پہ وہ نہین سیتی ہین
حاملہ ہو کی یہ نہین جننے
رہین پرواز کرنی سی بیکار
حکم پرواز ہی ہوا انہین جنہین
اپنی دو ہفتی سیتی ہین انڈے
تا نکل آئین انڈون سی بچے
اوسکا پوٹا بڑہی سدا ہی غذا
زندگی پای تقویت پالی
اوس غذا سی پہر اون بچون کی
فکر انجام کی ہی کیا اونکو
نام مان باپ کا یہ کرتی ہین
ہی غرض پالنی کا ہی معمول
ہی خدای کریم کا یہ لطف
دو ہیلون پہ بیٹھکر دکہاتی ہین

سینہ باریک و تند انکا ہوا
بال و دم مین بنائی پر لمبی
بہرتی ہی جبکہ تن پہ پرون ہوا
دانت اوسکو نہین دئے اصلا
جس حرارت سے بہر گئی پوٹی
جسطرح وہ کہاتا ہی تو اکثر
مرغ دانی نکل کی کہاتی ہین
انڈون سی بچونکو نکالتی ہین
پہر ہی فرزند سی جو جوف شکم
جو جو چبو لی پرندون کو
بچون کیواسطی جو انڈے دین
بعض سیتی ہین تین ہفتی تک
بچہ جب تخم سی نکل آیا
پہر غذا ڈہونڈہ ڈہونڈ لاتی ہین
یہ بتایا ہی کسنی مرغون کو
اس مشقت کی کیون پڑی عادت
آدمی کو ہین لاکہ منفعتین
یہی اسباب سے ہوا معلوم
نہین ہرگز خیال اصل انکو
اہی منفصل تو دیکہ مرغیون
باوجودیکہ تخم پاس نہین

تا مشقت نہ ہو جو چیرن ہوا
ہین وہ آلات اوسکی اوڑنکی
ہوتا ہی اس ہوا مین استادا
چونچ لبہا ہی خشک ہین گویا
بڑہ کی ہی معدہ کی حرارت سے
کہاتی انکو ریگ کچہ اور شبہ
نہ چبائی ہوئی پچاتی ہین
اور اپنی پہ وہ نہین پالتی ہین
اور جب تک جنین ہو محکم
نہین خالی صلاح سے سن لو
سات دن بعض جانور بیٹھتے ہین
مدت انہین سی کم نہین بیشک
پہونکا کرتی ہین اوسکی منہ مین ہوا
اوسکا چارہ اوسی کہلاتی ہین
اپنی پوٹے مین دانی جمع کرو
نہین اہل تفکر و رویت
وہ اعانت کرین وہ عزت دین
قدرت حق قادر قیوم
نہین فکر بقای نسل انکو
انڈے دینی سی جبکہ فرصت ہو
آشنا نونکا کچہ اساس نہین

دانی چننا ہی چہوڑ دیتی ہین
سنہ غذا سی وہ موڑ لیتی ہین

وہ پرو مین سب انڈی لیتی ہین
بچونکی آرزو مین سیتی ہین

بی تفکر ہین ساری یہ باتین
ہین جیلے مین اونکی یہ باتین

ایک آب غلیظ زرد بنا
ایک پانی سفید سی پتلا

پیکی آب سفید پلپلا سے
جبتک انڈی سی وہ نکلتا ہی

حقتعالی نی جبکہ یہ چاہا
محکم اک پوست مین پلی بچا

اس لیی اوسمین کی غذا دا
نکلی جبتک وہ قوت ہو حاصل

اور قلعی کی ایسی بند ہون در
چیز کوئی نہ جاسکی اندر

فکر کر چینہ دان مرغان مین
اور جو کچہ ہوا سقدر نہین

جتنا کہائی کہان سماتا ہی
ایک دانہ اوسمین جاتا ہی

اوسکو جہکنی مین چاہیی مدت
ایسی لالی کہان سی وہ فرصت

ڈر ہی صیاد و نگاہ پرندون کا
خوف ہی جانور درندون کا

کہ وہ ہی سنگدان سی پہلی
کہائی جو کچہ وہ اوسمین جمع کری

پہر بتدریج ساری وہ دانی
جاتی ہین سنگدانمین سن لی

معدہ اس سی غذا کا ہی مسکن
ہو غذا ہضم اور جزو بدن

ہوتی ہین بعض جانور محتاج
کہ غذا کا کیا کرین اخراج

پوٹی سی سب کی سب نکلتی ہین
سنگدانونسی کب نکلتی ہین

ہی مقولا ملاحدہ کا یہ
بی مدبر ہی بود عالم کی

مزج اخلاط ہی سبب اسکا
اور کوئی سبب ہی کب اسکا

سنکی حضرت نی یہ کیا ارشاد
ای مفضل یہ باتین ہین الحاد

رنگ دراج کی پرونکا دیکہ
مور کی تاج کی پرونکا دیکہ

پانی والی ہوتی ہین ناچار
انڈی سیکہی ہین لاکی آخر کار

حق تعالی نی دی ہی یہ عادت
کہ رہی اونکی نسل مین کثرت

سنکی احوال تخم کی عبرت
کہ زیادہ بڑہی تجہی عبرت

بنتا ہی آب زرد سی بچا
ہی وہ آب سفید اوسکی غذا

کر تامل خدا کی قدرت مین
صانع لم یلد کی صنعت مین

پوست ایسا ہو جس مین رخنہ نہو
پہر منفذ کچہ اشتباہ نہو

بی تکلف مثال سن اوسکی
جسطرح قلعی مین ہو قید کوئی

اتنا آذوقہ چاہیی وہ پای
کہ رہائی تک کہا کر جیای

تنگ تر راہ سنگدان ہی تمام
نہین جاتا ہی ایکبار طعام

مرغ اگر دانہ دو دم کہائی
پہلا دانہ جب اوسمین پہونچی

دانی وہ جلد جلد کہاتا ہی
متواتر پڑا اوٹہاتا ہے

اس لیی مشکل تو یہ حق نی
دیا ہی ایک چینہ دان اوسی

وہ جو کچہ جلد جلد کہاتا ہی
سب کا سب بہی اوسمین سماتا ہی

ہاضمہ اقتضای معدہ ہی
سنگدان اوسکو جای معدہ ہے

صنع صانع بیان ہوتا کی
اور بہی نفع چینہ دان مین ہے

کہا کی دانہ کہلاتی بچون کو
اپنی منہ سی بہراتین بچون کو

سنکی یہ سب کہا مفضل نی
ای مری شاہ پیشوا میری

وہ گمان اسطرح کا کرتی ہین
وہ بیان اسطرح کا کرتی ہین

ہین مقادیر کی جو مخلوقات
بی مقدر یہ ہوتی ہین ذرات

رنگ آمیزیان یہ بوقلمون
پر طاوس کی درون و برون

شکلین ہر طرحکی برابر ہین
رنگ وصف بیان سی باہر ہین

جتنی نقاش بے بدل گذری ۔ کھینچین ہین وہ ایسی نکونکی
کون سی طبع بی شعور کی اصل ۔ مزج اخلاط کردیا بی فصل
کسکی فہم و شعور مین آیا ۔ جو خدا سی ظہور مین آیا
طائرونکی پرونکو دیکہ ذرا ۔ انکو آپس مین کیا رسی بٹا
پردے ہین یون بہی ہوئی باہم ۔ کہ ذرا کہولنی سی ہون برہم
دیکہ تو مرغ جب ہے اپنی اوڑتے ہین ۔ ردو کبی ہین تہ پر ہوا مین انہین
ہین وہ مضبوط اور محکم تر ۔ اوسکی دونون طرف بنی ہین تنگ
پہر مجوف اوسی بنایا ہی ۔ جب ہوا جوف بوجہ پہر کیا ہی
ای مفضل وہ مرغ بہی دیکہی ۔ پاؤن جن طائرونکی ہین لنبی
یہ سبب ہے کہ اکثر اوقات ۔ پانی مین بیٹہتی ہین جو کہ آ
چہرتی ہین اوسکی کہات جس آن ۔ قابل طعمہ پانی کی حیوان
وہ اگر پاؤن مختصر پاتا ۔ جب قدم اوٹہتی پانی ہلجاتا
پاؤن اسواسطی ملی لنبی ۔ کہ وہ اپنی شکار کو پاتی
ملی جس جانور کو پای دراز ۔ لنبی گردن سے وہ بہی سرافراز
لنبی گردن اگر نہ وہ پاتا ۔ دانی کیونکر زمین سے کہاتا
رزق اوٹہانا ہو سہل تر اوسکو ۔ دانی کہانا ہو سہل تر اوسکو
غور سی کر نظر سو کنجشک ۔ دیکہ ای باخبر سو کنجشک
کس طرح روز قوت کہاتی ہین ۔ کس طرح روزی اپنی پاتی ہین
بلکہ پاتی ہین سب طرح تلاش ۔ صبح سی کرتی ہین تلاش معاش
حمد اوس رازق توانا کا ۔ شکر اوس خالق برایا کا
تہ تو ہی پی تلاش اسی ملتا ۔ نہ مہیا ہی ایک جا سامان

عجز و تقصیر کی ہوئی ہین مقر ۔ صنع تقدیر کی ہوئی ہین مقر
ہی یہ تقدیر سب مقدر کی ۔ ہی یہ تاثیر سب موثر کی
اوس سے ہی برتر و بلند خدا ۔ سجدون ظالمون نی جتنا کہا
حیرتی ہین خیال و وہم گمان ۔ پر بہی ہر ایک بافنی کا تہان
نہین ہوتی جدا وہ آپس سے ۔ جبتک اونکو ہوا جدا انکی
صنعت ادراک اون وہ نہین ہی ۔ کاتہ دم سیخ اونکین کہی ہی
سختی اسواسطی ملی ہی اونکی ۔ اونچی اونکو وہ راست سی دہی
تا نہ ہو طائرونکو بوجہ اونکا ۔ نہ ہو پرواز مین فساد ذرا
تو نی صنعت کا راز پہچانا ۔ نفع پای دراز پہچانا
جسم پای دراز سی اون کا ۔ رہتا ہی سطح آب سی اونچا
پاؤن کو کہات سے اوٹہاتا ۔ اسطرح اوسکی پاس جاتا ہی
ہوتا پانی سی جلد پیٹ اوسکا ۔ اور اوسکا شکار رم کرتا
اوس سی قدرت خدا کی قدیر ۔ دیکہ صنع طیور مین تو بیر
اس لیی دی ہی ایسی گردن اوسی ۔ اپنا طعمہ زمین سی چن لی
پہر کبہی اس دراز گردن پہ ۔ جہیچ لنبی ملی ہی کر تو نظر
دیکہی جو جزو خلقت حیوان ۔ پائی تو حکمت خدای جہان
اوسکی مانند اور جتنی ہین ۔ کسطرح پہر قوت اونکی ہین
یہ نہین ہے کہ قوت ان سکا ۔ ہو مہیا ہی و مجتمع یکجا
یونہین حیوان خلقت انسان ۔ طلب رزق مین ہین سرگردان
جس کا جتنا کیا مقدر رزق ۔ اوسنی پایا ہی مقرر رزق
اس مین توق کی فلاح نہین ۔ پائین رزق اسطرح صلاح نہین

وہ خلاف طیور اوڑی شگو   ہی غذا جانور ہوا ہین جو
حکم تقدیر رب ہی باطل ہی   بی گمان وہ سبب باطل ہی
نہین ممکن کسی طرح جاشا   بول وغائط ہوا سی ہون پیدا
یہ چبا کر جو کچہ نہین کہاتا   دانت گو باعث ہوئی پیدا
خلقت شپرک کی مصلحتین   طائر مشترک کی مصلحتین
فضلۂ شپرک جو ہوتا ہے   جزو اعمال وادویہ کا ہے
اسکی ہونی سی یہ ہوا ظاہر   خلق انواع پہ وہ ہی قادر
خلقت ابن ہزہ دیکہ ذرا   کہ وہ چڑیا سی ہی بہت چہوٹا
آشیانی سی جب ہوئی وہ جست   دیتی انڈہ ہی بموجب عادت
آشیانی کی پاس منہ کہولی   چاہتا ہی کہ نگلی سب بچے
کوکہرو پہ نظر پڑی ناگاہ   ہوا الہام حق سی وہ آگاہ
حلق مین کوکہرو چہپا جا کر   رہگیا اضطراب دل پاکر
اوسکو بی خلاف مار لیا   سانپ کو اوسنی صاف مار لیا
ہم جو اوس بات کی ندیتی خبر   بہید کہلتا یہ کس طرح تجہپر
ایسا مرغ ضعیف یہ تدبیر   جثہ ایسا نحیف یہ تدبیر
اوس پرندی نے کس سی پائی حواس   ایسی جو سانپ کے اوڑائی حواس
سیکڑون جزو مین ہین منفعتین   سب سے کہاتے ہین یہ مصلحتین

حکمت خلقت ذباب عسل

مگس شہد کا تو دیکہ انبوہ   مجتمع ہوتی ہین گروہ گروہ
کیا منافع ہین کیا حلاوت ہے   کیا غرابت ہی کیا لطافت ہے
ایسی نافہمی ہون ایسی کام   یہ خدا کی طرف سی ہی الہام

بعض لوگون کو ہی گمان یہ ہے   نہین غیر ہوا غذا اسکے
صاف ہی وجہ اول بطلان   بول و غائط ہی صورت انسان
دوسرا یہ سبب کہ خالق نے   کیا چبانی کو اوسکو دانت دیے
باوجودیکہ جو ہوا پیدا   کچہ نہ کچہ کام کو ہوا پیدا
ہی ضروری کہ لوگ سب جانین   تا عنایات صنع رب جانین
شپرک اعظم مصالح ہے   اسکی ہستی کا لطف واضح ہے
جسطرح چاہی جو کری پیدا   جیسا منظور ہو کری پیدا
قصد جو انڈی پی پہ باندہا   کہو سلا شاخ نخل پہ باندہا
ایکدن جا پڑی جو اوسکی نگاہ   دیکہا آتا ہی ایک مار سیاہ
ہوگیا بیقرار دیکہ کی حال   ہوئی دفع ضرر کی فکر کمال
چونچ مین دانہ کوکہرو کا لیا   دہن مار مین وہ ڈال دیا
گر پڑا خاک پہ درخت سے سانپ   مرگیا اوسکی بین بخت سی سانپ
پہلے سرہان یہ فرمایا   آپ لی بعد ازان یہ فرمایا
کہ خسک سی یہ نفع اعظم ہی   پہر عبرت یہ بات کیا کم ہے
اسطرح کا یہ جانور چہوٹا   اور اوسی سے یہ نکلی کام بڑا
ٹہہری اتنی نہ تاب تن مین ہے   حسرت مار من کی من مین ہے
پاکری امتحان تب جانے   کسطرح کوئی بی سبب جانی
مگس شہد مین تفکر کر   اسکی تدبیر مین تدبر کر
کیا مزی شہد کی دکہائی ہین   کیا بنا چہتی کی بنائی ہین
باوجودیکہ خود نہین سے ادراک   نیک و بد مین نہین تمیز خاک
طبع زنبور کو کیا مجبول   کام اوسکا نہین ہے کوئی فضول

کارنی مصلحت تو ہم ہی   یہ فقط بحر نفع مردم ہی
دیکہ تو خلقت ملخ بہی ذرا   اسکی خلقت مین صنعتو ہرا
پائی ہی اوسنی کیا تو انائی   ہی بشر سی سوا توانائی
جسطرف وہ ملخ کی فوج جائی   دشت انسان کی اوڑائی
صاحب حکم و صاحب تدبیر   اپنی لشکر کا لیکی جم غفیر
کیا نہین ہین یہ دلائل قدرت   کیا نہین ہین یہ فضائل قدرت
کر نظر اے مفضل انکی طرف   کر ذرا فکر اے کمسل انکی طرف
ان سی بہرتی ہین کوہ و دشت و جبل   بہرتی ہین شہر و قریہ و جنگل
تو بہ تو ایسی ہین اگر انکو   ابر دیکہی تو پانی پانی ہو
متفق ہوتی ملکہ سب خلقت   انکی صنعت مین کرتی جو سعیت
ممتنع تہا کہ سب بنا سکتی   عشر اعشار کب بنا سکتی
کیا بشر کنہ ذات حق پائی   جب نہ کنہ صفات حق پائی
اوس سی باہر نہین کوئی ممکن   کب ہو واجب کا مدعی ممکن
قدرت حق ہی بی حساب و شمار   کسکی طاقت جو کرسکی انکار
خلقت ماہیان دریا دیکہ   ان عجائب کا ہی تماشا دیکہ
نکئی پاون اسلئی پیدا   کہ وہ چلتی نہین کبہی رستا
نہ دیا پہیپہڑا اسی ہی وہ نہین   کہ نفس پانی مین کہینچ سکین
کشتیان جیسی لو کہیتی ہین   دونون اندر وسی کا لیتی ہین
وصل اوسکی پسلی ہین   تن سی پیوستہ اوسکی چہلکی ہین
یہ بصارت سبب ضعف اوسکی   ہوتا ہی مانع نگہ پانی
یہ قوی شامہ نہ پائی اگر   رزق کب پائی وہ ضعیف نظر

حکمت خلقت ملخ سینی

کتنی اوسکی ضعیف ہین اعضا   کیا لطیف و نحیف ہین اعضا
خلقت اوسکی ضعیف ہی ایسی   کثرت انسان ہی زیادہ ہی
جو کوئی بادشاہ ذی شوکت   صاحب تخت و صاحب سطوت
شہر و باغ آفت ملخ سی بچائی   دور کرنی مین انکی گہبرا جائی
ضعف خلق جسطرف جائین   دفع مین جو قوی ہین گہبرائین
انکو جس شہر کی لی رخصت   سیل کیطرح کرتی ہین حرکت
اتنی افراط سی یہ آتی ہین   نور مہر فلک چہپاتی ہین
جو بنا تا نہین کوئی صانع   ہوتا اسباب صنع کا جامع
کرتی محنت اگر کرورون سال   پاتی فرصت بشر کرورون سال
صنعت خاص پر گواہ یہ ہین   ذرہ قدرت اللہ یہ ہین
تو اسی بات سی کر استدلال   دیکہ تدبیر ایزد متعال
جسکو دیکہا اوسکی صنعت ہی   جسکو پایا اوسکی قدرت ہی

حکمت خلق ماہیان چہار

ہین جدا ان چہلیون کی عضو   جو مناسب ہوئی وہ پائی عضو
پانی مین کہر بنا دیا انکو   کچہ نہین احتیاج پاؤن کو
عوض پا بنا دیی دو پر   پہلوون مین [illegible]
پر وسی دو رہی ہین   جیسی اندر سی چلتی ہی پا
حلقہ ہای زرہ کی صورت ہین   حافظ جسم آب و آفت ہین
قوت شامہ اوسی دی ہی   دور سی بو سی طعمہ پاتی ہی
دہن و گوش کی ہین منفذ ایک   مخرج آب و ماخذ ایک

منہ جو پانی سی وہ بہولاتی ہے ۔ کانوں کی راہ سی گراتی ہے
دیکہ اللہ کی ذرا صنعت ۔ نسل ماہی کی کیا ہی ہی کثرت
کن سکی کیا کوئی فراست سی ۔ نہیں ہوتا شمار کثرت سی
جانور کی ہزاروں ہیں اقسام ۔ مچھلیاں کہاتی ہین بجای طعام
بیٹھتی ہین کنار آب اکثر ۔ مچھلیاں اونکو آتی ہین جو نظر
کیا بشر کیا درندہ کیا طائر ۔ صید ماہی سی کون ہی قاصر
جب یہ ٹہہرین غذای حیوانات ۔ ہوئین پیدا برای حیوانات
ہوئی صانع کی خواہش یہ ہر ۔ نکلین ہر بطن سی کثیر کثیر
اور منظور تجکو ہو یہ بہی ۔ علم انسان کی جانی کو یہی
مچھلیاں دیکہ اور حیوانات ۔ کہ جو پانی مین رہتی ہین دن رات
کتنی اصناف انکی جاتی ہین ۔ کس سی حصر و شمار پاتی ہین

خلق قرمز کی صنع کا بھی بیان

بات رنگین یہ ملی ہی سگی ۔ اوس سی سیکہی ہین لوگ صناعی
بہر گیا ساری منہ مین اوسکا لہو ۔ ہوئی رنگین جلد ظاہر رو
رنگتین اوسکی سی شروع ہوئین ۔ رنگ آمیزیان شروع ہوئین
یونہین پیدا ہوئی ہین مثبت عادت ۔ ایسی چیزین ہین اصل مخبر حقا
دفعتاً آگیا نماز کا وقت ۔ یعنی طاعات بی نیاز کا وقت
کیا ارشاد صبحدم آنا ۔ رکہو یہ یاد صبحدم آنا
شیخ تہا بہت بہت مسرور ۔ ہوئی حاصل مسرت موفور
کچہ عجب شان کی مسرت تہی ۔ اونکی فیضان کی مسرت تہی
وصف کرتا تہا حق تعالیٰ کا ۔ شکر تہا خالق توانا کا

اوسکی آرام کا یہ شغل بنا ۔ مرغ کہاتی ہین جس طرح سی ہوا
بی نہایت ہین پیٹ مین انڈی ۔ لاکہون بچی ہی ہین انہین انڈی
سبب افراط کا سناتا ہون ۔ لطف سر نہان بتاتا ہون
تا بہ حدی کہ کچہ درندی ہین ۔ جنگلون ہین جو بود و باش اونکی ہے
بی تکلف شکار کرتی ہین ۔ ہو کہ بین اپنا پیٹ بہرتی ہین
جنس ناجنس سبکو پاتی ہین ۔ مچھلیاں مچھلیوں کو کہاتی ہین
اور حیوانوں سی جو کم ہوتین ۔ نہ برابر وہ باہم ہوتین
تو جو چاہی کہ ہو نمود و عیان ۔ وسعت حکمت خدای جہان
چشم عبرت سی دیکہ سوی بحار ۔ ہی ہر اک قطرہ آب روی بحار
صدف و لطف گوہر و مرجان ۔ کیسی ہین پانی مین صنعتین ہین عیان
مگر اونی کہ جنسی کام پڑی ۔ سکو محسوس اوس قدر ہوگی
قرمز اصناف کرم مین ہی ایک ۔ ساکن بحر وہ بہی ہی شی ایک
ایک کتا گیا لب دریا ۔ اوسنی قرمز کا گوشت کچہ کہایا
لوگون نی منہ جو کتی کا دیکہا ۔ سب نی اوس رنگ کو پسند کیا
اور اسکی نظیر ہین لاکہون ۔ یاد انسان کو کہان تک ہون
مفصل نی پہر بیان کیا ۔ جب کلام اس مقام پہ پہنچا
عالم علم باطن و ظاہر ۔ اوٹہی فوراً نماز کی خاطر
اپنی گہر مین چلا بصد شادی ۔ بی خطر مین چلا بصد شادی
کیا عجائب سی تہی ہولاسی ۔ کیا غرائب سی تہی ہولاسی
یہ جو پائی تہی نعمت عظمیٰ ۔ ہاتہ آئی تہی نعمت عظمیٰ
تا سحر مین سرور سی سویا ۔ رات بہر مین سرور سی سویا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوتی ہی مجلس سوم آغاز

دوسری نظم پہ چلی مجلس
اب مین لکھتا ہون تیسری مجلس
کہتا ہی یون مفصل دلبند
تیسری دن کی صبحکو دلدار

دوڑا مین کیا حضور امام
پائی پابوسی امام انام
جب وہ شاہنشہ عرب بیٹھا
مین دو زانو بصد ادب بیٹھا

فرط عیش و فرح سی فرمایا
آپ نی اسطرح بیان کیا
حمد و شکر اوس خدا کو زیبا
اپنی بندوں مین جسنی ہمکو چنا

کیا حاکم ہمین کو عالم پہ
نہ دیا اور کو شرف ہم پہ
معرفت ہمکو اپنی علم سی دی
تقویت ہمکو اپنی حلم سی دی

ہمسی دوری جو اختیار کری
پاس اپنی بلا لی دوزخ اوسکی
ہر سخن نخل رہنمائی ہی
اسکی جس جس نی چہاون پائی ہی

اوسکا ملجا ہی گلشن جنت
اوسکا ماوا ہی گلشن جنت
ابھی مفصل کیا بیان و عیان
سبب لطف خلقت انسان

اور جو کچہ کہ حق تعالی نی
پھر موجود بود خلقت سی
تا دم مرگ و انتہای فنا
تا فنای قیامت کبری

حال جو کچہ گذر گیا اوس پر
لطف تصویر شکل و جسم بشر
وہ بہ تفصیل سب کہا تبھی
مختفی کچہ نہین رہا تجسی

جو عجائب ہین اوسکی حکمت کی
جو غرائب ہین اوسکی قدرت کی
خلق انسان مین خلق حیوان مین
صورت و سیرت و تن و جان مین

اب کہون ما و صنعتین تجسی
حق تعالی کی قدرتین تجسی
ہین نشان صنایع قیوم
آسمان آفتاب ماہ و نجوم

دیکہ افلاک و سبعہ دوار
دیکہ تو صبح و شام و لیل و نہار
فصل سرما و موسم گرما
بادہای مہیب ہوش ربا

چار عنصر کی دیکہ ملنی کو
آب و خاک و آتش و ہوا ہین جو
لطف باران فقط کہون کیا مین
سنگہا مین کوہ مین معادن مین

تو نباتات دیکھ اور اشجار
اور جو اون مین ہین گل و اثمار

فکر کر رنگ آسمان مین ذرا
ہین مصور کی صنعتین کیا کیا

تربیت اس سے ہی بصارت کو
تقویت اس سے ہی بصارت کو

دیکھی ایسی کبود چیزون کو
کہ سبہین تیرگی کی مائل جو

اوس لغار کبود کو دیکھے
جو بہرا ہو تمام پانی سے

کس طرح رنگ آسمان ہے کبود
اس طرح رنگ آسمان ہے کبود

پڑی انسان کی ہر اک نظر
پر بصارت کو کچہ نہ پوہنچی ضرر

تو جو دیکھی خدا کی حکمت کو
صانع بی بدل کی صنعت کو

سب مین ہی حکمت خدا ظاہر
سب مین ہی صنعت خدا ظاہر

بی بصارت تفکر اسمین کرین
ساری ملحد تدبر اسمین کرین

ہی عجائب دوام لیل و نہار
دیکھ لطف قیام لیل و نہار

کسطرح کرتی لوگ سعی و تلاش
ہوتی برباد سب امور معاش

تیرگی سب کو بار ہو جاتی
زندگی ناگوار ہو جاتے

کہ مفاد طلوع مہر اکثر
صاف خورشید سی ہی روشن تر

دیکھ حال غروب شمس ذرا
ہین ہزارون منافع ای دانا

عیش و راحت کے ہین سبہی محتاج
استراحت کے ہین سبہی محتاج

قوت ہاضمہ قیام کری
فکر ہضم طعام شام کری

دن ہمیشہ اگر رہا کرتا
محنتین آدمی کیا کرتا

کہ بلاشبہہ لوگ ہین اکثر
مستعد مال جمع کرنی پہ

متصل ایسی کام کرتی حریص
کام اپنی تمام کرتی مریض

دہوپ اگر شام کو نہ ڈہلجاتی
پہر تو ساری ہین جلجاتی

عبرتین لاکہون اسمین ظاہر ہین
صنعتین لاکہون اسمین ظاہر ہین

رنگ گردون جو یہ نمایان ہے
تو موافق ترین الوان ہے

ہی طبیبون کا قول اسپر دال
کہ ہو جسکی بصر مین ضعف کمال

بلکہ تہوڑی طبیبونکا ہی کلام
پوہنچی جسکی بصر مین کند تمام

پس تفکر کرا ہی مفصل تو
کچہ تدبر کرا ہی مفصل تو

حکمت حق کا رنگ شامل ہی
یہ سیاہی سی صاف مائل ہی

حکما جتنی گذری ہین دانا
تجربون سے اونہون نے جو جانا

تجربون کی موافق آئی نظر
حکمتون کی مطابق آئی نظر

چاہیی سب یہ حقیقت لین
اہل عبرت اسی سی عبرت لین

فکر کر ای مفصل اس مین خوب
دیکھ خورشید کا طلوع و غروب

نہ نکلتا جو آفتاب کبہی
ہوتی باطل امور خلق سبہی

رہتی دنیا ہمیشہ تیرہ و تار
پہر نہ پاتی یہ لطف عیش نہار

ہین مصالح بہت عیان اسمین
نہین کچہ حاجت بیان اسمین

اس جگہ ہی غروب شمس کا حال

ہی غروب آفتاب اگر ہوتا
رنج لوگون کو بیشتر ہوتا

نکلتی تا ماندگی سی انکی بدن
پاتین قوت حواس مرد و زن

ہاضمی مین نہ ہو فتور ذرا
پوہنچی سبکی غذا سو اعضا

حرص سی آتین ہو لادیتی
جسم کو آدمی کہلا دیتی

رات کی تیرگی نہ آتی اگر
محنتون سے نہ باز رہتی بشر

آمد شب کا فائدہ سن اور
ہی یہ نکتہ مقام فکر و غور

کبہی روئیدگی نہ پاتی نبات
ہوتی ضایع تمام حیوانات

ہین یہ ہی حکمت خدای قدیر
جو امور انام کا ہی خبیر

اسطرح اوس جدائی ٹہرایا
حکمت پاک کو یہی بہایا

رہی خورشید کو طلوع و غروب
ہی نظام جہان کا یہ اسلوب

سب جلاتی ہین جسطرح چراغ
باریاتی ہین جسطرح یہ چراغ

جب وہ کاہو سی پاتی ہین فرصت
تب چراغونکو کرتی ہین رخصت

سبب یہ ہر نظام عالم ہے
سبب نظام عالم ہے

گردش مہر مین تفکر کر
اسکے پست و بلند پہ ہو نظر

اسکے تاثیر سی تو ہو ماہر
چار فصلین ہین مختلف ظاہر

اوس مین سب کی ہی عیان تدبیر
حبذا قدرت حکیم قدیر

آتی جاڑا جو جاتی ہی گرمی
داخل باطن مین پاتی ہی گرمی

تا نبات و شجر مین ای دانا
مادّی میوونکی ہون سب پیدا

جب حرارت ہوا مین آتی ہی
گو کثافت ہوا مین آتی ہی

مینہ کی سامان کرتی ہی پیدا
اور باران کرتی ہی پیدا

جسم جاندار ہوتی ہین محکم
قوتین پاتی ہین بوجہ اتم

فصل سرما مین جب نبات و شجر
بہرتی ہین مادونسی سر تا سر

بی تکلف شروع فصل بہار
حرکت پاتی ہین نبات اشجار

شاہدان چمن اسی ہی ہین
کہاس بوٹی شگوفی دیتی ہین

آتی ہین شہوتو مین حیوانات
انڈی بچی یہ دیتی ہین دن رات

جبکہ آتی ہی فصل تابستان
ہوتی ہین گرمیان ہوا مین عیان

پختہ ہوتی ہین باطن اثمار
سوکہتی ہین رطوبتین اکبار

جو رطوبات و خلط فاسد ہین
جتنی فضلات و خلط فاسد ہین

جسم حیوان سے ہوتی ہین تحلیل
سب بتدریج پاتی ہین تقلیل

نہین رہتا زمین مین پانی
تا عمارت بنی یہ آسانی

صاف ہوجاتی ہی ہوا ساری
نہین رہ سکتی کوئی بیماری

لکہون ان فصلونکی جو مصلحتین
دفترونمین نہ آئین منفعتین

دیکہ تو آفتاب کی حرکت
فائدہ سی بہرتی ہی صنعت

حرکت خاصہ ہی ای خوشخو
ہی بارہ بروج مین اسکو

ہی حمل نام برج اول کا
دوسرا ثور تیسرا جوزا

چوتہا سرطان پانچوان ہی اسد
ہی چہٹا برج سنبلہ کی کد

برج ہفتم کا نام ہی میزان
برج ہشتم کا نام عقرب جان

ہی نوان برج برج قوس نہان
جدی ہی ان بروج مین دسوان

گیارہوان دلو بارہوان ہے حوت
نہین انمین کسیکو جای سکوت

دیکہ صانع کی انمین تو تدبیر
سب مین ہی حکمت خدای قدیر

سال انہین مین تمام ہوتا ہی
کام سب انصرام ہوتا ہی

ہوتی ہین ظاہر انسی فصلین چار
ایک ان چار مین ہی فصل بہار

دوسری فصل فصل تابستان
فصل پائیز تیسری ہی عیان

فصل چوتہی سمجہ زمستان کی
مصلحت ہی حکیم یزدان کی

اسقدر آفتاب کی حرکت
سو طرح کی دکہاتی ہی حکمت

پہل اسی سے درخت لاتی ہین
غلہ و میوہ نشو پاتی ہین

پکتی ہین پہر درو سین آتی ہین
پختگی سب اسی ہی پاتی ہین

اسی منوال پہر نکلتی ہین
دوسری سال پہر نکلتی ہین

نہین تو دیکہتا کہ شمسی سال
اوسکی مقدار کا یہی ہی حال

سیر خورشید کی یہی صورت | کہ حمل سی ہی تا حمل حرکت
اسی کی گردشین دکہائی ہی | ہین یہ سالی جدا زمانی سے
عمرون کا کرتی ہین اسی سی حساب | پوچہ لی تو ہر آدمی سی حساب
کام اسی پہ ہین خلق کی موقوف | رہتی ہین سب شمار مین مصروف
ہوتا ہی سال آفتاب تمام | لوگون کی ہوتی ہین حساب تمام
کس لیی ہی یہ خواہش تقدیر | کی ہی کیونکر خدائی یہ تدبیر
تا یہ مقدار خاص پہنچتا نور | رہتی اکثر جہات نور سی دور
تہا یہ منظور ایزد علام | اوسکا ہو فیض عام و نفع تمام
صبح مشرق سی یہ نکلتا ہی | سوی مغرب وہان سی چلتا ہے
حرکت یہ ہمیشہ کرتا ہے | نور سی ہر زمین بہرتا ہے
پہر نکلتا ہی جہت مشرق سے | جس جگہ سی نکل چکا پہلے
نہین رہتی کوئی جگہ باقی | جو رہی نور مہر سی خالی
خوان انعام حق تعالی ہین | گردۂ شمس سی ہین مصلحتین
جس جگہ جتنی اس مین ساکن ہین | جو ہین معمورۂ جہان مساکن ہین
نہین رکہتا ہر ایک کو محروم | عام ہی لطف قادر قیوم
گر نہ لگتا تخلف تابش | کچہ جو ہوتی توقف تابش
آدمی غور کیون نہین کرتی | کہ امور جلیلہ سب ایسی
کیون یہ جاری ہین اپنی نوع بنوع | کسکی ہین یہ حکم آٹہ پہر
اپنی اوقات پر ہین صبح و مسا | نہین کرتی تخلف اسمین ذرا
آدمی کرتی ہین حساب شہور | اسی عنوان ہی مرور دہور
سال خورشید و سال قمر | فرق رکہتی ہین دونون یکدیگر

سال کا ہوتا ہی اسی سی حساب | یون ہین لگتا ہی ہر کسی کا حساب
جب سی پیدا ہوا ہی یہ عالم | لوگ کہا ہر عصر ہر زمان ہر دم
اور سب وقت اپنی فنون کی | اور اجاری معاملی ساری
کرتا ہی آفتاب جب دورا | ان بروج شمار کردہ کا
ای مفضل یہ صنع داور ہے | تابش آفتاب کیونکر ہے
جو فلک اک جگہ ٹہر جاتا | حرکت سی کنارہ کر جاتا
کوہ و دیوار و سقف عالم کی | مانع نور شمس ہو جاتے
تب یہ تدبیر کی مقدر نی | تابش مہر ہر طرف پہونچی
ہی جو مغرب مقابل مشرق | نہین کچہ چیز حائل مشرق
کر کی طی ساری فلکین نصف فلک | ہوتا ہی منتہی یہ مغرب تک
دوسرے دن نہین نکلتا ہی | بلکہ اوسکی قرین نکلتا ہی
دیکہ تو لطف قدرت منعم | دیکہ تو طرز صنعت منعم
ہی یہ مطمورۂ جہان جتنا | ہی زمانی مین جو عیان جتنا
سب نبات و جماد تا حیوان | بہرۂ نور نیر تابان
سپہر کہا اوس ایام نی کہ اگر | ایک سال آفتاب یا کمتر
ہوتا اہل جہان کا حال ابتر | نہی بقا و ثبات مشکل تہ
یہ نباتی سی جنگلی ہین مجبور | صنعتون مین ہی اعتراف قصور
پہر لطف و مصالح عالم | جن سی باقی رہین بنی آدم
ماہ تابان سی یہ دلیل قوی | ہی علامت وجود صانع کی
چاند کو ڈہونڈہتی ہی نوع بشر | اس سی پہچانتی ہی سال قمر
قمری سال کا یہ نقشا ہے | چار دن فصلونکو کہیر لیتا ہی

پاتین تکمیل سب نبات و شجر — نہیں کرتا کفاف سال قمر
کبھی جاڑہ وہیں دخل پاتا ہی — تو کبھی گرمیون مین آتا ہی
یہی ہی وجہ خلقت کافور — دافع ظلمت شب دیجور
ہوتی ہی اس سبب سے روشن رات — تا کہ آرام پاتین حیوانات
سب نباتات پاتی ہین سردی — دن کی گرمی سے اس بچہ جاتی
کسی صورت نہ ہو منور رات — رہین راتونکو عالم ظلمات
اکثر انسان ہوتی ہین محتاج — بیشتر ہی جہان مین رواج
یا اگر دن کو یہ بلاد دیکھی — شدت گرمی ہوا دیکھی
جس طرح سب زارع دنیا — جیسی تجار اور انکی سوا
کردیا نور ماہ کو یادر — کہ نہ پاتی ضرر معاش بشر
ہی انہیں مسافران یہ نور — رات کو جاتی ہین قریب و دور
چند شب نام کو نہ آتی نظر — ایسا چھپ جاتی نہ آتی نظر
مثل خورشید اگر وہ پاتا نور — منفعت سب کی صاف ہوتی دور
ہی جو احوال ماہ مین تغییر — یہ بھی ہی صنعت خدای قدیر
بہر تنبیہ بندگان خدا — سب سے قدرت دکھاتا ہے نقشا
وہی کرتا ہی ایزد علام — خالق ذو الجلال و الاکرام
کر تفکر مفصل اس مین ذرا — حال معلوم کر ستارونکا
بعض ایسی جگہ سی ہلتی نہین — یعنی سیار ہین قریب و قرین
بعض ہین مطلق العنان انمین — حسب معمول سیر کرتی ہین
فائدی کی سناؤن تجکو بات — مختلف ہین ہر اک مین دو حرکات
حرکت دوسری سے خاص انکین — کہ نہین اسمین اشتراک نہین

قمری کی شان یہ ہی عیان — مثل ماہ مبارک رمضان
تابش ماہ مین تفکر کر — صنع اللہ مین تفکر کر
کہو نہین تجھی منفعت اسکی — کرون اظہار مصلحت اسکی
ہوتی ہی سردی ہوا سی فلاح — اسمین جو انکی لیی ہی صلاح
یہ تقاضای مصلحت نہ ہوا — تا رہندہ جای ظلمت شب کا
تیرگی سی نہ ہوسکی کوئی کام — نہو راتونمین روشنی کا نام
دنکو فرصت جو دستیاب نہو — تو وہ کرتی ہین کام راتون کو
رات کو نور ماہ تابان مین — اکثر اعمال کیون نہ کرتی ہین
پس شب و روز کی مدبر ہی — ظلمت و نور کی مقدر ہین
ساری کار ضرور کی محتاج — نہ رہین اور نور کی محتاج
پھر ہوا اقتضای حکمت رب — خوب ہو نور چاند کا کہ شب
اور بکثر ملا ہی نور اوسی — مشعل آفتاب تابان سے
ضرر خلق جا بجا ہوتا — سبب انکی ہلاک کا ہوتا
یہ جو ہی گاہ بدر و گاہ ہلال — ہین محاق و خسوف و نقص و کمال
ہو تقاضای مصلحت جسطرح — دیکھی ہندونکی منفعت جسطرح

ہی یہ حال نجوم بی کم و کاست

ملی ہی انکو مختلف حرکت — ہی جداگانہ انکی ماہیت
کسی صورت جدا نہیں ہوتی — کسی ساعت جدا نہین ہوتی
ہی ہر اک برج مین گذر انکا — پھرتی ہین ایک دوسری سی جدا
حرکت ایک عام رکھتی ہین — جس سی سب تاری کام رکھتی ہین
ہی جو مغرب سے جانب مشرق — وہ ہر اک تاری کو ہوئی لاحق

چکی پر جس طرح پہری چیونٹی
مختلف چیونٹی کو ہین دو حرکات
ہی کر اسسے دوسری حرکت
کر سوال اون گروہ نادانسے
کیا مدبر کی اسمین ہے تدبیر
کیون ہے سب ایک سیج سی چال کی
مختلف کر رہی ہین دو حرکات
ایسی پہرنی سی انکی ظاہر ہی
یون نہین اتفاق قول امام
ان ہین ثابت ہین کسلئی ٹہور کے
تاری جو ایکطور پر ہوتی
جتنی ہین علم انبیا کی سبب
حرکات انکی عقل ہین لاکر
حکم آئندہ ہر طرف ہوتا
انتقال آفتاب تابان کا
جسطرح سب ستاری آٹہ پہر
کو تثلیث ہے کوئی تربیع
اور اگر سب یہ منتقل ہوتے
ہوتی بیشک برای سیر نجوم
کیونکہ یہ انتقال سیارات
بی توقف دکہائی دیتا ہی

حرکت ہو سو سیار اوسکی
ایک ارادی ہی جسسے خوش ذات
ہی چکی کی واقعی حرکت
اس طرح کی جو کرتی ہین دعوے
نہین صانع کی اسمین کچھ تقدیر
دوسرے بیچ ہین نہین سہتے
کیونکہ انکی ہی ہین دو حرکات
اثر قدرت مدبر سے
جسطرح ہی ملاحدہ کا کلام
اور سیار کیون ہوئی ٹہور کے
وضع ہین متفق اگر ہوتی
جتنی ہین علم اوصیا کی سبب
گردشین ان ستارونکے پاکر
علم ان چیزون کا تلف ہوتا
اور راہ و نجوم کا بہتا
رکہتی ہین انتساب یکدیگر
کوئی تسدیس ہے غرض ہیجیر
ساری کوکب یہ منتقل ہوتی
برجہا و منازل معلوم
وقت گردش یہ حال سیارات
بی تکلف دکہائی دیتا ہے

اور چکی پہرائین جانب راست
حرکت سوی چپ ہے اوسکی ہے
یہ سو چپ قدم بڑہاتی ہے
تاری جو آسمان پر ہین ہمہ
سچ اگر ہین کلام ان سب کے
حرکت انکی ہی اگر بالطبع
وزن معلوم ہی برابر ہے
ہی کوئی خالق قدیر ان کا
اسطرح پہر اگر کہی کوئی
سخن باصواب ہیں سے ہم
انکی اوضاع دال ہین جن پر
ایک اون سے بنا ہے یہ بہی ہین
خبر علم غیب دیتی ہمین
جیسی اہل نجوم استدلال
اپنی بر جو ہمین اپنی منزلون مین
کوئی نسبت مقابلے کی ہی
کہتی ہین حال امور عالم کی
اور کرتی سریعہ یہ حرکات
ہوتی موقوف سب علامت و نام
یہ محاذات صوری ہی دانا
اسی صورت مثال ہی انکے

ہی مثال نجوم نی کم و کاست
وہ ارادیسی اپنی چلتی ہے
چکی پر اوسکو پہیری لاتی ہی
متحرک یہ ہوتی ہین بالطبع
کیون نہین تاری پہر ٹہہر جاتے
اسطرح یہ ستارہ ہای سبع
اور اندازہ مقرر رہی
ہی کوئی صانع خبیر ان کا
سخن بی اثر کہی کوئی
شافی اسکا جواب ہیں سے ہم
جو ہین آئندہ حادثی اکثر
خبرین اسسے پائی جاتی ہین
حکم بیشک و ریب دیتی ہین
کرتی ہین دیکہکر ستارونکا حال
مختلف انکی جیسی ہین وضعین
کوئی نسبت مقارنت کی ہے
یعنی آئندہ کام یون ہونگے
ایک اندازپر یہ رکہتی صفات
ہوتی موقوف انکی سیر تمام
کہ ثوابت سی انتزاع ہوا
شخص وقت مسافرت کوئی

کسی منزل مین جای منزل آی
شہر مین یا وہ شہر سی جاوے

تہی مصالح ان انتقال مین جو
فوت ہو جاتی سب اسی شخص کو

ہی برابر جو تارونکی حرکات
اس توافق سی یہ نکلتی ہی بات

پہر جو انکی ہین مختلف حرکات
نظم سی ہین جو متصف حرکات

ہی یہ اس امر کی دلیل درست
نہین اہمال و اختلاف کرے

ہی کلام مترجم مغفور

ہین جو ساتون کواکب سیار
ہوتی ہین جنکی نام اب اظہار

ساتوان ان ستارونمین ہی زحل
سیر کرتی ہین ساتون مین اکمل

جسطرح صاف یون ہین ہوتا تہا
ابتدا مین تو ہم حمل سا

پہر جو دیکہی ہی خوب بابت
پاتی ہی اک قلیل سی حرکت

جب ہوئی تیس الف و سو سال
کرتا ہی دورہ اک تمام و کمال

دورۂ ماہ بیس دن ہی بس
انتہائی زحل ہی تیس برس

دورہ مریخ کا کہا ہی انہین
اک برس ساڈہی دس مہینی مین

بس یہی محتمل ہوا اب تو
کہ صفت اس کلام کی یون ہو

جن ستارونسی برجونکی شکلین
منتزع ہوتی ہین کہلی انہین

اس سے ہی ہو یہ مطلب ان سبکا
کہ تقابل نجوم عقرب کا

اون نہ یا نومین ہین گذشتہ جو
متداول نہ اسطرح ہوئی ہو

اور یہ بہی محتمل ہو تا
کہ مراد اوس سے ہو یہی گویا

یہ معانی بہی بی فساد و خلل
ہین قریب معانی اول

باعث طول ہی و بسیار ذکر
ہی یہان نامناسب اونکا ذکر

کسی عنوان یا کسی صورت
مختلف کسطرح ہون دو حرکت

اور اگر کرتی ہین سب ہم حرکت
یا کہ پہرتی ہین کہتی سب سرعت

تہا یہ قائل کو نکتہ کہنی کا
کہتا اس قول کو سمجہ کی بجا

خالی الطاف کی امور سی ہون
مستند طبع بی شعور سی ہون

متسق ہین امور صالح سی
وفق ہی حکم سی مصالح سی

سب ہے تدبیر قادر خلاق
سب ہے تقدیر قادر خلاق

یون مترجم کا ہی کلام اسمین
کہ یہی مطلب تمام اسمین

اک قمر اک عطارد اک زہرا
شمس مریخ مشتری ہی چہٹا

ان سوا اور تاری ہین کتنی
حرکت خاصہ نہین رکہتی

حرکت خاصہ نہ ہی اونمین
اصلی کہتی تہی ثوابت انہین

کرتا ہی طی فلک ثوابت کا
پہر کی ستر برس مین اک درجا

حال سن آفتاب تابان کا
کرتا ہی سال بہر مین اک دورا

دورہ ہے شمس تمام و کمال
ہوتا ہی جبکہ گذرین بارہ سال

دورہ ہی زہرہ و عطارد کا
اک برس کی قریب مین پورا

انتقال بروج جملہ عشر
جانتی ہون تقابل کوکب

برج عقرب مین آتا ہی جو قمر
شرع مین منع ہی نکاح و سفر

کیون کہ اس طرح ہوتا ہی مفہوم
اصطلاحات و اقران نجوم

اس نے پائی ہین مراد اوس سے
برج عقرب ہے حسب برجونکی

کہ جو نسبت ہے اون ستارونکی
یکدگر مختلف نہین ہوتی

اور وہ جو ہین جو اسکی ہین منظور
ہین کتاب بحار مین مذکور

اور جو کچہ ہی اسمین فرمایا
یعنی اہمال سی کہی اصلا

اس سخن سے نکالا ہو یہ مفاد
اس سے ممکن ہی اونکو ہو یہ مراد

جتنی دہری ہین جو طبیعتین
یہ ہی اونکی کلام کا آئین

نہین رکہی ارادہ وہ شعور
کام ہی طبع بی شعور سی ور

آگ کو آتا ہی جلا دینا
سرد کرنا ہی کام پانی کا

ہی ان افعال مین ہر صورت
انطباق قواعد حکمت

جس طرح آگ یہ اگر چاہی
کہ کوئی چیز اوس سے جلجائی

نہ جلائی کی ہون اگر چیزین
نہ جلائی کبہی وہ آگ انہین

پس یہ دوا اوسکی مختلف حرکات
پائی جاتی ہی جو نوسی ہی بات

ہی موافق امور عظام کے
ہون مصالح خدای عالم کی

ہی محال اس طرح جو انکی کام
ہین یہ سب کار ایزد علام

بعض ایام سال مین ہیئت عیان
اختلافات حال مین ہین عیان

دیکہ دو شعری او سہیل کا حال
ہی سبب صنع ایزد متعال

کس طرح انسی کرتی استدلال
کہلتا کس طرح فصلونکا احوال

کرتی ہین بعض اس سے استدلال
پختگی ثمر کا کہلنا ہی حال

اور جس طور سی کہ بعض نجوم
کبہی ظاہر کبہی ہین نا معلوم

ہین نجوم بنات نعش ایسے
متصف ہین یہ نجم صغری کے

منقسمین بہی ہین عیان انہین
جدی ایسین ہی فرقدان انہین

اس سے قبلہ کو لوک پہچانین
طرفین جانین رستی جانین

کیونکہ ہو بہر شہر و تمین پیے
ابدی الظہور ہین کوکب

ہی جو انمین ظہور اور خفا
مصلحت سے ہر ایک مین عظمی

تو ستارونکی نفع سمجہ جان
اکثر اعمال وقت کی ہین نشان

اور بہی ہین حوادث بسیار
ہین یہ اونکی حدوث کی آثار

کہ ہین منسوب تا روشنی چرب
اثر اونکا ہی ساری عالم مین

ہو سوا ایک فعل کی کوئی کام
ایک ہی کام سی ہوگا مدام

یا مراد اس کلام سی یہ ہو
فعل و مختلف ہین باہم جو

اوس سے کیونکر کرین کام ظہور
جو طبیعت کہ ہو شعور سی دور

اور ہو اسطرح وہ شعلہ ور
کہ کسی چیز کو نہ پہونچی ضرر

ہو طبیعت جب اسطرح نہی
نہ کری مقتضای ذات کبہی

یہ جو ہی اختلاف دونون کا
ہی تباین جو صاف دونون کا

اوس زمانی سی یا طبیعت سے
کہ وہ خالی ہو قصد فطرتسی

فکر کرای مفضل دانا
دیکہ تو صنعت نجوم ذرا

جسطرح حال ہی ثریا کا
اور جیسا اثر ہی جوزا کا

ہوتی ساتہی اگر یہ سب ظاہر
فائدی انکی ہوتی کب ظاہر

جسطرح باعث طلوع سہیل
ہی اسی طرح رجوع سہیل

کہین بارش سی ہی تحول
بعض فصلونکا ہی اسی سی تحول

بعض مین ظاہر الظہور ان مین
نہین چہپنے کا کچہ فتور ان مین

کہ ہر گہتی ہین ثوابت نجوم
کبہی ہوتی نہین یہ نا معلوم

مصلحت کا ہی مقتضا ایسا
کہ اسی طرح بعض ہون پیدا

رہ ہین دریا کی اور صحرا کی
نہ رہین فصلونمین کسی بہی کبہی

نہین ہوتی نہان نظر سی کبہی
رستونمین ہین یہ نہان سبہی

ہو ظہور ایک کا اگر دشوار
ہو فساد مصالح بسیار

کبہی گرنا درخت کا بونا
سفر بر و بحر کا ہونا

اندہیان خوفناک مینہ کا وفور
شدت برد گرمیون کا ظہور

جب مسافر کہین نکلتے ہین — اونسی راتو نکو راہ چلتے ہین
نور سے ہین کرتے ہین عبور بحار — کٹتی ہی راہ دشت تیرہ و تار

ان منافع سی کرکی قطع نظر — حرکت پر نظر کری تو اگر
کبہی جاتی ہین مشرق کی جانب — کبہی جاتی ہین جانب مغرب

متفکر کو ہی یہی عبرت — مستدبر کو بہی ہی عبرت
ایسی سرعت سے چلتی ہین نجوم — غرق جسکا نہ ہو سکی معلوم

جو ہاین سرعت عجیب و غریب — حرکت کرتی یہ ہماری قریب
نور سی ہین تمام روشن تر — رکہتی آنکہونمین کب نور بصر

صاف جیسا تو دیکہتا ہی کبہی — کہ پیاپی چمکتی ہی سی بجلی
بسکہ یہ ہی چمک مین روشن تر — اوسمین رہتا ہی خوف نقص بصر

چشم بینا سی دیکہ اسکا نظیر — ایک کہر مین اگر ہون خلق کثیر
اور اگر چراغ کہر مین جلین — پہرین گرد چراغ وہ کہر مین

بالیقین انکی آنکہین ہوجاتین حیران — گر پڑین منہ کی بہل وہ سب انسان
اب سمجہ اسکو تو اگر ہی فہیم — دیکہلی صنعت حکیم علیم

یہ ستارے جو رکہتی ہین حرکت — حرکت کی ہی اسطرح سرعت
دور انسان سی ہین اتنی لیے — تا ضرر آنکہونکو پہنچ نہ سکی

ہی جو سرعت مین مصلحت منظور — وہ بہی آتی عمل مین اسمین ضرور
نور تہوڑا جو انکو بخشا ہی — اس مین سن لی کہ مصلحت کیا ہی

نہ ہو جسوقت آفتاب نہ ماہ — آدمی چاہین طی کرین کچہ راہ
کار نزدیک و دور بند نہ ہو — کیون یہ تنویر سود مند نہ ہو

یہ شب تار مین نہ ہوتی اگر — حرکت ہوتی سب کو مشکل تر
دیکہ خالق کی لطف و حکمت تو — دیکہ عالم کی صنع و قدرت تو

ظلمت اونکی یہ آشکار و عیان — ہی مقرر برای بعض زمان
نہین بیکار خلق ظلمت داج — لوگ اسکی بہی ہین محتاج

نہ ہو ظلمت جو نور سی مخلوط — کام انسان ہین ہون نامربوط
دیکہ سوی فلک تدبر سے — نہین رہتی کا شک تفکر سی

مع شمس و بروج و کوکب و ماہ — روز و لیل و نہار و شام و پگاہ
کس طرح منضبط ہی دور جہان — حرکت اس طریق سی ہی عیان

کہ نہین اختلاف فصلونمین — نہین ممکن خلاف فصلونمین
صنف حیوان و ہر صنف نبات — ساری روی زمین کی مخلوقات

سب کی چلنی کی ہی یہی تدبیر — نشو مین ہوتی ہین کمال پذیر
جبکہ تدبیر ایسی محکم ہو — کہ صلاح و نظام عالم ہو

بی مدبر یہ ہو نہین سکتے — بی مقدر یہ ہو نہین سکتے

حال مقدار روز و شب کی بیان

فکر کرے مفضل دیندار — دیکہ مقدار ہای لیل و نہار
جتنی بندونکی مصلحت سمجہا — اوسقدر روز و شب کو خلق کیا

اکثر آبادیونکی سنلے صفت — طول مین دن ہی پندرہ ساعت
طول مقدار روز اگر دیتا — صدد و صد ساعت اسکو کر دیتا

جتنی روی زمین کی تہی مرزوق — جتنی روی زمین کی تہی مخلوق
سب یقینی ہلاک ہو جاتی — دہوپ سی جل کی خاک ہو جاتی

ہی جو انہین سی قسم حیوانات — کیا ہو تعداد اسم حیوانات
دیکہتی اسقدر جو طول نہار — نہ ٹہر سکتی وہ نہ پاتی قرار

رہی حیوان چہپنی مین مشغول | آدمی کام کر نہین مشغول
ہی نباتات بہی کہ نیر و قلیل | پاتی اس طور کا جو رہ طویل
رات بہی طول گر یونہین پاتی | قدر مین مثل سرو نر بڑہ جاتی
ہوتی طرز خرام سی عاجز | چلنی پہرنیکی کام سی عاجز
پس نباتات کی حقیقت ہی | جو حرارت طبیعی ان کو ملی
جیسی نخل و نبات باغ و دیار | کہرین بار زیر سایہ دیوار

حال سرما ہی حال گرما ہی

کہ بیاپی وہ ہوتی ہین شدائد | باوجود دیکہ سب ہین باہم ضد
ایسی تا ہر ایک سال یہان | چار فصلین ہوئین آشکار و عیان
اور سنی کہ گرمی سردی | کرتی ہی پیکرونکی دباغی
جسم انسان مین دونون فصلین اگر | نہ دکہا سکتین اپنا اپنا اثر
قادر اس مصلحت سی کہ تو ذرا | دیکہ تدبیر خالق دوسرا
یا جو گرمی ہو ہر طرف کم کم | آتی سرما ہی سخت کا موسم
انکی تن ہو رہ ضرر ہوتی | مرض امراض بیشتر ہوتی
نکلی حمام سخت گرم سی جو | اور داخل ہوائی سرد مین ہو
پس بتدریج حق تعالی نی | دی ہی اصلاح بندگان کی یہی
سب کی اوسکو اگر کہی کوئی | وجہ تدریج کی بتا دی کی
دینکی قائل کو ہم جواب اسکا | دائرہ آفتاب کا ہی بڑا
پوچہین کی ہم پہر اسکی باعث کو | دائرہ کیون بڑا ہی وجہ کہو
کر حوالی بقدرت و حکمت | مصلحت سی یہ دی ہوئی حکمت
صنعتکا اشتمال حکمت پر | ہی دلیل اوسکی علم و قدرت پر

رہی جب اتنی دیر کی آرام | دیکہی جز ہلاک کیا انجام
تاب خورشید کی سطح لاتی | خشک ہو جاتی اور جل جاتی
اہل سکی تمام حیوانات | پڑ رہی تہکی تمام حیوانات
طلب رزق مین کدہر جاتی | ہو کہی رہتی تمام مر جاتی
سردی شب سی ہوتین وہ مفقود | تہا محالات سی ثبات وجود
جس جگہ تاب آفتاب نہو | کیون ہر اک فاسد و خراب نہو
امر عبرت کا اور تماشا دیکہ | فصل سرما و فصل گرما دیکہ
اعتدال کی ہی بیشی سی | ہین تصرف جہان مین انکی
جو مصالح کہ ہو چکی مذکور | ان ہوا اور سکلین ہر ضرور
جب بدن مین اثر دکہاتی ہی | اوسکو اصلاح پر یہ لاتی ہی
ہوتی بازار زندگی کا سد | ہوتی ابدان ضائع و فاسد
آدمی وقت کا نہ سمجہ سرما | ہوئین بتدریج داخل گرما
اگر انسان جہپتکی گرمی سی | دفعۃ ملتی فصل سردی کی
جیسی اسکی مثال تو سن لی | لطف صنعت کا حال تو سن لی
ہی مضر وہ ہوائی سرد ادہی | غالبا یونہی رنج و درد آدہی
ایک ہی یہ دلیل تقدیر | صنعت ہستی حکیم قدیر
دورہ آفتاب ہی لا عسیر | کیونکہ وہ جرم ہی بڑی اسیر
اوسی پائی جو خاصہ حکمت | قطع کرنی کی ہر ملی صورت
منتہی ہو کی تا یہ سب تقریر | طرف حکمت علیم و قدیر
یعنی ترجیح بی مرجح کیا | یہ تسلسل ہی علتون کا برا
اور تو جان یہ ہی صنع خدا | نہ بناتا جو موسم گرما

میوہ خام و تلخ جتنی تھے
پکتی کیا میٹھی کسطرح ہوتی

نہ بناتا جو موسم سرما
اس مین نقصان تہا زراعت کا

اس مین یہ فائدہ ہی ای عاقل
دانی اتی ہو کہیت مین حاصل

صرف ہی بیج سے ہی اناج پاید
کہ زراعت کی پہر کری امداد

کس قدر دونون مین منفعتین
نفع اعظم کی ہین یہ مصلحتین

یہ ضرر ہی صلاح اعلا ہے
اس مین بہی نفع دین و دنیا ہے

ای مفضل خدا کی کر تسبیح
اور نفعون سی اب کرون تنبیہ

بعض اوقات اگر ہوا نہ چلے
کبہی دن رات اگر ہوا نہ چلے

آئی طاعون یا وبا آئے
خلق پر آفت و بلا آئے

خبر اس بہید کی تجہی مین دون
حکمت اصل ہوا کی تجہکو کہون

کرتی ہی پیکر ہوا مین نفوذ
کرتی ہی جوہر ہوا مین نفوذ

باہم انسان دہر روز و شب
کہتی ہین اپنی اپنی مطلب

تو صدا سی جہان بہر جاتا
کام دشوار ہوتا لوگون کا

جیسے جسوقت بہرتی ہین کاغذ
لوگ تبدیل کرتی ہین کاغذ

یعنی انسان باتین کہتی ہین
اکثر اوس سی جو کہتی سنتی ہین

جس قدر آدمی ہی کہہ سکتا
ہوتی ہی حاصل سخن ہوا

کبہی انسان یا کچہ اور بہی بات
رہی اشتغال گفتگو و نزات

ہی ہوا ہی یہی نسیم ہے
بس ہی حیرت کچہ اور ہی کافی

اس سی ہی زندگانی ابدان
اس سی ہی نفع صحت الابدان

خارج تن مین لگتی ہی اگر
حق مین ابدان کی ہی مضر تر

کان کو وہ صدا سناتی ہی
بوی خوش شامی مین لاتی ہے

خوش نہ ہوتی ثمر سی ہون انسان
منتفع خشک و تر سی ہون انسان

دانی اکثر رہتی زیر زمین
لطف واسطہ کا نہ پاتی کہین

سال بہر صرف قوت انسان ہوتی
سال بہر صرف رزق حیوان ہوتی

پس انہیں دیکہتا نہیں تو کیا
موسم صیف و فصل شتا

باوجود دیکہ ہین مفید اکثر
آدمی انسی پاتی ہین جو ضرر

ہی یہ شرح و بیان نفع ہوا

نفع کیا کیا ہوا کو بخشا ہے
صحت جسم اس مین پیدا ہی

دم رکین آدمی پڑین بیمار
میوی فاسد ہون سوکہین پہل اکہار

کہل گئی قدرت خدای عباد
حسن تدبیر ہی یہ جنبش باد

فی الحقیقت صدا ہی ایک اثر
متصل ہوکی وہ بہ تاکید نکر

جب ہوا اوس صدا کو پاتی ہے
قوت سامعہ مین لاتی ہی

رہتا باتون کا جو ہوا مین اثر
حرف رہتی ہین جیسی کاغذ پر

ہوتی محتاج سب پاکی خلل
کرین تازہ ہوا کو کرکی بدل

باتین کرنی کا ہی رواج سوا
ہوتی کاغذ سی احتیاج سوا

بسکہ ہی خالق حکیم خدا
بنگئی کاغذ لطیف ہوا

اوس سے بنتا ہی گفتگو کا اثر
ہوتی ہی صاف اور خالص تر

کیا ہوا مین ہی قدرت صانع
نہین ہوتی وہ کہنہ ضائع

جو مصالح ہوا نی پائی ہین
فائدی جو تجہی سنائی ہین

ناک سی جو تن مین جاتی ہی
زندگی اس سبب سے آتی ہی

جو صدا اس مین ہوتی ہی داخل
کرتی ہی سادہ وہ سی حاصل

نہین تجہ دیکہتا صبح و مسا
جس طرف سی باد آتی ہوا

فصل جاڑی کی ہو کہ گرمی کی ہوتی ہی موجب صلاح وہی
جسم کی جان کی ہی آسایش اس سے انسان کی ہی آسایش
ربط پاتا ہی ابر باہم جو گھیر لیتا ہی سارے عالم کو
پہلتی ہین سب درخت اکبار کشتیان اس سے ہوتی ہین جاری
خشکی پانی کو نہین لاتی ہے آتش مردہ کو جلاتی ہے
یہ ہی کہنی سی حاصل مطلب جتنی ہین اس ہوا سی چیزین سب
تازگی جسم و جان مین کب آتی کہان اس کہلاتی خلق مرجاتی

اب عناصر کا حال لکہتا ہون

کہ ہراک کو خدا نی بالحلج کرکی پیدا دیا بہت سا رواج
وسعت اسو اسطی زمین کو دی نہ کری خلق و ضیع کو تنگی
اسمین کہا سو کاہی نعم عظیم سب ہین مصنوع کردگار علیم
جو دوا چاہیی مہیا ہو معدنی جو ہی اس سے پیدا ہو
ہین بیابان سیکڑون خالی فائدہ اونسی کیا جو ہون خالی
ہین مجال تمتع انسان نزہت امین ہی آدمی کی عیان
مسکنو نسی جو آدمی ہون نفور کرین جنگل مین قریونکو معمور
باغ اونمین لگا دیی ہین تمام اونسی پاتی ہین آدمی آرام
جو نہ پاتی زمین یہ وسعت رنج پونہچاتی خلق کی کثرت
نہ تعیش جہان کا ہوتا نہ تغیر مکان کا ہوتا
تو سکونت زمین کو بخشی پہرتی مین تا نہ پائی رنج کوئی
کب صناعات اسمین کرسکتی کب تجارات اسمین کرسکتی
لی تو اس حال سی ذرا عبرت زلزلی کی ہی سنلی کیفیت

اندہیونکی جو چلتی ہین جہونکی سب ہوا ہی سی نکلتی ہین جہونکی
ہر جگہ سی یہ ابر لاتی ہے ابر کو ابر سی ملاتی ہے
ابر سی مینہ جو ہی برس چکتا کرتی ہی ٹکڑی ایکی یہ جدا
اس سے ہوتا ہی لطف ذوق طعام پختہ ہوتی ہین اس سے میوہ خام
نہین ہی تری کسی بر بین خشک کرتی ہی کپڑی دم بہر مین
جو ہوا کو خدا نکرتا خلق یعنی خالق ہوا نکرتا خلق
سب ہی آب و تاب ہو جاتین ساری چیزین خراب ہو جاتین
فکر کر ای مفضل اشرف دیکہ تو چارون عنصرونکی طرف
ایک اونمین سے کی زمین وسیع ہی سبب کیا ہوئی زمین وسیع
یہ چراگاہ ہی یہ مزرع ہی یہ مکان محل کا مبدع ہی
ہین زمینین مناسب احتساب اس سی ہوتی ہین ہیمہ و حطاب
ہی یہ ممکن کہی اگر جاہل وسعت ارض سی کیا حاصل
تو یہ حالات کردی اوسنی عیان ہین یہ ماوای وحشیان جہان
ہین یہ صحرا سبب فراغت کی ہین یہ موجب مزید وسعت کی
اگر ایسا ہوا کہ دشت فراخ ہوئی ہین موقع اماکن و کاخ
نقل وطا سنی ونمین آتی ہین کاخ و قصر و محل بناتی ہین
قید ہوتی حصار تنگ مین سب پاتی عیش و طرب مین رنج و تعب
جب خدای حکیم نی ایسا اس جگہ کو مکان عیش کیا
متحرک زمین اگر ہوتی حرکت سب کو سخت تر ہوتی
سب کا پانی ثبات ٹلجاتا عیش سب رنج سی بدلجاتا

زلزلی کا بیان ہوتا ہی

گو کہ رہتا ہی زلزلہ اکدم | چھوڑتا ہی گہرونکو سب عالم
جو کہی کوئی اسکا باعث کیا | کبھی پہر کیون ہی زلزلا ہوتا
پند و تخویف کو یہ آتی ہین | اہل غفلت کو یہ ڈراتی ہین
ہی اسی طور سی نزول بلا | جسم انسان مین تپ قی ہی پیدا
اس ضرر مین صلاح دنیا ہے | نفع دنیا فلاح دنیا ہے
انکو دیتا ہی آخرت مین خدا | چیزین کیسی نفیس و بیش بہا
اور اگر جسکا ہو گیا ہی ضرر | ہو مع خلق متفق اسپر

اب کہون وجہ نفع خلقت آب

کہ ہی طبع ارض سرد و خشک | بلکی طبع ارض سرد و خشک
فرق یہ ارض و سنگ مین کہا | خشک تر طینت زمین سی کیا
گہاس جو کہا رہی ہین سب حیوان | نہ وہ اوگتی نہ جیتی سب حیوان
دہر سی یہ تمام مٹ جاتے | سب ضرورت کی کام مٹ جاتے
اور نرم و ملائم ایسی بنے | کہ ہون کار اہم بآسانی
ہین جو معمورہ عظیم و وسیع | پایا قطب شمال و ہون رفیع
ہی بلندی شمال کی بہ تر | پست ہی جانب جنوب اکثر
جس طرح دجلہ و بحار و فرات | بہتی ہین زور و شور سی نرات
بس کہ جوف زمین مین ہے پانی | تابع ارض ہین بآسانی
اسلیی سارے چشمہ ہای و بحار | اوتر آتی شمال سی کہسار
بہی وہی زمین مین تا پانی | اور کام آتی جابجا پانی
جس طرح سقف بام اونچا ہی | نہین ہوتی برابر و ہموار
تاکہ ڈہل جای آب بام تمام | نہ رہی پانی کی ٹہرنیکا نام

گرتی کی ڈر سی بہاگ جاتی ہین | آدمی گہر سی بہاگ جاتی ہین
ہم کہین گی جواب مین بات | زلزلہ اور جتنی ہین آیات
متنبہ ہون تا معاصی سی | آدمی بچ رہین مناہی سے
اور ہوتا ہی مال مین نقصان | پہنچتی ہین خسارت و زیان
بیشتر ہی صلاح اہل زمین | عوض اون چیزونکی جو کہوئی گئین
کہ کوئی اور چیز دنیا کے | نہ کبہی ہو کی قدر مین ویسی
کہ ہی ویسی خبیر دنیا مین | دیگار رب عزیز دنیا مین
اور ہی حکمتو نسی یہ حکمت | دیکہ تو کردگار کی صنعت
یوں نہین پیدا ہوئی طبیعت سنگ | یوں نہین صانع نی کی طبیعت سنگ
بس پانی اگر تمام زمین | ہوتی مثل حجر تمام زمین
گہرون کی روی ارض سی بنا | اور جو کام ہو زمینون کا
تا نہ مٹ جائین کارہای اہم | بس اسکا ہی بیش سنگ سی کم
ہی یہ سب بزرگتر تدبیر | دیکہ تدبیر بادشاہ قدیر
+ کروئیت سی جو زمین پر ہی | ہی بلندی کہین کہین پستی
اسی باعث سی بیشتر ٹہرین | جو بہین ہین شمال مین یہ نہرین
کرتی ہین جانب شمال سی جنوب | اور جاری ہوئی ہین سوی جنوب
جس جگہ ہی یہان نشیب و فراز | پانی مین ہی وہان نشیب و فراز
بہ رہی ہین جنوب مین اکثر | گر رہی ہین نشیب مین گذر
پانی معمار ہین مزارع ہین | بچ رہی جتنا چاہی دریا مین
ایکجانب فراز پانی ہے | ایکجانب نشیب و پستی ہی
صنعت کردگار یونہین ہوئی | کہ بلندی شمال نی پالیے

صنعت کردگار یوں ہوتے / کہ بلندی سی تا بپاتالی
ہوتا لوگوں کو مانع اعمال / راہیں ہو جاتیں بند سب کے حال
خلق پر کام تنگ ہو جاتا / اور دنیا کا رنگ ہو جاتا
پیتی ہیں صبح و شام جو پاتے / پیاسی مرتی تمام حیوانات
پیتی ہیں وحش و مرغ و دد پانی / جان ماہی ہی تا ابد پانی
اور یہی پانی میں ہیں مصلحتیں / تو نہیں جاتا و منفعتیں
سارے دنیا کی مردم و حیوان / یہ نباتات جسقدر ہیں عیان
اور یہی ہیں منافع بسیار / کام جاری ہیں اسی لیل و نہار
بدن و جامہ جو نجس ہو جائیں / سب اس پانی سی طاہر ہو جائیں
اور یہی نفع اس سے پاتے ہیں / آگ کو پانی سی بجھاتے ہیں
اور یہی نفع اس میں ہیں معلوم / وقت حاجت وہ ہوتی ہیں معلوم
تو اسی جان تو بلا شبہہ / بات یہ مان تو بلا شبہہ
ہی یہ پانی معادن گوہر / اس میں یاقوت اسمیں ہیں جوہر
ساحل بحر دیکھ میں جو جو / اور نہیں عود و گیاہ ہی خوشبو
اور یہی اس میں لطف کی ہیں بات / طرفہ تر محل تجارت ہے
ان تجارات کو بغیر دواب / اور ہوتیں سواریاں نایاب
اپنی شہروں میں لیکی سر جاتے / ذائقوں میں وہ سب بگڑ جاتے
کیونکہ اون سب کی باربرداری / ہوتی قیمت سی چوگنی دوگنی
جبکہ رہتی تمام بی محمل / منسد ہوتی اس میں یہ حال
حاجت انکی جہاں نہ پاتی ہے / جس جگہ ان سی استفادہ ہے
کہ یہ اجناس لاکے سوداگر / بیچتے ہیں پئے تمتع زر

یوں نہ ہوتا تو پانی بھر جاتا / دور تا کس طرف ٹھہر جاتا
اور اگر یہ وفور آب جہان / چشموں میں نہر و نیں نہ ہوتا عیان
لوگ آسایش اس سے پاتی ہیں / پانی پیتی ہیں سب نہاتی ہیں
ہی زراعت کا نشو پانی سی / گھاس اس سی اوگی درخت اوگے
اور حیوان آب میں اکثر / نہیں بی آب جیتے وہ دم بھر
کیونکہ جو نفع سکو ہی معلوم / ہر منافع طلب کو ہی معلوم
ساری چیزوں کی پانی سی حیات / نہو پانی نہو وجود و ثبات
پینی کی چیزوں میں بناتی ہیں / پیتی ہیں لیکے انکو پلاتی ہیں
خاک پانی سی بنتی ہی گارا / ہوتا ہی شامل مکان و بنا
اس سے پانی ہیں آبرو حمام / پانی میں زندگی سی سب آرام
شک اگر نفع آب میں کچھ ہی / کہ یہ پانی عبث ہیں دریا کی
عیش پانی یہاں کہاں ہی ہی / یہ محل مقر پانی ہے
اور کتنے دوائیں بیچتے ہیں / کتنی جوہر کی کان دریا ہیں
کہ عقاقیر و ادویہ کتنے / ساحل بحر سی ہیں سب نکلی
بہت سی لوگ جاتی ہیں اکثر / اور شہر و نمیں ناو پر چڑھکر
قسم ہا می جو ہیں اقمشہ سب / جن و واون سی سکو ہی مطلب
منتقل وہ کبھی نہ ہو سکتے / منتفع آدمی نہ ہو سکتے
آدمی کس طرح اوٹھا سکتا / کوئی انکو کبھی نہ لا سکتا
کہ نہ ملتی وہاں جو سب چیزیں / آدمی پاتی ایسی کب چیزیں
دوسرے اس میں تھی یہ دستور / قطع ہوتی معاش بیچاری
نعمتیں کھاتی ہیں کھلاتی ہیں / عیش کرتی ہیں لطف اوٹھاتی ہیں

ساری دنیا مین پہر نہ اوگتی گہاس
جتنی دریا ہین سب کا ہوتا ناس

عمر حیوان کیا بسر کرتی
خشک سالی سی آدمی مرتی

کبہی بدلی کبہی صفا ہی ہوا
معتدل کس طرح نہ آتی ہوا

ہین جو دونون قرین یکدیگر
ایک کہوتا ہی دوسرے کا ضرر

جتنی چیزین ہین پاتی ہین اصلاح
کچہ نہین اسمین حاجت ایضاح

+ اور کوئی کہی یہ بات اگر
کیون خدا نی دیا ہی انہین ضرر

کیون بلا ہی انہین فساد مزاج
ایک ہی دوسرے کا کیون محتاج

تو ہم اسکا جواب دیتی ہین
سن اسی کیا جواب دیتی ہین

ہی صلاح آدمی کی اسمین کمال
اسلیی اوسکو ہی تغیر حال

جب مشقت وہ پاتی یا صدمے
کرتی توبہ جیسی گناہون سے

ہی مثال اسکی ای نکوکردار
نوع انسان جو پڑتی ہی بیمار

اون دواؤنکی ہوتی ہین محتاج
کہ جو کڑوی ہون یا خلاف مزاج

تا صلاح مزاج حاصل ہو
تا فساد مزاج زائل ہو

جب کری روح نوع انسانکی
خواہشین سرکشی و طغیان کی

مبتلا اون بلاؤن کا ہو جاے
جنکی رنج والم سی ایذا پاے

رہی تا اپنی درد مین مشغول
نہ گناہ اوس سے ہون کا فضول

متوجہ ہو ایسی کامون پر
جو ہون کونین کی مناسب تر

+ ای مفضل کوئی شہ جبار
دی رعایای خاص کو کہ بار

لیکی ہمیان درہم و دینار
کہ وہ گنتی مین ہون کرور ہزار

سب کہین کی اوسی کمال سخی
دہوم عالم مین ہو گی بخشش کی

ہی یہ صرف الوف درہم
ایکبار ایش کی مرتبی سی کم

آب باران کا ہوتا ہی جو وفور
شہر کی شہر ہوتی ہین معمور

گہاس اوگتی ہی جتنی ہی خلقی
اونکی قیمت اگر کوئی سمجہی

تو قناطیر ہای سیم و طلا
اوسکی عشر عشیر ہین گویا

تو نہین دیکہتا سو باران
کیسا دیتی ہین ہی عظیم الشان

اوس سے سب ہی نعمت عظمی
لوگ غافل ہین اوس سی صبح و مسا

تہوڑی حاجت جسکی حیج اسی ہو
یا ہو مقصود دنیوی جسکو

اور وہ کام دیر مین نکلے
بہول جاتا ہی سب وہ غصے

یہ نہین جانتا کہ خیر اوسکی
ہی اسی بات مین جو دیر لگی

ملتی جو لذت حقیر یہان
ہوتی فوت اوس سے نفع بی پایان

نفع تہوڑا اوسی جو ملتا اب
ہوتا خسران اخروی کا سبب

ای مفضل یہ فضل و احسان دیکہ
اور لطف نزول باران دیکہ

کہ خدا نی کیا مقدر سے
برتری سی سوی نشیب کری

جو ہون پست و بلند دوران سے
سب ہوین شاداب آب باران سے

جو نہ نزول اسطرح کر سکتا
کوہ و تل کس طرح یہ بہر سکتا

جتنی جگہین تہین ارفع و برتر
رہتین محروم برگ و بار و ثمر

تو نہین دیکہتا وہ کہیت اگر
کہ جو آب وان سی ہوتی ہین تر

کم ہین حاصل مین اونسی زراعت
آب باران پہونچ کیا ہی جیسے

جو مشقت کر آب جاری مین
لوگ پاتی ہین کشتکاری سی تن

کہ وہ لیجاتی ہین کہین سی زمین
ہی محل نزاع آب زمین

ظلم جیسا کہ کرتی ہین عامل
پانی پر پا کی قبضہ کامل

بی زر و زور رہتی ہین محروم
بدلی پانی کی روتی ہین مظلوم

نہ شفقت ہی آب باران مین / نہ حکومت ہی آب باران مین
تو مقرر ہوا ہی یہ عنوان / قطرہ قطرہ برستا ہی باران
جو برستا یہ پانی اکباری / ہوتا سارا زمین پہ جاری
یہ جو برستی دکہاتا ہے / یعنی ایک ایک قطرہ آتا ہی
ہین نزول مطر مین مصلحتین / نرم تر جسم مین یہ منفعتین
کہ وبا کی مرض یہ جتنی ہین / جو فساد ہوا سی نکلی ہین
برگ اشجار پر جو آفت ہی / جس سی بربادی زراعت ہے
اور ایسی بہت ہین نفع کی کام / کہین تو ہی مزید طول کلام
تو زراعت مین آتی ہی آفت / ہوتی ہی یون فساد کی کثرت
باعث اسکی ہین کونسی اسباب / تو ہی اس بات کا یہ خوب جواب
ہین یہ ضر اور یہ عین فلاح / انکی دینو کی ہی فلاح و صلاح
یہ پانی اذیتین پاتے / مبتلای فساد ہو جاتی
ہی کلام خدا مین قول خدا / ترجمہ جسکا یون بیان ہوا
نقص اموال و انفس و ثمرات / یہ بہی ہین امتحان کے آیات
خلقت کوہ ای مفضل دیکہ / رفعت کوہ ای مفضل دیکہ
سبہی جاہل ہ بادت خلقت / یعنی انکی نہین ہی کچہ حاجت
ایک انمین یہ ہی کہ برف اکثر / گرکی رہجاتی ہی پہاڑون پر
ہو کی پانی جو برف بہتی ہے / چشمہ و نہر مین وہ جاری ہے
اور نباتات کا ہی ثبات انہین / جو کہین ہی جہا نہین ملین
قلعہ ہین استوار و محکم تر / ہر جہا ہی بلند ہین اون پر
پتہر اوس ہی تراش لاتی ہین / آسیا و محل بناتی ہین

حق نی یہ بات جب مقرر کی / آبی اونچان سی جو برستے
پونہچی تحت سری رطوبت آب / باطن ارض تک کری سیراب
کرتا عمق زمین مین خاک گذر / تو نجابی نبات و زرع و شجر
کہیت سیراب ہوتی ہین ساری / باغ شاداب ہوتی ہین ساری
بہر گئی ہی غبار مین جو ہوا / آب باران سی پاتی ہی وہ جلا
ساری طاعون ہوتی ہین زائل / صحت جسم ہوتی ہی حاصل
جسکو کہتی ہین کہیت کا یرقان / دہو کی کرتا ہی صاف اسی باران
جو کری اسطرح کوئی شبہا / برف و باران کسی سے ہو سوا
جب عفونت ہوا مین آتی ہے / بدن انسان کی دکہاتی ہی
کہ یو نہین ہی کہا جو قائل نی / ہی یہ افعال حق تعالی سی
انکو ہوتا مضر جو نفع گران / یا مضر استقامت ابدان
انکو تنبیہ ہی یہ اس خاطر / نہ رہین تا یہ فاسق و فاجر
ازمائین تمہین ہر انسنہ ہم / خوف سی اور بہوکہ سی ہم

حکمت خلقت جبال جہان

جب ہلی خاک و سنگ یکدیگر / ہو گئی یہ بلند سر تا سر
یہ سمجہنا ہی انکا محض خطا / نفع انمین ہی بیحد و احصا
بچکی رہتی ہی عرض سال مین جو / نفع پاتی ہین ہیچ کر اوسکو
اور بس مجبتی و صفہاتی جبل / ہین نباتات کی دوائی محل
غارون مین ہی جگہ درندو نکے / رہتی ہین وحش دشت کوہ سبہی
جانور اکثر انمین رہتی ہین / کسب وہ از ار صید سبہی این
انمین کان جواہر اکثر ہین / فائدی اسنی ظاہر اکثر ہین

اور ہین سیکڑون لال وجمال | عالم اونکا ہی ایزد متعال
ای مفضل سنو معادن دیکھ | معدنیات کی مساکن دیکھ
گچ وزرنیخ وسرب ومردا سنگ | سرمہ جس سی بنا ہین ایسا اشنگ
فضہ معدنی سی تا بہ ذہب | اور یاقوت پہر زمرد سب
اور جو ہو پہاڑ سی جاری | قیر گوگرد مومیائی بہی
آدمی کی لیی مہیا ہین | یہ زمینون مین آشکارا ہین
پہر نہ ایسا بنا دیا ان کو | کہ جو منظور ہو وہ حاصل ہو
سبب اسکا یہ ہی کہ سہل اگر | نکلین کانون سی سیم وزر اکثر
کثرت سیم وزر ہو دنیا مین | سونی چاندی کا گہر ہو دنیا مین
کب خزانون مین مالدار پہرین | پہر اوسکا انہین سی جمع کرین
کوئی پیتل بنائی تانبی سے | کہین بنتی ہین ریت سی شیشی
لوگو نہین صنعتین ہین اور اکثر | کہ نہین جانتی ہین اونکی ضرر
فہم ہوتا ہی کارگران کا | نہین جس کام مین ضرر انکا
ہی وہ دریای بیکران ایسا | کہ نہ دیکہا ہو ایک نی ویسا
فکر سی دیکہ حق کی یہ تدبیر | دیکہ تدبیر کردگار قدیر
جیسی رکہتا ہی صنعت و قدرت | ہی خزانو نمین اوسکی جو وسعت
لیکن انکی صلاح اچہی نہین | کہ ہو چاندی یہ ریگ خاک زمین
لی تو اس بات سی ذرا عبرت | یعنی جس جنس کی نہ ہو کثرت
یا ہو سبکی پسند یا کمیاب | قدر مین ہو زیادہ وہ اسباب
جب وہ ہی جنس پہیل جاتی ہی | قیمت کم کو ہاتہ آتی ہی
ہی کثافت تفاوت اشیا | اونکی کم ہونی سی ہوا پیدا

حال ہی خلقت معادن کا

گوہر باشرف نکلتے ہین | ہر جگہ ہر طرف نکلتی ہین
ایک وہ مس وہ زیبق و قلعی | مثل فولاد و آہن اور کئی
اور انواع کی بہت پہر | ایک سی ایک بہتر و برتر
نفط بہی اور چیزین اسکی سوا | کہ یہ سب ہین ذخیرہای خدا
وقت حاجت نکال لاتی ہین | کام مین اوسکو لاتی ہین
کیمیا کا ہی علم پوشیدہ | یہ جو رکہا ہی علم پوشیدہ
یا ہر اک شخص کیمیا جانی | چاندی سونا ہر اک بنا جانی
نہ ہون اسکی معاملات جہان | دین کب اونکو خراج سلطان
اور بہی قدرتین دکہاتی ہین | صنعتین خلق کو بتاتی ہین
کہین بنتی ہی سرب سی چاندی | کہین چاندی سی قسم سونیکی
دیکہ تو کسطرح خدائی دی | آدمی کو مراد بہی اوسکی
جو کہ کہودین بہت معادن کو | ملی دریای بیکران ان کو
ہی عیان دوسری کنارسی | کہ اودہر ہین پہاڑ چاندی کی
لطف قدرت سی ہی جہان ہا | دیکہنی والون کو دکہائی خدا
نہ سمجہا کہ جب خدا چاہی | کل نقرہ بنادی انکی لیی
نفع انسان جو یہ ضرور ہوا | اس لیی نفع وفور ہوا
قسم ظروف و لباس یا اور | کہ نئی بات کا ہوا یہ طور
آدمی اوسکی رہتی ہین طالب | قیمت اسمین وہی ہین اغلب
طالب اوسکی جب ہوئی ہر دم | صنعت یعنی نہین جو پہونچی ہم

خلقت گیاہ و درخت

ای مفضل سمجھکے دیکھ ذرا | کیا بناتا ہین ہی صنع خدا
ہی جو خلاق آسمان و زمین | اونہین کیا کیا صنائع وکی نہین
کتنا ہسین کہین چلون ہر حیوانات | کہا کی چارا وہ بچتی ہین درختات
صمغ و جلد و برگ و ریشہ و شاخ | نفع انسان ہی سب سے ابی فراخ
کو مزا پاتی نفع پاتی ہم | اتنی چیزین کہا سی لاتی ہم
ہی درختون مین البتہ بصر | کہ خوش آیندہ ہین عجائب منظر
پھل و برگ و شکوفہ گونا گون | سب جدا اوکے تو عین بو قلمون
فکر اس فائدہ مین کر تو ذرا | ہی زراعت کی تربیت کیسا
ہتا یہ ممکن جو بوئین دانا ایک | کری اللہ اوس سے پیدا ایک
یعنی ہر سال بیج ضرورت ہے | کہ کری کشت و کار ہر کوئی
کیا نہین دیکھتا کر تو اسے | کہ اگر کوئی بادشاہ ہی
تاکہ بیج اوس مین مین بوئین | جبتک اون بیج کا و حاصل نہین
پہ سمجھی کہ ساری دانشمند | کام تدبیر کرین ہر چند
نفع استاد یا زراعت کو | صرف ہنگام تخم پاشی ہو
نخل خرما کا حال ہی سنئے | ہین سب اشجار میوہ دار ایسے
کاٹکر اونکو لوگ بو دیتی ہین | اور یہی کام اوسنے ہو دیتی ہین
اوس عوض سی ہی و یاقوت ہو جاوے | قسم اوسکی ہر طرف ہو جاوے
اور پاسداری ہین کیسے | کہ وہ ہین ظرف چند مین جیسے
کہ وہ دانی رہین بحفاظت سے | بیج رہین سو طرح کی آفت سے
ہی شیمہ مین اسلی محفوظ | رہی آفات زحم سی محفوظ
پوست سخت اگر نہ وہ پاتی | نہ دہقان جانور کہاتے

کتنی انواع منفعت بخشی | کہا سون کو دواے عطا پانی
میوی پیدا کیی برای غذا | تا کہ انسان اونمین پاوی غذا
لکڑیان پاتی جلانی کے | اور کام اوس کارخانی کے
جتنی میوی ہین آدمی کہاتی | یہ اگر بی درخت مل جاتی
ہیزم و برگ و چوب کاہ و علف | نفع ان سب کی ہمسی ہوتی تلف
نخل شاداب سبز و خرم کیا | جو زمرد کا رکہی عالم کیا
آدمی کو جو ہی مزا ان سے | کوئی لذت نہین پہنچتی اسے
ایک دانی سی اسقدر ہون ہم | کہ ہون بیج دانونسی یادہ کم
ایکدانی ہی ایک اگر ہوتا | نفع اوس سے کب اسقدر ہوتا
ہونی والی کا قوت ہی کامل | سال آیندہ تک رہی حاصل
کہ کسی شہر کو کری آباد | کری بیجون کی لوگونکو امداد
اونکو آذوقہ شاہ دی بیشک | جسکو کہائین حصول حاصل کے
انکی ادراک و فکر سی بڑہ کر | ہین تدابیر خالق داور
قوت ہو سال بہر مزارع کا | نہ ہو ہرگز ضرر مزارع کا
گر دشاخین نکال لاتی ہین | ہو دہی نشو و نما جو پاتی ہین
نہین ہوتا فنا ہی اصل شجر | اور اگر مٹ ہی جای اصل شجر
دانونمین صنعت الہی دیکھ | عدس و ماش و باقلا ہی دیکھ
اوگتی ہین سے یہ اجزای ہنگر | صورت کیسہ و خریطہ ہی ظرف
جبتک اوس ظرف مین وہ ہون محکم | جس طرح بچہ ہی آدم
دیکہ تو طرز گندم و اشباہ | خلق کرتا ہی کس طرح اللہ
کہنی والا کوئی کہی یہ اگر | دانی کہاتی ہین جانور اکثر

کہین کی وسی ہم جواب سکا
کہ مقرر جدائی تو نہین کیا

جو نکالا زمین سی حق نی
کچہ نصیبا نہین اونکی لیے

توڑ کر خاک مین ملا جاے
پہینکدی بہت سے کہا جاتی

بہت کہاتی خود بہی جاتی
ہونی والی تباہیان پلتے

تہوڑی سی اونہین جانور کہاتی ہین
آدمی کی بہت سی کام آتین

جز خورش جانور کو کیا غنیمت
آدمی کو زیادہ ہی حاجت

کیونکہ وہ بہی غذا کی ہین محتاج
ساری نشو و نما کی ہین محتاج

حرکت ہی نہ انکو ہین اعضا
مثل حیوان کرین جو کسب غذا

ریشو کی راہ جب غذا پاتین
شاخ و برگ و ثمر کو پہونچاتین

جس طرح لیکی چہاتیان منہ مین
شیرخوار اپنی مان کا دودہ پیتین

تا وہ سیدہی اینٹہ کر جائین
راستی سی کہین نہ پہر جائین

ہر طرف سی کہنچی ہین وہ ریشے
جہک نہین سکتی گر نہین سکتے

سیدہی کس کس طرح کہڑی ہین
صدمے کیا باد تند کی سہتی

کری صنعت کی آدمی تدبیر
وہ بہی ہی کر چکا خدا تقدیر

جو ہی صنعت وہ تابع خلقت
کیونکہ خلقت ہی سابق صنعت

مثل رگہای جسم پتون مین
ہر طرف سی کہنچی ہوئی ہین رگین

بعض باریک ایسی ہین انمین
بنین موٹی رگونسی ہین وہ رگین

بانٹہ ہی لوگ اگر انہین بٹتی
سال بہر بہی آدمی وہ بنتی

ہوتی محتاج کثرت آلات
کرتی بیحد و حصر سب حرکات

دفعۃً برگ و گل کیا وہ درخت
پتی ہون چاہی نرم چاہی کرخت

اس قادر سبکی سب کیی پیدا
پہر گئی جن سے گلشن و صحرا

جانور ہی ہین اوسکی مخلوقات
بی زبان بہی ہین اوسکی مرزوقات

جو یہ پردہ نہوتا دانی ہین
چہوٹتی کب وہ اوسکی کہائی ہین

پاتی جب بی مزاحم و مانع
کرتی دانون کو جانور ضائع

تب تو حق نی بنائی یہ پردی
ہین محافظ تمام دانون کے

کیونکہ انسان بوتی ہیں ہین
پال کہوتی ہین رنج سہتی ہین

فکر کر دیکہ حکمت اللہ
خلق کیونکر کیی درخت و گیاہ

لب و کام و دہن نہین رکہتی
وصف حرف و سخن نہین رکہتی

ریشی بطن زمین ہین دوڑاتے
کہ وہین سے غذا ہر اک پاتے

یہ نہین انکو کم نہین ان سے
دہن طفل وار ہین ریشے

تو نہین دیکہتا ستون خیام
ہین طنابون سی استادہ مدام

ہی نباتات و نخل کا ہی وہ ڈہب
ریشی و ڈالی ہین طنابین سب

یہ نہوتا تو یہ درخت کبار
جیسی سرو و صنوبر و چنار

دیکہ تو حکمت حکیم قوی
کس طرح قبل خلقت بشری

بلکہ خیمہ جو کرتی ہین پیدا
نخل و اشباہ سی یہی نکلا

فکر کر ای مغفل اس مین ذرا
پتون کو کس طرح کیا پیدا

بعض موٹی رگین ہین اوس پہ بڑی
کہنچی ہین طول و عرض پہ کہ سبہی

پتون مین جو رگین ہین نازک تر
سب وہ ہین متصل بیکدیگر

لطف اس طرح کی نہ ہو سکتے
فارغ اک پتی سی نہ ہو سکتے

دیکہ تو قدرت بصیر و سمیع
جب ہوئی ابتدای فصل ربیع

سبزہ ریحان شگوفہ ہا الوان
صنفہای شقایق نعمان

سب یہ پیدا ہوئی ہین بیچ کت
نہین حد سخن کی کچہ حاجت

قدرت کاملہ کا ہی یہ کمال
ہی فقط حکم کا استعمال

وجہ رکھا ہی ریزہ سن لی ذرا
اونکو پتوں نہیں کیوں ہے پھیلایا

تاکہ آب و غذا ہی برگ ملی
نشو کامل برای برگ ملے

ہی یہ رکھا ہی سخت میں حکمت
رکھی ہیں شدہ صلابت و طاقت

ہی پہنچتی سی عافیت پائیں
نہ ہو پژمردہ ہوں نہ کمہلائیں

صاف برگ درخت ایسی ہیں
جیسی برگ قماش بنتی ہیں

لکڑیاں طول و عرض میں اوسکے
اسلئے رکھی ہیں کہ جھک نہ سکے

ہو ثبات و قرار پتی میں
نہ رہی انتشار پتی میں

سب یہ صنعت ہی نقل خلقت کے
پرکھاں خوبیاں حقیقت کی

خلقت تخم میوہ و اثمار

تو تفکر کر اس میں ای دانا
نہیں میووں میں بے سبب دانا

ہی یہ حکمت کہ ٹھہری نام درخت
بیج ہوں قائم بمقام درخت

تجھے آفت درختوں کو پہنچی
بیج بوئیں زمین میں اونکی

جیسی جو کوئی جنس ہو بہتر
دو جگہ اوسکو رکھتی ہیں اکثر

کہ اگر ایک پہ پڑی آفت
دوسری پہ نہ پڑسکی آفت

بیج میں دوسری یہ حکمت ہے
اوس میں جو سختی و صلابت ہے

مغز اثمار میں جو نرمی ہے
سختی تخم اوسی بچاتی ہی

بیج اگر سختیاں نہ یہ پاتے
ساری پھل پاش پاش ہو جاتے

کہاتی ہیں بیج بعض میووں کے
بعض بیجوں سی تیل ہیں کھینچتی

بیج کیا رائگان جاتی ہیں
سب نکلتی ہیں کام آتی ہیں

فائدہ گٹھلیوں کا تو نی سنا
اب تفکر کر اوسمیں ہی تو ذرا

جو ہی بالائی دانہ ہای رطب
حال انگور کا ہی مثلی اب

کس قدر لذت و حلاوت ہے
شہد خالص کے کیا حقیقت ہے

جو ہوں مثل انار سرو چنار
خلق کب پاتی لذت بسیار

پس حکیم و علیم نی یہ ثمرے
محض میوونکو اسلئے بخشے

پای انسان لذتیں اسنے
پاتی ہر آن لذتیں انسے

دیکھ تو حکمت علیم قدیر
نوع اشجار میں ہے کیا تدبیر

ہی درختوں میں حکمت جبار
مرتی ہیں سال بھر میں یکبار

ہی حرارت عزیزی انمیں جو
دی جگہ چوب نخل میں اوسکو

جبکہ فصل بہار آتی ہے
شجر میوہ کو جلاتی ہے

حرکت میں درخت آتی ہیں
میوے قائم کی کہلاتی ہیں

میوے لی کی کس حلاوت کے
مستعد ہیں تری ضیافت کے

جن کی گویا درخت سب میوے
ڈالیاں لائی ہیں تبھی آگی

ان میں جو چیز ہو تجھی منظور
لی کہ موجود ہی وہ تیری حضور

عقل کی سمجھتیں ہی اگر پرداخت
کیوں نہیں لطف میزبان کی شناخت

جب عنایت کی ہو یہ کیفیت
چاہیے شکر صاحب نعمت

یہ طعام و فواکہ و ازہار
یہ ریاحین تازہ و اثمار

باغ و بستان و کوہ و ہامون کے
سب مہیا ہوئی ہیں تیرے لیے

تو ہوا صاف منکر احسان
تو ہوا صاف عاصی فرمان

شکر کی بدلی کفر ہے یہ نگاہ
نعمتیں کہا کی کرتا ہی گناہ

لی تو خلق انار سی عبرت
اور جو کچھ ہی اوسمیں کیفیت

صنع کامل کی اوسمیں ہیں آثار
آشکارا ہی قدرت مختار

اوس مین جلی سی پڑ وہین کیتی / کہ رہین احتیاط سی دانی
کتنی حصی کیا ہی دانون کو / ہین لفافی مین قسم قسم کی جو
دانی ہین قسم قسم کی جتنی / سب ہین محفوظ پوست کے نیچے
صرف ہوتی جو اسمین سب دانی / رہتی باقی غذا کو کب دانی
اوسی اسواسطی قرار دیا / دانونکی جڑ کو اوسمین نصب کیا
دانون نی جو لفافہ پایا ہی / یہ پی حفظ دانہ کہینچا ہی
ہی لطافت طراوت اوسمین کمال / سرد و گرم ہوا سی کیا ہی زوال
جو درازی کلام کی چاہی / تو زیادہ ہین جد سی نفع اسکی
خربزہ ہندوانہ اور خیار / اور مانند اسکی ای ہشیار
تو درختون کا طور یہ ٹہہرا / اونکو مانند فرش پہیلایا
ٹوٹتین شاخین او جہک جاتین / تاب کب انکی بوجہ کی لاتین
انکو کہیا زمین پہ کیا / حامل بار اوسکو ٹہہرایا
پہیلے ہین جو وی ارض پہ کیونکر / پالتی ہین یہ اپنی بار وثمر
لیکے پستان گربہ ہمسنہ ہین / شیر با در پڑی پی چوسین
کہ وہ ہی عین شدۂ گرما / اور چلتی ہی کیسی گرم ہوا
اور اگر جاڑہ مین ہین سب پہیلتے / لوگ کہاتی تو اونہین کراہت سی
نہین دیکہا کہ کچہ درخت خیار / فصل سرما مین لاتی ہین وہ بار
وہی کہاتی ہین جو ہین بیسی دوا / نہین نفع و فساد دیتی دوا
دیکہ انواع نخل خرما ہی / دیکہ اوضاع نخل خرما ہی
نر بنایا ہی مرد کی صورت / مادہ بار آوری ہین زن سیرت
یون وہ سخت و درشت و محکم ہو / خوشو نکی بوجہ سی نہ ٹوٹی جو

یون ملائی گئی وہ دانۂ خام / کہ مگر ہاتہ سی چنی ہین تمام
اس لطافت سی وہ لفافہ بنا / دیکہنی سی ہی عقل کو سکتا
یہ جو خلق لطیف کی تقدیر / سبکی سب اصلی ہی تدبیر
ایک پیدا ہی اوسمین صورت ہی / کندہ و سیاہ ہی رطوبت ہی
ملی پہنچی کا فائدہ اوس سے / دانی پاتی رہین غذا اوس سے
اور سب پر ہی پوست ہے محکم / سبب اسکا بہی سنائین ہم
ہمنے جو کچہ کہا یہ کافی ہی / اعتبار و دلیل وافی ہے
فکر کرای مفضل اکدم تو / دیکہ لی صنعت درخت کدو
جب ہوئی حکمت خدائی وجود / کہ پڑی میوی لیتی پائین وجود
اور اگر مثل نخل سیب و انار / سیدہی ہو ہوکی لاتی پر بار
پس نظر کر کہ حق تعالی نے / خالق و رازق برایا نی
حال شاخ کدو بہی غور کیا / اور انداز شاخ خربزہ کا
جسطرح لیتے گربہ مسکین / اوسکی بہی یون گرا دی شاخین ہین
دیکہ ان میوونکو جو پہیلتی ہین / کہ یہ کسوقت مین نکلتی ہین
ہی جو گرمی نفوس خلق کو شفا / ایسی میوونکی ہوتی ہی مشتاق
یا اگر ایسی میوی کہاتی ہی / تو بہت سا ضرر او ٹہاتی ہین
لوگ اونہین کہانی سی ڈرتی ہین / جو بہت ہین حریص کہاتی ہین

ذکر صنع درخت خرما ہی

کہ بنایا اوسی نر و مادہ / مادہ ہی جفت نر کی آمادہ
اوسکو کیا تاروپود ہی بنا / جیسا بنتی ہین عفص کپڑا
نہ کرین بادہای تند اثر / اندہ ہوسنی نہ پہونچی اوسکو ضرر

چوب خرما سی نفع پاتی ہین
بہت بنائی ہین اپنی بنائی ہین

بافتہ ہین خدا کی قدرت سی
یون بنائی گئی ہین صنعت سی

صنعت حق کی یون بنائی انہین
جسطرح تار و پود ملاتی ہین

کہ سبی اونسی آلہ و ادوات
اور کام آتی رہتی ہین دن رات

ہوتی مانند سنگ اگر محکم
کام اسنی بہت نکلتا کم

کہ ٹہہر جاتا ہی یہ پانی پر
اس سی بنتی ہین کشتیان اکثر

شہر سی شہر لیکی جاتی ہین
بحر سی بحر لیکی جاتی ہین

کشتیون کا اگر نہ ہوتا ڈہنگ
ہوتی سب تاجر و مسافر تنگ

تہا ضروری کہ چاہیی کشتی
کس سے ہوتی یہ کام بی کشتی

کر عقاقیر و ادویہ کو نظر
کیا خدائی انہین دیا ہی اثر

ہون اگین یا مفاصل و اعماق
نہین انکو نفوذ کرنا شاق

کہین رکہی بعض مواد زبون
شہرہ ہو کہ نوع افتیمون

ہین دوائین محللات ایسی
کہوتین اورام و درد جسم سبہی

اس سوا جو انہین کیا پیدا
بہر اصلاح بندگان خدا

اور یہ بات ہو نہین سکتی
کہ بفرض و باتفاق کوئی

اور اگر ہم کرین اسی تسلیم
کہ ملی آدمی کو عقل سلیم

چارپائی تمام سب حیوان
کیا یہان عقل و تجربہ کا گمان

جیسی کتنی درندہ صحرا
کن کی بعض گیاہ دشت دوا

مرض قبض پاکی بعض طیور
آب دریا کا حقنہ لیتی کی ضرور

ہی یہ الہام خالق متعال
ہین بہت سی نظیر و مثال

کہ دوا اوگتی ہین دشت و یا ہامون
فائدہ کیا گیا افزون مین

اور اسی طرح لکڑیان ساری
جن سی دنیا مین کام ہی جاری

عرض ہر چیز کی طول مین داخل
پائی آپسمین وصلت کامل

ساتہ اسکی علاوہ استحکام
گو کہ ہین نرم اسطرح وہ تمام

پنجری در بنائی ہین انسی
چیزین اکثر بنائی ہین انسی

اور کتنی مصالح ایسی ہین
تختہ و چوب سی نکلتی ہین

کہ پہاڑونکی طرح بار گران
لادتی ہین گروہ کشتیان

کیا خدائی کیا ہی یہ آسان
ہی کرایہ خفیف اور آسان

حمل و نقل متاع کیا ہوتی
صورت انتفاع کیا ہوتی

سبب خلقت گیاہ دوا

پہر ہر امر خاص دی خلقت
کسطرح کی ملی ہی خاصیت

کہ مواد غلیظ سوداوی
کہو دکر سب نکالتی ہین یہی

حب فسا دریاح ہون واقع
دکہیہ سکبینج انکی ہی رافع

ست خاصیتین قوت تام
دین دوا اونکو تا ہو صحت تام

متفطن کیا ہی لوگون کو
سمجہین تا نفع اور یہ جو بہ

مطلع ان سی خوب ہو جائی
فائدہ اتفاق سی پائی

تجربون سی خواص اشیا پر
متفطن ہوئی ہی نوع بشر

کسطرح ایسی بی شعور تمام
متفطن ہوئی ہین بی الہام

وقت امراض کر کی استعمال
صحت تام پاتی ہین فی الحال

بلکہ اطلاق کی یہ معنی ہین
عمل طائر اوسکو کہتی ہین

شک نہین شاید اسمین ہو پیدا
نفع افزونی گیاہ ہی کیا

تو جو ہو اس نگاہ سی جا ہین
کہ عبث ہی وہ گہاس دنیا مین

سب یہ تیر اگر ان ہی وسواس ۔ کہ غذا و چشیونکی ہی وہ گھاس
گھاس ساری چرند کھاتی ہیں ۔ اوسکی دانی پرند کھاتی ہیں
ہیزم و شاخ و چوب لکڑی کی ۔ ہی برای مسافر و شہری
بہت ادویہ سی ہیں دوا ای مرض ۔ کام آتی ہیں وہ برای مرض
نفع لیتے نہیں ہیں وہ باغات کا ۔ یعنی اوس سے پکاتی ہیں چمڑا
بعض سی ایسی کام لیتی ہیں ۔ اوسی چیزونکو رنگ دیتی ہیں
اور لاکہون ہیں ایسی مصلحتیں ۔ کہ عقاقیر ہیں ہین منفعتیں
تو نہیں اوس سی واقفی آگاہ ۔ کہ جو بیجڑ ہی بدترین گیاہ
یہ ہی قسم گیاہ ہیں کم قدر ۔ جانتا ہی جو اسکی عالم قدر
ہیں ان انواع میں بہت سے مفاد ۔ نفع ان گھاسونمیں ہیں جیسی زیاد
اوس ہی کاغذ بہت بناتی ہیں ۔ لوگ نفع کثیر پاتی ہیں
سب میں اوس گھاس کے سوا محتاج ۔ ہیں گدا و بادشا محتاج
اوس سے بنتی ہیں بوریا و حصیر ۔ اوس سے جاری ہی کار خلق کثیر
شیشونکی بنتی ہیں اوسی سی غلاف ۔ کہ رہیں وہ غبار و گرد سی صاف
شیشہ آلات اوسیمیں لاتی ہیں ۔ وہی صندوقونمیں بچھاتی ہیں
کہ بچیں ظرف ٹوٹنی سی تمام ۔ اور ایں گھاس سے نکلتی ہیں کام
پس تو عبرت شناس ہی لے ۔ کہ ہیں سب چیز ہیں منفعت کی لیے
خلق جتنی ہوئی صغیر و کبیر ۔ جتنی مخلوق ہیں قلیل و کثیر
قیمتی ہون کہ وہ ہون کم قیمت ۔ سب میں ظاہر ہی قدرت و صنعت
ہی حقیقت ہی خایط و سرگین ۔ کوئی دنیا میں بد تر اس سی نہین
نفع ان میں ہیں کسقدر گیتی ۔ سبہی ہیں ایسی نفع پرگیتی
سب بقول و فواکہ دنیا ۔ شجر میوہ دار ای دانا
جسقدر دہر میں زراعت ہی ۔ جسمیں اوگنی کی قابلیت ہی
نہ بڑہی تا یہ خایط و سرگین ۔ ایک میں بہی ہنوی وہ نبت نہیں
با وجودیکہ یہ نجس تر ہے ۔ مربی میں ہر اک سی بہتر ہی
جان تو کچہ بہی ہو جو عقل و تمیز ۔ منزلت منفعت میں ہر اک چیز
نہیں ہوتی موافق قیمت ۔ اپنی قیمت سی رکہتی ہی رغبت
قیمتیں دو ہیں اور دو بازار ۔ دو جگہ بکتی ہی وہ لیل و نہار
ایک بازار بیع و خواہش ہی ۔ طلب بی فساد و کاہش ہی
ایک بازار علم و دانش جان ۔ اوس جگہ کار علم و دانش جان
اعتبار اسکا اسکا استدلال ۔ نہ سمجہکر حقیر کر اہمال
طالب کیمیا اگر سمجہیں ۔ نکتہ کیا ہی مفاد غایط میں
سیم و زر دیکی مول لیں اوسکو ۔ اور سونی میں تول لیں اوسکو
یون مفصل ہی اس جگہ کہتا ۔ سخن پاک جب یہان پہونچا
سیر اسولا او ٹہا بڑا ہی نماز ۔ ہوئی پرنور اوسنی چاہی نماز
اور فرمایا کل کی صبح جو ہو ۔ آ تیرا ہی مفصل خوش خو
کہون گا تجہسی اور بہی اسرار ۔ جو یہ چاہی گا ایزد غفار
اپنی گہر میں چلا خوش و مسرور ۔ کہ تہی حد ابتہاج و سرور
مجکو بخشا جو میری مولا نے ۔ ہادی راہ پاک و عقبی نے
دولت فضل کی دوفا تن سے ۔ علم و اسرار کی خزائن سے
دولت علم پر یہ راضی تہا ۔ شاکر منعم حقیقی تہا
وعدہ صبح کی امید میں رات ۔ صبح کی بہیجکر درود و سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے یہ آغاز مجلس چارم

حبذا ایں طالع یاور
نکل آیا جو خسرو خاور
گھر سے نکلا مفضل دیندار
در مولا پہ آکے پائی بار

پائی اذن جلوس و حکم ورود
کرکے آداب اور پڑھکے درود
وہ دوزانو ادب سے بیٹھ گیا
کس شکوہ و طرب سے بیٹھ گیا

یوں امام جہان نے فرمایا
ہے یہ پہلے زبان پر آیا
کروں تحمید طیب خاطر سے
کروں تنزیہ قلب طاہر سے

کروں تقدیس واجب التعظیم
ساری ناموس ہے جسکا نام قدیم
ساری لوح روشنی ہے عظیم جو نور
وہ ہے میرا خدا علی غفور

وہی ہے ذوالجلال والاکرام
اوسی خالق سے ہے ہوئی نام
وہی کرتا ہے عالموں کو فنا
وہی صاحب ہے راز پنہان کا

عالم علم غیب ہے لاریب
وہی بے نقص و عیب ہے لاریب
اوس خدا کی جو ہیں محب جلی
دل میں نام اوسکی رکھتے ہیں خفی

جتنے ہیں علم قادر منان
چشم اغیار سے وہ ہیں پنہاں
دمبدم اوس جناب پہ صلوات
دمبدم اوس جناب پہ برکات

جو مبلغ ہے وحی کا بے شک
مالک امر اور نہی کا بے شک
کی رسالت خدا کی جسنے ادا
جو خدا نے کہا وہ اوسنے کیا

دی بشارت ثواب کی جسنے
کی اشارت عقاب کی جسنے
ہے وہ رات کا سراج منیر
وہی بے شبہہ ہے بشیر و نذیر

لایا ایمان جو ہوا زندہ
اوسنے آفاق کردیا زندہ
اہل دین با دلائل و برہان
ہوگئے واقف عرفان

ہے درود اوسکی آل اطہر پر
آل صاحب کمال اطہر پر
ہو سلام اون پہ اور رحمت ہو
برکت ایسی تا قیامت ہو

ہے ثنایاں میں تحیت کی
ہے ثنایاں ہیں کرامت کے
اے مفضل کہے ہیں سننے بیان
خالق جن و انس کی احسان

سب دلیلیں وجود خالق کے — سب دلیلیں علوم رازق کے
وہی خالق ہے صاحب تدبیر — وہی مالک ہے رازق تقدیر
نفع پیدایش رخت و گیاہ — ہوا معلوم تمکو خاطر خواہ

ہے بیان حوادث و اتفاق

ہوتی ہیں جب یہ آفتیں نازل — آدمی جو کمال ہیں جاہل
منکر خلق و خالق و تدبیر — ہیں وہ بے پیر منکر تقدیر
کیا شقی ہیں ملاحدہ اظلم — نہیں اقرار صانع عالم
یہ مصائب مکارہ و آلام — رنج مرگ و فنای خلق مدام
ہیں طبیعی جو عالم و حکما — قول باطل ہے اون سفیہوں کا
اونکی پیدایش و تلف کے — مقتضا ہیں طبیعتیں اونکی
نہیں دخل مدبر و صانع — نہیں دخل مقدر و صانع
رد قول انکا ہو بہت آسان — اہل انکار سنکے ہوں حیران
یرقان و وبا و طاعون کو — اور سقام زیر گردون کو
کر رہی ہیں وسیلۂ انکار — دور کرتی ہیں مرتد و کفار
بھی کہتا ہوں اب جواب انکا — رد ہوتا قول ناصواب انکا
ہوتی فتنی فساد سے سوا — اور ہوتا وفور حادثوں کا
چرخ گردان زمین پر گرتا — کرۂ خاک یہ جو ہے تہ تا
یا نہ ہوتا طلوع شمس کبھی — سو کبھی یا یہ چشمہ سار ہے
تو ہو بازار تازگی کا سد — جلتی چیزیں جن ہیں وہ ہیں فاسد
ذکر تھا جو جراد و طاعون کا — جو بلائیں ہیں اور انکی سوا
کچھ درازی و امتداد نہیں — بہت ان چیزوں سی فساد نہیں

سن چکا خوب حکمت خلاق — ہوئی معلوم صفت رزاق
خلق انسان میں کیسی حکمت ہے — خلق حیوانوں میں کیسی صنعت ہے
بہر عبرت یہ پند کافی ہے — عاقلوں کو فلاح وافی ہے
اب اون آفات کا ہے حسن بیان — جو کبھی ہوتی ہیں میان جہان
لیتی ہیں وہ وسیلۂ انکار — یعنی انکار خالق دادار
کبھی نازل جو ہوتی ہے آفت — جانتی ہیں منافی حکمت
جو ہیں اتباع مانی نقاش — دو خدا کی مقر ہیں وہ اوباش
جانتی ہیں خلاف حکمت ہے — جانتی ہیں فقط مضرت ہے
آتی ہیں جو جہان میں چیزیں — جو نظر آتی ہیں ہمیں چیزیں
آپ سے آپ ہوتی ہیں موجود — آپسی آپ ہوتی ہیں نابود
کروں ان چیزوں میں وہ بحث کلام — کہ نہیں انکو ہوتی تسلی تام
ہیں جو جاہل ملاحدہ مردود — ہو رہی لعن قادر معبود
ملخ و ژالہ کی مضرت کو — اور خسارت گر زراعت کو
شبہہ بیجا وجود خالق میں — شک ہیں پیدا وجود خالق میں
جو نہ ہوتا مدبر عالم — جو نہ ہوتا مقتدر عالم
آفتیں ہوتیں نازل اور زیاد — اوسی ہوتا جہان سب برباد
ڈوب جاتا تمام پانی میں — حرف تھا سب کی زندگانی میں
جو یہ باد و باران کبھی ٹھہرے — جیسی جلتی ہے آگ ذری ٹھہرے
یا محیط زمین ہو آب وان — غرق ہو جاتی سب بنا جہان
ضرر اسی کبھی جو پہنچا ہے — اور تھوڑا سا انکا وقفا ہے
سب وہ باد وسی بر نہیں جاتے — دہر سنسان کر نہیں جاتی

تیز یوں کبھی خود فنا و زوال
آدمی انسے رہتی ہیں محفوظ
کہ نہو جای بی لحاظ و خیال
دور ہو جتین ہیں بلائیں شتاب
یہ بلائیں جو آتی ہیں اکثر
ہوتی ان آفتوں سے کب ناخوش
چاہیے بی الم ہو عیش بشر
نہیں واقف کہ یوں اگر ہوتا
دیکہتا ہی کہ ایسے ہی ہیں بشر
کسقدر کرتے ہیں وہ طغیان
نہیں آگاہ یہ کہ ہم ہیں بشر
یا پہونچتا ہی جو ضرر اونکو
دستگیری کریں فقیروں کی
یا نظر آئی جب کوئی مضطر
رنج ان پر کوئی جو آتا ہے
چونک پڑتی ہیں ہیچ اب غفلت سے
اکثر ایسے ہی ہیں جہاں میں
نہ موثر ہی اونکو وعظ نہ پند
مستفید واسی ہوتی ہیں
کسب علم و ادب سے نفرت ہے
چاہتی ہیں سو کہانی پی ایسا

کہاں کا انسے کیا ہو سنبھال
کبھی مغموم ہیں کبھی محظوظ
آدمی کو رہے لحاظ و خیال
تا کہ عبرت کریں اولوالالباب
ہوتی ہیں مبتلا کے رنج بشر
ہر کوئی ساری عمر رہتا خوش
ہر کدورت سے ہوتے خالص تر
سرکش اسدرجہ ہر بشر ہوتا
ناز و نعمت میں کی جو ہوتے بشر
کسقدر کرتے ہیں وہ کفران
یا کہ ہیں مالک قضا و قدر
غفلتوں سے نہیں خبر اونکو
نہ حقارت کریں حقیروں کی
نظر پرورش کریں اونسے
یا کوئی درد انہیں ستاتا ہی
باز آتی ہیں جاہلیت سے
دار غفلت کی کارخانی ہیں
نہ ادا نہیں خلق ہو دیانت پسند
حکم پرہیز ہو تو روتی ہیں
صنعتیں سیکہنی سی وحشت ہے
شغل باطل ہیں ہانکی جاتی ہیں

یہ بلائیں اگرچہ ہیں جانکاہ
اس لیے یہ بلائیں آتی ہیں
آتی ہی آفت قلیل ان پہ
کبھی ہیں یہ بلا حد و بیشمار
خالق انکا حکیم اگر ہوتا
قائل اس قول کی جو ہیں نادان
عیش میں کچھ الم نہ ہو مخلوط
ہوتی دنیا و دین کے کام تباہ
پاتی امن و امان میں نشو و نما
وہ فراموش کرتی کو یا
یا کہ یہ احتمال ہی بی جا
کہ کریں مرحمت ضعیفوں پر
یا کوئی مبتلا نظر آئے
یا کریں بینواؤں پہ رحمت
تب کہیں ہوتی ہیں پند پذیر
ترک اثم و فساد کرتی ہیں
نہیں غیرت کسی طرح جنکو
حال اونکا ہی ایسے بچوں کا
جو طعام لذیذ او نہیں ہے مضر
رہتی ہیں کھیل میں بطالت میں
نہیں اون باطلونکو اتنی خبر

انسے ہوتا نہیں جہان خراب
کبھی اسواسطے ستاتی ہیں
بہر تادیب دی نہ بہر ضرر
اور ابتلاع مانی انکا شر
ان بلاؤں سے کب ضرر ہوتا
اونکو نادانیوں سے یہ گمان
رہیں عشرت سے آدمی مربوط
کچھ نہ ہوتا کبھی سوای گناہ
لطف عیش و توانگری پایا
کہ ہیں جنس بشر میں پیغمبر خدا
انکو کوئی ضرر نہ پہونچی گا
لطف و شفقت کریں نہ بچوں پہ
رحم سے انکی آنکہ بہر آئے
یا غریبوں فقیروں پہ شفقت
جانتی ہیں کہ ہی خدای قدیر
توبہ کرتی ہیں دلمیں ڈرتی ہیں
نہیں عبرت کسی طرح جنکو
نہ گوارا ہو جنکو کڑوی دوا
کہاتی پر اوسکی ہوتی ہیں وہ مصر
شاد دل رہتی ہیں ضلالت میں
ایسی نشو و نما میں کیا ہیں ضرر

دین ہو کا تباہ دنیا سے بہی
اسقدر جانتی نہین یہ ضلیل اگر
بعد الم کی ہی بیشتر راحت
کس لیی عاصی خدا ہوتی
سنلی اسکا تو باصواب جواب
کہی یہ بات اگر کوئی جاہل
کو نہ اللہ کی ستایش کے
کہین اوس شخص سی یہ بات اگر
اور اسباب عشرت و بہبود
دیکہی تو قبول کرتا ہی
بی مشقت جو پای مال کثیر
یہی نعمای آخرت کا ہی حال
لذت اوسکو دوچند ہوتی ہی
راہ تحصیل نعمت عقبی
عمل وسعی ہی وہ مرد جلیل
کوئی انسان اگر یہ بات کہی
تہا یہ ممکن بغیر عصمت کی
کوئی چاہی جو رکہی استحقاق
جو کوئی چاہی بی عمل پای
کہ جو انسان پہ یہ کہل جاتا
نفس کی خوب مرتکب ہوتے

دین جای کا آہ دنیا ہی
کرین آداب نیک اگر تحصیل
بعد تلخی کی ملتی ہی لذت
بی معاصی و بی خطا ہوتے
یہ جو ہو کب ہین مستحق جزا
جو جنون مین جد اگر ہی دخل
کو نہ اللہ کی نیایش کے
تندرست اور جو ہو دانشور
بی مشقت کوئی کری مع جود
با خیال اور کچہ گذرتا ہی
نہ ہو راضی وہ صاحب تدبیر
کہ کسی جو اس مین سعی کمال
راحت اوسکو دوچند ہوتی ہی
نقد انواع دولت عقبی
ہو گیا مستحق اجر جزیل
کہ کیا ہی یہ بیشتر تو نے
ہوئی تکلیف ہر بشر کی لیے
پای فردوس کے محل و رواق
بی عمل خلد کی محل پاوے
یعنی راہ اس طریق کی پاتا
کب گناہون سی مجتنب ہوتے

جو ضرر رکہتی ہی شراب و غذا
اس سی ہو جاوی عاقبت اچہی
جو کہی حق سی کوئی نادان
کب ہی ایسون کو حاجت تنبیہ
کیا ملی اونکو اجر حمد و ثنا
کیا مضرت ہی بیش ازین اسباب
سن لی اس بات کا ہی صحیح جواب
اپنی گہر مین وہ بیٹہی احسن ہی
نہ کری سعی کچہ نہ کچہ اعمال
اگر اسکو ملی ہی عقل سلیم
جو نہ ہو مستحق وہ دولت کا
نعمتین پائین یہ کہکی استحقاق
کہ ملی اوسکو سعی کی قوت
رکہا اللہ نی نہان کب کچہ
اسلیی شاد و خرم و خرسند
عصمت جبر اور استحقاق
کرتا ہر حال مین انہین مغفور
طاعت حق مین وہ رہی مصروف
باصواب اس کلام کا ہی جواب
کہ گنہ کرتی اور پاتی ثواب
پھر سزای عمل سی کیون ڈرتے

کری کی تن مین درد کہ پیدا
جسم کو نفع دی دوا کڑوی
ہوئی معصوم سب کی سب انسان
سہتی کیون رنج سخت و درد کہ یہ
کہ نہ کی آفتون مین یاد خدا
نہ ہوئی کو وہ مستحق ثواب
کہ نظر آتی تہا کبہو راہ صواب
گذری فراغت عیش و عشرت سی
نہ تو ہو مستحق مال و منال
لطف خالق نی دی ہی عقل سلیم
ترک دولت ہی کا ہی عبرت کا
ملکی نعمتون کی قصر و رواق
سعی سی ہاتہ آتی یہ نعمت
آخرت مین اوسی طلب سب کچہ
ہو گا وہ روز باز پرس دوچند
ہین منافی بہم یہی ہی سیاق
رہی دار سرور مین مسرور
عمل نیک سی رہی مشغوف
کلمہ بی نظام کا ہی جواب
اپنی دل مین نہ رکہی بیم عقاب
کارہ مین مبالغہ کرتے

که یه کری زمین پہ چھپا کیا / کشت و خون فساد و ظلم و جفا

ہوئی تعطیل سی بدل تدبیر / پائی اللہ کی خلل تدبیر

کہی کافر ملاحدہ بی پیر / دیکھو ہوتی ہین معطل تدبیر

مبتلا دونون ہوتی ہین بد و نیک / نظر آتا ہی حال سبکا ایک

کرتی ہین جاہلی سی یون تقریر / جو ہو کوئی حکیم با تدبیر

یا نکو کار مبتلا ہو جائین / جو کہ بدکار ہین رہا ہو جائین

ہو کہ یہ آفتین بدونکی لیی / جیسی ہین یہ نہین ہین بہلونکی لیی

پیش حق دونونکی اگر ہی صلاح / ان بلاونمین دونونکی ہی فلاح

چین پاتی ہین حال صحت مین / شکر کرتی ہین ہر علالت مین

مبتلا ہوتی ہین جو بدکردار / چھوڑ دیتی ہین زشت و بد کردار

نیک جو ہین وہ نیکتر ہونگی / مستعد اور خیر پر ہونگی

ہوتی ہی اور طاعت انکی زیاد / ہوتی ہی کچھ بصیرت انکی زیاد

ان بدونکو بدون استحقاق / لطف و احسان حضرت رزاق

جرم کرتا ہی کوئی انہین اگر / عفو کرتا ہی خالق اکبر

کوئی منکر اگر کری یہ سوال / تلف مال کا کہا یہ حال

آگ مین وقت حرق ہو جائی / یا کہ پانی مین غرق ہو جائی

ہی جواب امام رہنما

دونون قسمونکی جو حکایت ہی / صاف ان دونونکی عنایت ہی

زال دنیا جو کرتی ہی ہجرت / جائی رنج اونکو ہوتی ہی راحت

ان مکارہ سی پاتی ہین وہ نجات / دونون عالم مین پاتی ہین درجات

کچہ گناہون کا یہ ہی کفارہ / اور ہتا دیب نفس امارہ

عدل ہوتا خدا کا لا طائل / ہوئی حکمت حکیم کی باطل

ہے نمایان یہ ہین امور فساد / یہی ہین باعث ظہور فساد

یعنی آفت جو ہوتی ہی نازل / رنج اوٹھاتی ہین ناقص و کامل

یا نکو کار رنج اوٹھاتی ہین / اور بدکار امن پاتی ہین

اوسکی حکمت کی یہ ہی شایان / نیک و بد ہون بلاونمین یکسان

ان مقالات کا یہی جواب / ان خیالات کا یہی جواب

دونون رنجیدہ ہوتی ہین انسان / ایسی ہوتا ہی نیک و بد کو زیان

نیک جتنی ہین اس سے ڈرتی ہین / نعمتین حق کی یاد کرتی ہین

صبر کرتی ہین سمجھتی ہین جلیل / شکوہ کرتی نہین کثیر و قلیل

جان بچتی ہی آفتو سی اگر / نہین دونونکو غیر نفع ضرر

جو ہین صالح خدا سی ڈرتی ہین / اور نیکی زیادہ کرتی ہین

جو ہین فجار و کافر و اشرار / جانتی ہین وہ رحمت غفار

رغبت کار نیک دیتا ہے / فہم گفتار نیک دیتا ہے

ہی سوال ملاحدہ ملعون

کیا ہی حال بلای جان و بدن / کہ ہوا سی فنای جان و بدن

یا کہ سیلاب سی وہ مر جائی / زلزلی سی وہ یا گذر جائی

ای مفضل جواب اسکا سن / گوش دل سی کلام میرا سن

جو ہین اشخاص نیک و ابرار / حب دنیا سی کہتی ہین وہ عار

اسکی تکلیفین رفع ہوتی ہین / اسکی تصدیعین دفع ہوتی ہین

آدمی ہین جو فاجر و فاسق / کرتی ہین کار ہای نالائق

ان بلاون کا یہ بہی ہی اثر / ازدیاد گنہ سی کہتی ہین باز

مجمل ان باتون کا یہی ہی حاصل | کہ خداوند حاکم عادل
وہی کرتا ہی فرط رحمت سے | وہی کرتا ہی عین حکمت سے
وہی حکمت مین خیر محض مگر | ہی حقیقت مین خیر محض مگر
پر جو استاد کار ہین بڑے | وہی ترکیبین بنائین گی دو سکے
وہ ضرر نفع سی بدل ہوگا | اوسکا گر پڑنا بر محل ہوگا
عارض جسم و مال کرتا ہے | خیریت پہ مآل کرتا ہے
جو حماقت سے نوع کسی کہا | عارض مال و تن نہ ہو جو بلا
یہی اس اعتراض کا ہی جواب | ہو بہت عیش تو بشر ہون خراب
ہر دو فاجر کرین فجور زیاد | مال و صحت کا ہو غرور زیاد
مرتکب ہون بد و فواحش کے | سب وہ تابع ہون اپنی خواہش کے
قصد ہوتا ہی سوی خیر و صلاح | کہ ہو کونین مین رفاہ و فلاح
کرین اکثر معاصی و طغیان | رہین مصروف بدعت و عصیان
ہوا واجب خدا کو اونکا ہلاک | کہ زمین خدا ہوا اوس سی پاک
ہین جو بیدین بلا حد کفار | اونکو مرگ و فنا مین ہے انکار
کسی صورت سے ہوتی اونکو فنا | نہ ہوا کرتی مبتلای بلا
سنو ارشاد حضرت صادق | رد ہوا قول ملحد فاسق
یعنی انسان جو کوئی آیا | اور جو کوئی آگی آئی گا
تنگ ہو جائی یہ زمین فراخ | کس طرح پہر بنائین منظر و کاخ
باوجود یکہ مرتی جاتی ہین | کوچ دنیا سی کرتی جاتی ہین
اکثر اسمین خون ہوتی ہین | آدمی اپنی جان کہوتی ہین
غلبہ کرتی نوع انسان کو | حرص لاطائل و قساوت شر

جس مین سمجہا ہی مصلحت جسکے | جس مین سمجہا ہی منفعت جسکے
گو کہ ظاہر مین شر نظر آئے | یا کچہ اوسمین ضرر نظر آئی
انہی سی گر پڑین جو شاخ و شجر | ظاہرا باد تند کا ہی ستم
اور بہی صنعتین دکہائین گے | جو کبہی گا کوئی بنائین گے
پس اسی طور سی خدای حکیم | آفت تازہ و بلای الیم
جو سبا دیکہی نوع بشر | فائدی پاتی ہی بجای ضرر
کون اس سی فساد برپا ہو | کیا ضرر اسمین آدمی کا ہو
عشرتوں مین گناہگار نہین | ناز و نعمت مین ہرزہ کار نہین
صلحا مست ہون عبادت مین | رہین کامل خدا کی طاعت مین
ان بلاؤن سی ہوتی ہی تنبیہ | ترک ہو جاتی ہین امور کریہ
یہ بلائین اگر نہ ہون نازل | تو گذر جای حد سی ہر جاہل
پیش آئین ہر طرح کی ہی گمراہ | کن عذابوں سی وہ موئی گمراہ
ہوا اونکی ہلاک کو طوفان | نہ رہا اونکا نام ہی نہ نشان
کہتی ہین یہ بھی آدمی دوام | ہوتی عالم مین تا ابد قائم
اپنی نزدیک تہا یہی بہتر | کہ یہ نہین کرتی عیش نوع بشر
غور سے جو سنی جواب اسکا | ہو ہویدا اوسی کہی یہ خطا
وہ ہمیشہ رہی کبہی نہ مری | ابدا عیش و ابتہاج کرے
ہو مزارع کی واسطے تنگی | ہو مکانات کی لیے تنگی
مصر کی ہوتی ہین مکانون پر | لڑتی بہڑتی ہین کہیت پر اکثر
ہو کی پیدا اگر نہ یہ مرتے | کس طرح زندگی بسر کرتی
موت سے کیونکر آدمی ڈرتی | ابدی زیست پر نظر کرتی

سیر ہرگز نہوی نعمت سی — ہوی آگاہ کب قناعت سے
یہ مذہب کسی کو چیز کوئی — رنج اسکا نہ ہولی وہ کبھی

منتفع کبھی نہ ہوتے یہ — منتفع کبھی نہ ہوتی ہیں
موت کی یاد مین جو رہتی ہین — محن و رنج دہر سہتے ہین

زندگی سی ملال ہوتا ہی — موت ہی کا خیال ہوتا ہے
اور دنیا کی کسقدر ہین کام — اسی باعث ہی اونسی نفرت تمام

دیکھتا ہی نہین جو راز نہان — جو کہ باقی ہین طول عمر بیان
رنج اوٹھاتی ہین زندگانی مین — ہوتی ہی آرزوی مرگ انہین

کہ مشقت سی پائین و راحت — کرین کبتک مشقت و محنت
کوئی منکر اگر کری یہ کلام — زندگی سی جو ہی اذیت تام

تو ہین باعث مکارہ دنیا — سب اسی سی ہین کارہ دنیا
ہون یہ ایذائین آدمی سی دور — نہ ہو جینی سی پھر کسیکو فتور

پہلی ہم دی چکی جواب اسکا — جو نہوتی مکارہ دنیا
آدمی ہوتی مائل طغیان — دین و دنیا کا ہی ضرر تھا عیان

کوئی نادان اگر یہ بات کہے — جتنی ہین ذیحیات دنیا کی
اونمین جینے کا یون نہ ہوتا طور — اس تناسل کا ڈہنگ ہوتا اور

زندگی سی نہ کوئی ہوتا تنگ — نہ یہ ہوتی زمین دنیا تنگ
لاجواب اسکا ہی جواب یہی — باصواب اسکا ہی جواب یہی

یہی دنیا مین ہوتی صورت گر — رہتی محروم نعمتون سی بشر
نہ اونہین ملتی نعمت دنیا — نہ اونہین ملتی نعمت عقبی

ساری نعماے کردگار جلیل — ہوتین مخصوص و مان قلیل
کہ عدم سی جو آتی ہین اولا — پایادار وجود مین مدخل

اور نعماے رب بی منت — چاہیے عام ہوون یہ خلقت
جسقدر جسکی قابلیت ہی — اونکی حصی مین اونکی نعمت ہے

جسقدر ہی کسیکے استعداد — اوسقدر بہرہ ہی نہ کم نہ زیاد
اہل غفلت اگر کرین شبہا — یہی وہ بحث چاہیی سہا

نہ ہو جبتک تمام یہ عالم — رہین موجود سب بنی آدم
بیشتر ہو چکا جواب اسکا — اس مین ہوتا فساد تنگی جا

یون توالد کا طور اگر تہا — یا نہ ہوتا چلن تناسل کا
اس آپس مین کس طرح ہوتا — ربط باہم کب اسطرح ہوتا

کوئی اپنونکی کیا مدد کرتا — جسکا سنتا کلام ذکر تا
کون بچون کی پرورش کرتا — چارۂ پوشش و خورش کرتا

ہوتی اولاد سی کسی الفت — تربیت کی اٹھاتی کچھ لذت
بی تصنع نہ جانتی مطلق — آدمی مادر و پدر کا حق

کون اپنون کی منزلت کرتا — کون یون حفظ مرتبت کرتا
مترتب جو ہین تمام ثواب — ہوتی مفقود ہین اسی صواب

بس کہا ہی جو کچھ کہ مین نے بیان — صاف اس بات پہ ہے یہ برہان
لوگ جو احتمال کرتی ہین — دل مین کچھ کچھ خیال کرتی ہین

غیر تقدیر خالق ارضین — مالک ہفت آسمان و زمین
سب سفاہت ہے سب حماقت ہے — حمق و نادانی و بلاہت ہے

گو سمجھے شاید سفیہ و لعین — کری تدبیر ایزدی پہ طعن
کری احمق ہی سی یہ تقریر — کب ہی نظم جہان کی یہ تدبیر

ہین جو اس دہر مین بہت آزار
کار بد کرتی ہین بدی تو شتاب
بشر نیک ہوتی صاحب مال
جرم و عصیان عمل مین جو لاتا
جس سی ہوتا گناہ جو صادر
یون جو ہوتا بڑی قباحت تہی
کام ارادی سی کرتی ہین انسان
اس سبب سی ہین مائل طاعات
چارپایونکی طرح ہوتی بشر
دل مین رہتا کسی خیال ثواب
عمل و فعل ہر بشر ہوتا
نیک کب کرتی کار نیک کبہی
وہ جو ڈرتی عقاب سی ڈرتی
تاکہ بندونکی طاعت و افعال
حبط ہوتا یقین عقبا کا
یاس ہوتی وہان کی نعمت سی
عافیت اور ہی بلا کا ذکر
کبہی ہوتا ہی پر موافق ظن
زندگی کرتی ہین فا دینہ
سب ہین کفار صاحب نعمت
جبکہ ہو فسق کی سبب سی فلاح

ظلم و جور و فساد پر بی ڈر
نہین ہوتا ہی اونپہ انکو عقاب
سیم و زر سی یہ رہتی مالامال
جلد اوسپر عقاب ہو جاتا
پاتا تنبیہ یہ نہ کرتا پہر
صورت ایسی خلاف حکمت تہی
کہ ہو خوشنودی خدا بر آن
اور کرتی ہین ترک منہیات
کرتی اعمال بد سی ڈر کر
کون یہ جانتا کہ کیا ہی عقاب
بہر نفع و مضرت دنیا
ہان مگر بہر وسعت روزی
اشتمال عذاب سی ڈرتی
آدمی کی عبادت و اعمال
تو نہ پاتی ثواب و اجر ذرا
رہتی محروم باغ جنت سی
نہین کرتا کچہ اپنی دل مین فکر
کبہی ہوتا ہی پر مطابق ظن
عیش کرتی ہین عز و جاہ [illegible]
اور ابرار کی لیی زحمت
سب کرین فسق [illegible]

ستم اقویا ضعیفون پر
کوئی ہوتا مدبر عالم
کچہ نہ ملتا بدونکو دنیا مین
کر نہ سکتی قوی فساد و ستم
ہی جواب اس خیال فاسد کا
ساری حیوانونسی ہی نوع بشر
اعتقاد اجر آخرت کا ہی
فائدی سب بر طرف ہوتی
طمع دانہ و علف کرتی
آدمیت سی ہوتی سب باہر
ہوتی غافل ثواب عقبی سی
چہوڑتا کب یہ ظلم و فحش کوئی
کہ اسی ساعت اون پہ آتا عذاب
ہوتی جاری اس امر حاضر پر
مستحق ثواب روز جزا
ہو گیا ہی جو قول طاعت کا
یون نہین جس طرح وہ سمجہا ہی
تجکو آتا ہی بیشتر یہ نظر
اسلیی تا نہ ہوین وہم و گمان
باعث اعتبار فسق یہ ہو
عمل فسق جب کرین اکثر

ڈر بی غصب مال و فکر ضرر
کوئی ہوتا مقدر عالم
رہتی دیرات فکر کالاین
بیکسونکی یہ ہوتی رنج و الم
ہی جواب اس مقال زائد کا
اختیار و ارادہ سی باہر
اشتیاق ثواب عقبی سی
مفسدی طرفہ ہر طرف ہوتی
اجر عقبی کو سب تلف کرتی
چارپایونکی طرح ہوتی بشر
ہوتی غافل عقاب عقبی سی
کرتی عصیان ہوتی سب جاہی
دم کی فرصت نہ لیتی پاتا عذاب
یعنی رہتا عقوبتونکا ڈر
نہ کبہی ہوتی بندی سی یہ پرا
یعنی مذکور فقر و ذکر عنا
بلکہ اسکی خلاف ہوتا ہی
صلحا ہوتی ہین غنی اکثر
نعمتین ہین فقط نصیب بدان
باعث اعتبار فسق یہ ہو
پہر بہی ان فاسقونسی [illegible]

خود ہی پاتے ہین ضرر یہ بدکردار ۔ ہوین سزاوار قہر یہ اشرار
جس طرح غرق ہو گیا فرعون ۔ اور وہ ہی جو اوسکا تھا عون
بعض اشرار کی عقوبت کو ۔ اور ابرار کی مثوبت کو
کب ہی تدبیر ایزدی باطل ۔ کب ہی تقدیر ایزدی باطل
بشتر حاکمان روی زمین ۔ کہ گر ایذا انکو مصلحت نہین
ہوتی ہین بعض تابع احکام ۔ دیر مین وانکو دیتے ہین انعام
بلکہ عاقل سمجھتے ہین اسی خوب ۔ جو کہ جاہل ہین کہتے ہین معیوب
یعنی قادر ہے خالق اشیا ۔ ہے حکیم اور عالم و دانا
ہیچ یہ ہے اپنی خلق کو صانع ۔ کس طرح چہوڑے مہمل و ضائع
دوسری ہو وہ جاہل ابتر ۔ تیسری وجہ اب کرون تحریر
سو ہین تینون کی تینون امر محال ۔ ہے بری اسی ایزد متعال
نہین ہوتی کا بالیقین عاجز ۔ کہ کسی کام مین نہین عاجز
کس طرح ہو سکین سے جاہل ہی ۔ بلکہ دشوار ہے یہ عاقل سے
صاحب لطف و کامل قدرت ۔ منعم با جلال نعمت
یہ دلیلون سی ہو گیا معلوم ۔ صانع خلق قادر قیوم
کس قدر اپنی عقل ہے کوتاہ ۔ پہنچے کب تا مصالح اللہ
کب جاپا کو نفع ہی معلوم ۔ درک اسباب سے یہ ہین محروم
اگر اسباب حکمت سلطان ۔ جان جاتی رعیت سلطان
بعض احوال شاہ سے فی الحال ۔ کرتی افعال حق پر استدلال

پھر مثال دوم یہ فرماتے

تو مقرر کرے کا وہ اظہار ۔ کہ یہ بار دو دو اہی پاہی جار
ہو نزول عذاب دنیا مین ۔ رہین خوار و خراب دنیا مین
کردیا مسخ بخت نصر کو ۔ بار ابلقیس باعث شر کو
ہوا گر پھر مصلحت تاخیر ۔ پائین وہ ادس جہان مین تعزیر

آپ اسکے مثال دیتے ہین

ہوتی ہین جب گناہگار بری ۔ کرتی ہین انتقام مین تاخیر
ہی جو اون دونون کا مونہین تاخیر ۔ نہین ہرگز منافی تدبیر
جب دلیلون سی ہو گیا اثبات ۔ ہوئی اچھی طرح یہ ثابت بات
چاہیے جیسا حال دیکھی شہر ۔ حسن تدبیر پر کرے وہ نظر
تین وجہین ہین ہان کرا سکی ۔ ایک ہی عجز کرد کار قوی
مانع اسمین شرارت اسکی ہو ۔ کہ نہ پوہنچائی خیر بندون کو
خالق خلق ایسی قدرت پر ۔ اس کمال اور ایسی وسعت پر
نظر آتا ہے کیا نظام جہان ۔ صورت مصلحت ہے ہمین عیان
آشکارا ہے سر بسر حکمت ۔ کرسکی کون جہل سی نسبت
کیا شرارت سی ہو سکی منسوب ۔ کیا خساست سی ہو سکی منسوب
حسن تدبیر خلق کرتا ہے ۔ حسن تقدیر خلق کرتا ہے
کرتی ہین شاہ بیشتر تدبیر ۔ حکمتین کرتی ہین امیر کبیر
نہین ہین یعنی وقف اسرار ۔ نہین ہو سکتی کاشف اسرار
جان لیتی کہ صاف حکمت ہے ۔ بادشہ صاحب کیاست ہے
کہ خدا بادشاہ شاہان ہے ۔ صاحب حکمت بیان ہے
جو کہ دو تین بار کہائی دوا ۔ گرم یا سرد ہو اثر پیدا
شک نہ ہوگا کسی کو ہی اسمین ۔ مختلف ہوگا کب کوئی ہین

کیونکہ ان جاہلوں کو ہی انکار — قدرت حق کی ہین یہ آثار عجیب
کہ نہ ہو عقل آدمی سی کبہی — انکی عشر عشیر کی گنتی
نہیں اقرار نیک و بد ہیہ — نہیں یہ قائل وجود مقتدر
مرد با فہم خود سری نکری — حکم اہمال کا کبہی نہ کری
حکمت نصف عالم دیگر — ہین وجود خدا کو کافی تر
صاحب عقل کو یہ کافی ہی — صاحب فہم کو یہ وافی ہی
کہ تو جس چیز کی کری تفتیش — دور ہو دل سی وہم کی تشویش
وضع عالم ہو تو کری تقدیر — پہر کری تو تامل تدبیر

ہی یہ ذکر مطالب دیگر

معنی موہوس رینت ہی — ہی تفسیر اہل حکمت ہی
نہ تو تقدیر اسکا رکہا نام — نہ بکار اسمین انکی نظام
اہی سفقل ثواب تعجب کر — حکم کرتی نہین ہین بعض بشر
جب وہ اپنی طلب کرتی ہین — کیا خطا مین طلب کرتی ہین
بلکہ ہی او نکی خلق جائی عجب — اسمین آتا ہی نہتا ہی عجب
امر کوئی امور عالم مین — نظر آتی جو اسطرح کا نہین
تہا عجب چیز پائی مخذول — ہی عجب کی جگہ وہ نامعقول
خلق اشیا کی بعض حکمت سی — وہ جو آگہ نہتا سفاہت سی
ہی خطا وسی حق تعالی پاک — سر بسر تہا خطا وہی ناپاک
جس سی اوس چیز مین ہی ہی گر گریز — کہ نہ آتی جو عقل و دانش مین
کرتی ہین اپنی جہل سی انکار — ہی ہی اون لعینو نکی گفتار
یہ جو کہتی کہ رب ارض و فلک — نہین ہوتا ہی عقل سی مدرک

اس قدر ہین شواہد حکمت — اس قدر ہین شواہد قدرت
عقل ہو اس شمار سی معذور — صاف ہو اعتراف عجز و قصور
جو ہو فرض محال سی پنہان — نصف عالم مین حکمت حنان
نہ ہو منکر کبہی مدبر کا — نہ ہو منکر کبہی مقدر کا
حسن تدبیر اسی سی ثابت ہے — حسن تقدیر اسی سی ثابت ہے
پس تو ہم بجا یہ ہوں کیونکر — پس توہم روا یہ ہون کیونکر
چشم عقل صحیح و سالم سی — کنہ قدرت نجہی نظر آتی
پیش تقدیر کردگار عزیز — کیا ہی تدبیر بندہ ناچیز
رہ گئی ہین حکیم یونانی — ہو سموس اسم عالم فانی
حسن تدبیر جب نظر آیا — یہ ثواب نظام کا دیکہا
استواری و محکمی کی لیی — کہتی ہین وہ لوگ زینت سے
کہ خطا مین ہین صنعت طلب مین — رات دن دیکہتی ہین انکہین
حکم اہمال کرتی ہین نادان — پہر اہمال کو نہ پائیں نشان
کہ او نہین ادعای حکمت ہی — ادعای شعور و فطنت ہی
کہ نہ ہو ظاہر اوسکی وجہ صواب — کرتی ہین یہ مذمت و عتاب
علم اسرار کا تو دعوا تہا — تو بہی اسدرجہ جہل اوسکا تہا
خلق کو تو خطا سی دی نسبت — پہر خالق ہی جہل کی تہمت
ہین عجب تر ملاحدہ مردود — جانتی ہین یہ دشمن معبود
ہی جو اسدر خلل درک سی پاک — کر سکین کس طرح حواس ادراک
جس مین ادراک ہو نہین دشوار — اوسکی ہستی کا کیا کرین اقرار
اسکا دیتی ہین یون سفیہ جواب — پیش عاقل ہی کیا کہ یہ جواب

نہ ہو جو چیز عقل سی مدرک — نہیں اوسکا وجود بی شک
یہ جواب اسکا دیتی ہین مولا — حق ہی ادراک عقل سی اعلا

عقل کو کب یہ رتبۂ ادراک — مدرک عقل کیا ہوا یزد پاک
رتبہ ادراک کا ہی آنکہوں کو — اسکی رتبی سی پر جو اعلی ہو

پہر کب آنکہو نسی ہوسکا ادراک — کری حد سی زیادہ کیا ادراک
دیکہی پہر جو تو بروی ہوا — جان لی گا کسی پہینک دیا

علم یہ آنکہ کا نہیں زنہار — بلکہ ہی حکم عقل سی اظہار
آتیسی آپ کس طرح پہر — جا سکی گا نشیب تک [illegible]

تو بی دیکہا یہان ہی عجز بصر — حکم کرتی ہی صاف عقل بشر
عقل خالق کی معرفت مین تو نہین — اپنی حد سی بڑہی مجال نہین

جان کو دیکہتی ہین کب جاندار — گو کہ رکہتی ہین جان سب جاندار
جان کیا ہو حواس سے مدرک — پوچہین کیا جان کی حقیقت تک

اسقدر تو ہی عقل کو ادراک — کوئی صانع مرا ہی موجد پاک
پہ نہین درک کنہ ذات و صفات — مدرک اوسکی صفات ہونگی نہ ذات

کوئی احمق جو یہ کری تقریر — کہ ہی بیجا خدا کی یہ تدبیر
دی جو عبد ضعیف کو تکلیف — دی جو پہچاننی کو عقل لطیف

عقل ہی مثل درک قاصر ہے — کس طرح ہو احاطہ ظاہر ہے
حضرت اسکا جواب دیتی ہین یا — کیا ہی اعلا جواب دیتی ہین

دی ہی تکلیف معرفت اوتنی — ہوتی ہی طاقت بشر جتنی
عہدۂ معرفت سی بر آئی — ہو یقین وجود شک نہ کری

تابع امر و نہی خالق ہو — جو کری حکم کی مطابق ہو
جادۂ شرع سی قدم نہ ٹری — کری حکم خدا سی کم نہ بڑہی

نہین تکلیف ہر مخلوقات — کہ یہ پہچانین کنہ ذات و صفات
کب یہ تکلیف دیتی ہین سلطان — کب یہ کرتی ہین خلق پر فرمان

کہ بدن ہی سفید یا ہی سیاہ — اور قد ہی دراز یا کوتاہ
ہی تکلیف ہی رعیت پہ — رہین منقاد حکم سرتاسر

کرین اذعان بادشاہی کا — پائین فرمان پادشاہی کا
تو نہین دیکہتا کہ کوئی اگر — در دولت سرای سلطان پر

جا کی خواہان دید سلطان ہو — خوب سا معرفت کا خواہان ہو
جا کی سلطان سی کرتی سوال — تو دکہا مجکو خوب اپنا جمال

خوب پہچان لون یہ پچکی حضور — نہین تو بندگی مین ہون معذور
ہوگا بیشک وہ جاہل و نادان — مستحق عقوبت سلطان

یو نہین کوئی کہی جو حق شعار — نکرونگا اطاعت غفار
کنہ اوسکی نہ جانونگا جب تک — ہرگز اوسکو نمانونگا تب تک

پوچ و مجرم وہ بی ادب ہوگا — بیگمان مورد غضب ہوگا
کہی شاید یہ البتہ ناچیز — وصف کرتی ہو تم کہ ہی عزیز

ہی حکیم اور ہی کریم و جواد — کیا ہی کنہ صفات اسی بنیاد
تو یہ فرماتی ہین جواب امام — بادشاہ و شفیع روز قیام

سب ہین اقرار کی صفات بیان — کب صفات احاطہ کا ہو گمان
ہی یہ اذعان ہی حکیم خدا — پر نہین علم کنہ حکمت کا

یو نہین ہم کہتی ہین جواد و قدیر — مالک و رازق و رءوف و خبیر
جو کہا لیہ ہین خدا کی صفات — یو نہین ہی اون صفات کا اثبات

پر نہین ہمکو درک کنہ صفات
کب ہی عالم کو درک کنہ صفات

جو ہر چرخ کی حقیقت سے
نہین آگاہ ہم فراست سے

ان مثالون سے ہے یہ کام اعلے
سب مثالین ہین قاصر و بیجا

کوئی تقریر اگر کری اب یون
مختلف ہین صفات اسمین کیون

نہین انکی رسائیان بیشک
ساحت قدرت و عز کی تک

چاہا یہ کنہ کا احاطہ کرین
باوجودیکہ عجز ہی ان مین

بلکہ درک انکی کنہ مین کن کو
پست تر ہین صفات ذات سی جو

پست تر ہین جو ذات یزدان سے
عجز ہی جنکو درک و عرفان سے

کوئی واقف نہین حقیقت سے
سبکی سب آشنا ہین صورت سے

بعض کہتی ہین ہی ایک فلک
ہیچ سی خالی اسمین کچھ نہین شک

ایک وسط چرخ کا دہوان ہے
روشنی اوس سے یہ نکلتی ہے

کہتی ہین بعض ہی یہ شیشی کا
ساختہ ہی یہ آبگینی کا

ڈالتا ہی شعاع عالم پر
یہی ثابت ہوا ہی بس ہمپر

بعض کہتی ہین ہین بہت اجزا
ایسی یہ جمع ہو گئی یکجا

یعنی ہی چارون عنصر یعنی جدا
پانچوان عنصر اسکو ٹہہرایا

گفتگو بعض فلسفی کی ہے
ہی گمان صفحۂ عریضی ہے

یو نہین مقدار مین جو اسی خلاف
حکمائی ہم کیا ہی خلاف

ہین جو سورج مین مختلف اقوال
سبکی ہین ہی حقیقتی پر دال

بالیقین ایک سی کہا نہ گیا
کہ ہی کیست آفتاب کی کیا

پر ہین عاجز فلاسفہ کی عقول
ہی حقیقت سو رکہی مجہول

نہ ملی راہ عقل کو بیشک
ساحت عزت الہی تک

یو نہین ظاہر جو ہی نمود فلک
حکم کرتی ہین بی وجود فلک

یو نہین دریا کو دیکھی ہین ہم
عمق و انتہا سی نامحرم

عقل ہی سوی معرفت ہادی
جانب کو ہی معرفت ہادی

صاف اوسکی جو ہین ہی کلام
کہ ہین قاصر عقول اور اوہام

گذری جو ابی حد طاقت سے
طلب کنہ و معرفتکی لیے

عاجز ادراک مین ہین سب دانا
درک کنہ صفات ذات کجا

اس سبب سبکی سب ہوئی حیران
گفتگو کرتی ہین عبث نادان

او نہین ایک آفتاب لامع ہے
دہر بہر پر یہ روز طالع ہی

اس سبب آیا اختلاف تمام
مختلف ہین فلاسفہ کی کلام

ہو رہا ہی یہ آگ سی لبریز
مشتعل ہو رہی ہی آتش تیز

بعض کہتی ہین ہی بنگ سحاب
بس وہی ہی سحاب عالمتاب

اور عالم سی یہ بہر صورت
کر رہا ہی قبول ناریت

کوئی جسم لطیف کہتا ہے
منعقد صاف آب دریا ہی

عقل بعضونکی یون ہی حکم
کہتی ہین اسکو جوہر مجسم

اور اب اختلاف مشکل ہین ہے
سکو باہم خلاف مشکل ہین ہے

ہی یہ بعضونکی نقش دل پہ ہی
یعنی اسکا کرہ مدور ہے

بعض کہتی ہین ہی برابر ارض
بعض کہتی ہین ہی یہ کمتر ارض

نہین دخل حقیقت خورشید
بہولی اصل حقیقت خورشید

سکو آتا ہی آفتاب نظر
خوب حاصل ہی درک حس بصر

کیا ہو درک حقیقت رحمان
کہ نہین کار حس اہل جہان

باقر مجلسی کی ہی تقریر

اس محل مین ہوئی یون تحریر
یہ بھی مین کیا ہی یون تحریر

سب عناصر سی ہی جدا جوہر
بیگمان یہ ہی جوہر دیگر

جسد مین اسکو نہین سی پایا
ایک سو ساٹھ حصی ہی ٹہرایا

سارہی ہم لوگ اسکو ہی صحیح
سبکی نزدیک آج تک ہی صحیح

اب یہ فرماتی ہین جناب امام
پہونچی اون پر درود اور سلام

با صواب اس کلام کا ہی جواب
کہ ملی کمرہون کو راہ صواب

جسطرح ہوتی ہین نہان اسرار
کہ بناتی ہین وہ در و دیوار

بلکہ معنی ہین اس خفا کی اور
وہ جدا طور یہ علاحدہ طور

جیسی مخلوق ہی یہان ہر شی
وہ نہین مخلوق نفس ناطقہ ہی

کوئی شاید کہی یہان یہ بات
کیون ہی اعلی و الطف اسکی ذات

کیا ہی معقول ہی جواب اسکا
جو کہ ہو خالق تمام اشیا

کوئی پوچھی اگر ہین کیا معنی
متعالی لطیف ہوئی کی

کرتی ہین یہ سوال چیزونکا
طلب معرفت ہی اسکی سوا

پہلی جانی وہ چیز ہی موجود
یا نہین کچھ ہی اصل شی موجود

تیسری وجہ ہی یہ بعد اسکی
کہ حقیقت صفات کی جانی

سو یہ وجہین ہین کوئی جانی کا
درمیان وجود ذات خدا

کنہ ذات و صفات ہی دشوار
طلب معرفت نہین درکار

دخل اوس چیز مین ہی غایت کا
جو ہی معلول اپنی علت کا

پھر تو ہرگز نہین ہی لازم بات
کری دریافت کنہ ذات و صفات

جیسی ہی نفس ناطقہ کا وجود
نہین شبہہ کسی کو ہی موجود

بلکہ تصدیق نفس ناطقہ کی
بوجود تصور سے ہی

متاخرین ثقات ہین جو حکیم
حال خورشید مین کیا ترقیم

شکل ہی آفتاب کی کروی
یہی مشہور ہی صحیح یہی

بلکہ ہی اور ربع و ثمن زیاد
کام کی بات ہی یہی یہ یاد

قول پاک جناب صادق ہے

جو کہی کوئی ابلہ و نادان
کیون خدا خلق سی ہوا پنہان

اسطرح کچھ نہین خدا پنہان
کہ ارادی سی وہ ہوا پنہان

تا رعیت کی انکھون سی ہی نہان
جاہیون پر ہو ہیبت سلطان

ذات اقدس ہی الطف و اعلی
کہ نہین ادراک عقل سی بالا

درک فکر و نظر سی ہی پاک
کرین فکر و نظر سی کیا ادراک

فکر و ادراک و وہم انسان سی
دانش و عقل و فہم انسان سی

چاہیی وہ جدا صفات مین ہو
سب سی اعلی ہر ایک بات مین ہو

صادق اعجاز نام کا ہی جواب
با صواب اس کلام کا ہی جواب

ہو سکی کا یہ چار وجہون سی
کبھی ممکن نہین بغیر اسکی

دوسری وجہ جانی یہ ہی
علم کنہ حقیقت ذاتی

چوتھی یہ ہی کہ جان لی دانا
علت و غایت وجود ہی کیا

بس یہی جان لین کہ ہی موجود
ہی وہی سی وجود شی موجود

کہ ہی ایسد علت ہر شی
علت و غایت خدا کب ہی

آدمی کو جب اوسکا علم ہوا
کہ ہی موجود خالق اشیا

اسکی فرماتی ہین مثال امام

کب یہ لازم ہی جانین کنہ کو بھی
نہ کھلی کی کسیکو کنہ کبھی

ہی بوجہ من الوجوہ ایسی
آدمی کو ہی کافی و وافی

یونہیں امر لطیف روحانی
ہیں بلا شک نہیں ہے شبہ کوئی

کوئی نادان اگر کرے تقریر
ہے تمہاری یہ علم کی تقصیر

دیتے ہیں ابا ام ایسا جواب
جس سے ہو جاے معترض بیتاب

کہ احاطہ میں کنہ ذات و صفات
اسکی یہ نہیں ہے ممکن بات

جو اثر جس میں ہے ہویدا ہے
ہر نشان وجود پیدا ہے

نہیں ایسا ہوا کوئی آگاہ
ساحت معرفت میں پاے راہ

شاہد و بینی ہے شش جہت میں عیاں
ذات اوسکی نظر سے ہے پنہاں

یوں صفت کرتی ہیں طبیعت کے
کام بیفائدہ نہیں کرتے

ہے جواب ابا ام ارض و سما
جس سے ہے قیام ارض و سما

یہ وقوف حقایق اشیا
یہ کمال توافق اشیا

نہ گذر جاے نا طبیعت سے
چیز کی حد قابلیت سے

پہونچے کیا حکمت طبیعت کو
جانے کیا قدرت طبیعت کو

کہ سوا ہے عقول کا فہمی
ہو ورا ہے عقول کا فہمی

قائل صانع حکیم علیم
ہو گئے تھے جو منکران قدیم

اور اگر کہتے ہیں طبیعت کو
بے شعور و ارادہ یہ بدخو

پھر یہ افعال جو ہوے منسوب
جانب بے شعور کچہ نہیں خوب

ٹھہرے یہ امر واضح البطلان
کرین آدمی پسند بیان

صانع اپنا تو ہے حکیم و علیم
مبدع و مبدی قدیم و کریم

خلقت ابن و آن ہیں بے تدبیر
ہو گئے صاف منکر تدبیر

نہیں کوئی مدبر و صانع
سب ہوا اتفاق سے واقع

ہو رہیں ہیں خلاف عادت اگر
ایسا پیدا ہو کوئی خلقت عجیب

حقیقت سے ہمکو کیا ہے خبر
یعنی نسبت اسکی ہے کیونکر

کہ کیا وصف اسطرح اسکا
نہیں معلوم وجہ کچہ گویا

سبب کنہ معرفت کا حال
یونہیں ہے جو کیا ہے تو نے خیال

دوسرے جو سنے ہے دیکہ
کہ نہیں ایسی کوئی شی دیکہ

پھر یہ اک وجہ سے ہے وہی خاص
کہ نہیں ایسی کوئی شی خاص

عقل کا بہی یہی تقاضا ہے
نقل کا بہی یہی تقاضا ہے

لوگ جو صاحب طبایع ہیں
بیگمان منکران صانع ہیں

سعی ہر شی میں کرتی ہے بیشک
پہونچے تا غایت و نہایت تک

دی طبیعت کو کس نے یہ حکمت
کس نے بخشی یہ سعی کی قدرت

لطف سے کردیا عطا کسنے
مرحمت سے کیا عطا کسنے

راے افکار بے شمار کرے
عقل اگر تجربے ہزار کرے

جو طبیعت کو کہتے ہیں حکما
صاحب ادراک و باشعور ایسا

پھر اوسیکا کیا ہے یہ اقرار
جسکا کرتے تھے جہل سے انکار

نام رکہتے ہیں پہ خطا کی ہے
جاہلی سے یہ بات کیا کی ہے

جیسی ثابت ہمیں طبیعت ہے
بے شعور اور بے ارادت ہے

جسقدر قاعدے ہیں حکمت کے
منطبق کیجیے اگر اوس سے

جتنی ذرات ممکنات ہیں اب
کہہ رہی ہیں زبان حال سے سب

حکماے قدیم میں تھوڑے
اپنی نادانی و سفاہت سے

رہتے ہیں اس گمان بیجا میں
خود بخود خلق ہوتی ہیں چیزیں

لاتے ہیں یہ حمق پر حجت
ہوتی ہے جسکی جو عجب خلقت

پاؤں تک سر سے صورت انسان
جیسی ہوتی ہے خلقت انسان

ہو مگر کوئی ناقص اوسکا عضو / یا زیادہ سیان اعضا عضو
شکل مین یا کر یہ پیدا ہو / یا خلاف بشر ہویدا ہو

اسکو ٹھہرائی ہین دلیل قوی / حقکی انکار کی سفیہ غوی
ہوتی ہین منکر مدبر یہ / ہوتی ہین منکر مقدر یہ

تہا ارسطو حکیم جو دانا / اوس نے رد کر دیا کلام اوسکا
احمقونکا دیا یہ اوسی جواب / خوب حاضر کیا یہ اوسی جواب

عارضی ہی سیان جسم بشر / کبھی حادث ہو کوئی چیز اگر
ناقص اوس سے ہو کوئی عضو جنین / جای انکار کردگار نہین

یعنی امر خدا ہین جدسی نیاد / کار لطف و عطا ہین جدسی زیاد
حکمتین ہین مطابق قانون / صنعتین ہین موافق قانون

ہی یہ حجت کوئی مدبر ہی / صانع و حاکم و مقدر ہے
ای مفضل تو دیکھتا ہی عیان / ہین جو حیوان قسم قسم یہان

انمین ہین ایک نہج پر اکثر / آتی ہین ایک طور سی نظر
اونگلیان پانچ دست و پا دو دو / شاذ ہی جو خلاف انکی ہو

کسی علت کی وجہ سی یہ ہوا / کہ وہ ہوتی ہی جسم مین پیدا
یا ہوا کوئی مادہ مین خلل / کہ ہوا حاصل اوس سے وہ مختل

ہی مثل یہ ضرب بلا تشبیہ / کوئی صانع اگر بلا تشبیہ
چاہی ظاہر کری کوئی صنعت / پر ہو آلات مین جو کچہ علت

ہو کی صنعت مین صورت دیگر / نہین الزام نقص صانع پر
کب یہ تدبیر کی منافی ہے / فہم ہو تو مثل یہ کافی ہے

جو کوئی اسجگہ کری یہ سوال / یعنی قادر ہی ایزد متعال
چاہی کر دی جناب عضو / رحم و مادہ سی علت دور

بچہ پیدا ہو مستوی الخلقت / پائی وہ جنس نوع کی صورت
حاکم خلق ایزد متعال / اب یہ فرمائی ہین جواب سوال

اس لئی حق نی یہ عمل کیا / جان لین تا تمام اہل ذکا
سب ہون آگاہ خالق اشیا / کھلی سب پر حقیقت اشیا

کہ نہین ہین فقط طبیعت سی / صنع ثابت ہی انکی خلقت سے
ہون ہمیشہ جو ایک صورت سے / نہ ہوا مکان صورت دیگر

بلکہ ہی قدرت خدای جہان / عمل و حکمت خدای جہان
کہ ہی گاہی چنان و گاہی چنین / تا ہو ہر ایک کو یقین یہین

کری ہر ذی شعور استدلال / کہ ہین محتاج ایزد متعال
سب ہین محتاج اوسکی قدرت کے / اور ایجاد رب عزت کے

ہو یہ پہنچین تا غایت کمال گو / اور سمجہین جلال و عزت رب
احسن الخالقین ہی صانع خلق / تا صر صادقین صانع خلق

ختم مجلس مین ہی کلام امام

ای مفضل جو مین نی سب کو دیا / یاد کر جسقدر بیان کیا

کر ادا شکر خالق اکبر / کہ اسی واسطی ہی نوع بشر
تابع دوستان خالق رہ / شاکر دوستان خالق رہ

یہ دلائل کہی جو مین نی بیان / یہ شواہد جو کہدی اس آن
جزو کل سی بہت سے تہوڑا ہے / نفع منظور اسمین ہمراہی

کر تو تدبیر اور عبرت کر / دل سی کر خوب غور عبرت کر
کی مفضل نی عرض ای مولا / تیری یاری سی ہی مجکو ہی یارا

اب سنو نظم ترجمہ کا سبب

بحر معقول و قلزم منقول — تربیت دادہ فروع و اصول
نور پروردگار خاک نشین — شجر میوہ دار خاک نشین
پر ز مظہر العجائب ہین — جیسی حاضر ہین ویسی غائب ہین
کوئی ہمدم نہین سوائی کتاب — گہو یا نور بصر برای کتاب
صاحب علم صاحب توفیق — صاحب حلم صاحب تحقیق
اونکا فرمان واجب الاذعان — دل سی ہین اونکا تابع فرمان
علم فقہ و حدیث سی واقف — غامضات علوم کی کاشف
صبح سی شام تک کتاب و صیام — شام سی صبح تک قعود و قیام
نہین مطلب طعام شیرین سی — کام اکثر کلام شیرین سی
رات دن ہی زبان پہ نام خدا — ورد ہاتہون پہر کلام خدا
بہولی دنیا خیال عقبی ہین — بہولی عقبا خیال مولا ہین
ہی نماز حضور قلب مدام — پیش بار رہتا ہی نور قلب مدام
ہی چراغ آفتاب سی روشن — دل ہی کس آب و تاب سی روشن
ہین یہ مہتاب آفتاب و ستاد — یہ چمن زار ہین سحاب و ستاد
نور ہین نور سی ہوئی مشتق — مرد مومن کو شک نہین مطلق
گو یہ ہین آفتاب چرخ برین — مثل سایہ مگر ہین خاک نشین
انہین سی ہی بلند رایت دین — کوس شہرت ہوا ہی نوبت دین
جہد کرتی ہین یہ تہجد مین — بیٹہتی ہین فقط تشہد مین
راہ اندن وہی دل ہی سعی خدا — طائر دل ہی مرغ قبلہ نما
سینہ مروہ ہی دل صفا انکا — موج زمزم ہی بوریا انکا

قبلہ دین ہو کعبہ ایمان — صاحب زہد بوذر و سلمان
تارک جاہ و حشمت دنیا — طالب گنج و نعمت عقبا
جرم مہتاب داغ پیشانی — ہی جہانتاب داغ پیشانی
ایک و نکا ہی ظاہر و باطن — نیک و نکا ہی ظاہر و باطن
طبع باجودت و لطیف و ظریف — نام کاظم علی نجیب و شریف
اونکی ارشاد سی ہوئی یہ نظم — اونکی امداد سی ہوئی یہ نظم
عقل اونکی چراغ خانہ دین — خلق مین تازہ باغ خانہ دین
نہ دنونکو طعام و آب سی کام — نہ شبونکو قرار و خواب سی کام
دنکو تیغ زبان سی شغل غزا — پارۂ نان خشک شبکو غذا
نہین ایذام پیر نقوش حصیر — نام اللہ ہی بقلم تحریر
ذکر دنیا کبہی نہین کرتے — فکر دنیا کبہی نہین کرتی
نہ جہکا سر کبہی سوا ہی نماز — انہین ہی بی نیاز ہی سی نیاز
حضرت مجتہد کے ہین تلمیذ — داغ استاد دل مین ہے تعویذ
بحر استاد ہین گہر شاگرد — شجر استاد ہی ثمر شاگرد
کوئی زاہد نہین سنا ایسا — کوئی عابد نہین سنا ایسا
ہین کلید کنوز علم خدا — آشنای رموز علم خدا
گو ہی دریای علم گوہر پاک — مثل دریا مگر ہی بستر خاک
گو ریاضت سی سست ہے تن پاک — پر عبادت مین چست ہی تن پاک
کبہی تسبیح ہی کبہی تحمید — کبہی تہلیل ہی کبہی توحید
نہ یہ آہن نہ کعبہ مقناطیس — نہ ہین لوہی ہی انجذاب طبیس
دل سبہی ہین ہی سوی کعبہ رجوع — آپ پہ محراب ہین میان رکوع

سبب طبع کا بیان سنو

بعد نعت رسول ختم رسل ‌ ‌ آل پاک بتول ختم رسل
انبیا و ائمہ و صحاب ‌ ‌ اولیای و ائمہ و صحاب
میری استاد کہ جنکی حسب ہی ‌ ‌ نذر کی پادشاہ کو تب یہ
اندنون کانپور مین تہا مین ‌ ‌ منقبص بہت تہا اسکا مین
کون نواب رشک مہر منیر ‌ ‌ فخر مہتاب رشک مہر منیر
نام ہی آشکار روشن ہی ‌ ‌ طبع ہی مہروار روشن ہی
صاحب جود و بخشش و ایثار ‌ ‌ راغب جود و بخشش و ایثار
حاتم اس دور مین اگر ہوتا ‌ ‌ دور گردون رکاب پر ہوتا
ایسی فیاض دو اگر ہوتی ‌ ‌ سوی کی سائلونکی کہر ہوتی
سامنہ انکی جو لکہنو آیا ‌ ‌ پہر مجہی قصد جستجو آیا
لی آئی میان جی کو بہی ‌ ‌ جنس صحت کی مشتری تہی
اور آپکا یہ حال فرمایا ‌ ‌ ہو کی گرم مقال فرمایا
لیکن اس شرط پر کہ دیکہو تم ‌ ‌ پہر تصحیح صرف اکر ہو تم
لیی اجزای مثنوی و لیسی ‌ ‌ مرتبہ بڑہ گیا تیقن سے
نہ رہی شائبہ معایب کا ‌ ‌ نہ رہی سقم سہو کاتب کا
حال استاد اگرچہ ظاہر ہی ‌ ‌ جانتا ہی جو اوسنی ماہر ہی
ہی وہ نہین کا کلام بی تعقید ‌ ‌ یہی ہی لا کلام بی تعقید
جیسی ناسخ مچا گئی دہومین ‌ ‌ شعرای زبان اردو مین
تین دیوان ایسی فرمائی ‌ ‌ اہل انصاف جنسی شرمائی
جہلا مدح کیا کرین انکی ‌ ‌ دہوم ہی اہل علم مین انکی

... بی ہمتا ‌ ‌ ایزد ذو العلای بی ہمتا
بعد مدح مقربان خدا ‌ ‌ تابعان و مہذبان خدا
اسکی چہپنی کا حال لکہتا ہون ‌ ‌ ابتدای مآل لکہتا ہون
اوسی سال انتقال فرمایا ‌ ‌ اوسی سال ارتحال فرمایا
تہا مقدر سی نوکر نواب ‌ ‌ بخت یاور سی نوکر نواب
مہر پایا تخلص انور ‌ ‌ یون ہی اسکا تخلص انور
بحر مین کیونکر آئین نام و خطاب ‌ ‌ کون ہی لکہا اسمائین نام و خطاب
پسر نامدار ضیغم جنگ ‌ ‌ خلف با وقار ضیغم جنگ
قدر اہل کمال کرتی ہین ‌ ‌ بانمر کو نہال کرتی ہین
رہین اقبال و جاہ و حشمت سی ‌ ‌ رہین اجلال و جاہ و حشمت سی
ایکدن مولوی شہید آئی ‌ ‌ شام کو [illegible]
آئی ہی دی یہ مثنوی مجکو ‌ ‌ دولت بی زوال دی مجکو
کہ ارادہ ہی طبع کا اسکی ‌ ‌ دہوم ہی جا بجا اسکی
شوق اسکا جو تہا زیادہ مجہی ‌ ‌ بلکہ کرنا تہا استفادہ مجہی
کہ یہ چہپوائین کی ضرور اسکو ‌ ‌ شہرہ پاتا ہی دور دور اسکو
نظم کا رنگ بی زوال رہی ‌ ‌ دشمنون کی زبان لال رہی
کہ وہ موجد ہوی فصاحت کی ‌ ‌ سب مقلد ہوی فصاحت کی
صحت لفظ ہی عیان اسمین ‌ ‌ کچہ نہین حاجت بیان اسمین
ایسا استاد کب ہوا کوئی ‌ ‌ ہند یونہین عجب ہوا کوئی
اور جو لوگ انکی منکر ہین ‌ ‌ کب فن شاعری ماہر ہین
دیکہی مرتبہ تخلص کا ‌ ‌ دیکہی [illegible] تخلص کا

واہ کیا خوب ہی کلام اوسکا — تا قیامت رہیگا نام اوسکا
ایسی اگر دسی پائی ہین — مستعد کسکی ہاتہ آئی ہین
ایک دو ہون تو نام بہی لکہون — حصر ہو تو کلام ہی [illegible]
ہوتی ہی ختم کس نمانی ہین — الغرض [illegible]
باعث فخر درگہ شاہان — شاہ [illegible]
سیر کی خوب لطف اوٹہایا خوب — خوب دیکہا تو اسکو پایا خوب
دوست میری ہین حاجی حرمین — انس رکہتی ہین حاجی حرمین
اونکو دی اسکی طبع کی تکلیف — گو بظاہر او نہین ہوئی تکلیف
نوبت طبع جسکو ہی آئی — فکر تاریخ طبع کی آئی
[illegible] بہال نظم ہین محسوب — ہو گئین چال نظم مین محسوب
[illegible] پائی — سہل تہی بول چال ہی جیسی
ناکہان شعر عیب سی پایا — خالی و پاک عیب سی پایا
سب اسی مثنوی کو کہتی ہین ۱۲۶۵

یون تو استاد سیکڑون گذری — سخن ایجاد سیکڑون گذری
علم و شعر و کمال مین اچہی — ذات مین بول چال مین [illegible]
سیکڑون سی زیادہ ہین شاگرد — قابل استفادہ ہین شاگرد
[illegible] ان سلف سی بہتر ہی — دور سلطان خلق پرور ہی
ملک [illegible] تہا رو شرف — جسکی محکوم ہین وقار و شرف
یکقلم کر کی جد و کد لکہی — اصل کی نقل ہین یہ خود لکہی
ہی محمد حسین نام اونکا — نیک ہی ایک ایک کام اونکا
پر ثواب اسکا حد نہین رکہتا — انتہا تا ابد نہین رکہتا
گو کہ پہلی کہی تہین تاریخین — مندرج ہو رہی تہین تاریخین
دہیان آیا کہ ایسی ہو تاریخ — نہ کہی ہو کسی نی جو تاریخ
یو نہین تاریخ بی تکلف ہو — وہ بہی خوش ہو جو بی تکلف ہو
نہین ہاین غیر یکہ گر مصرع — مشعر مادہ ہی ہر مصرع
مثنوی بس اسی کو کہتی ہین ۱۲۶۵

قطعہ تاریخ از ماہر فن شیخ عبد الرحمن متخلص بہ حسن

جب عنایات رب یزدان سی — چہپ گئی مثنوی یہ خوش اسلوب
اوسکی تاریخ طبع حسن نی — یون کہی مثنوی چہپی کیا خوب

سنہ ۱۲۶۵ ہجری